رجال الکشی میں غالیوں کی مذمت پہ محمد وآل محمد علیہم السلام کی احادیث

مذمتِ غُلوّ

در

رجال الکشی

مترجم

سید علی اصدق نقوی

مرتب

فخر عباس زائر اعوان

مذمت غلو در رجال الکشی

رجال الکشی میں غالیوں کی مذمت پر محمد وآل محمد کی احادیث

مترجم: سید علی اصدق نقوی

مرتب: فخر عباس زائر اعوان

فہرست عناوین

مقدمہ 4

عبد اللہ بن سبا کے احوال 6

مغیرہ بن سعید کے متعلق روایات 17

غلو کے متعلق متفرقہ روایات 21

ابو الخطاب اور اسکی گمراہیاں 23

غالیوں کی عمومی مذمت اور بنان، بزیع اور دیگران کی خصوصی مذمت 36

یونس بن ظبیان کے متعلق 71

بشار کی مذمت میں روایات 74

غلات اور محمد بن بشیر کی ضلالات کے متعلق 81

علی بن حسکہ کے بعض احوال 98

دیگر غلات بالخصوص نصیریہ فرقے کے بانی محمد بن نصیر کے متعلق 106

مقدمہ

بنام خداوند، جو نہایت مہربان و رحم کرنے والا ہے، تمام تعریفیں خداوند متعال کیلئے، ہم اس کی ہی حمد کرتے ہیں اور اس سے ہی مدد طلب کرتے ہیں اور اس ہی سے بخشش اور ہدایت طلب کرتے ہیں۔ اس نے اپنے نبی کو رسالت کیلئے چنا اور بھیجا اور نبوت سے مکرم کیا، اور انکے اہل بیت جنکو خدا نے پاک کیا اور قرآن کے ساتھ رکھا، کہ نہ وہ اس سے جدا ہوں اور نہ قرآن ان سے جدا ہو۔ اس کے باوجود، اہل بیت ع سے جھوٹ منسوب کرنے کا سلسلہ شروع سے ہی جاری رہا ہے اور موجودہ دور تک چلا آیا ہے۔ جیسا کہ خود امام صادق ع سے ہی مروی ہے، إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ صِدِّيقُونَ لَا نَخْلُو مِنْ كَذَّابٍ يَكْذِبُ عَلَيْنَا، ہم اہل بیت سچے ہیں، اور ہم کذاب سے خالی نہیں رہتے جو ہم پر جھوٹ باندھے[1]۔ پس، غالیوں کا شروع سے ہی شیوہ رہا ہے کہ اہل بیت ع کی حقیقی احادیث میں جھوٹی احادیث کو مخلوط کردیں تاکہ انکے عقائد باطلہ کی ترویج ہو۔

حال ہی میں معاشرے میں غلو کے حوالے سے بہت گفتگو ہو رہی ہے اور کہ عقائد صحیحہ کیا ہیں جو معصومین علیہم السلام سے مروی ہیں۔ پس، ضرورت پیش آئی کہ ہم جانیں کہ خود ائمہ ع نے غُلات کے بارے میں کیا ارشادات بیان کیئے ہیں اور انکا کیا مؤقف تھا اس حوالے سے۔ اس سلسلے میں ہم نے رجال کشی میں سے احادیث نقل کی ہیں انکا ترجمہ کرکے۔ رجال کشی کے مؤلف شیخ ابو عمرو محمد بن عمر بن عبد العزیز الکشی ہیں، جو کہ شیخ کلینی کے ہمعصر ہیں اور غیبتِ صُغریٰ میں حیات تھے، نیز یہ محمد بن مسعود عیاشی کے شاگرد بھی ہیں جنکی کتاب تفسیر عیاشی مشہور تفاسیر مین سے ہے۔ ہم تک جو کتاب موصول ہوئی ہے وہ شیخ کشی کی اصل کتاب کا اختصار ہے جو شیخ طوسی نے کیا تھا اور اسکا نام "إختيار معرفة الرجال" رکھا تھا۔ پس، ہمارے زمانے تک شیخ کشی کی اصل کتاب نہیں پہنچی مگر شیخ طوسی نے جو خلاصہ کیا تھا وہ وصول ہوا ہے۔ شیخ کشی ایک عظیم محدث اور عالم رجال تھے جنکی علماء نے بہت تعریف کی ہے، جیسے شیخ نجاشی نے انکو ثقہ (بھروسہ مند) کہا ہے جبکہ شیخ طوسی نے انکو ثقہ کے ساتھ اچھے اعتقادات کا مالک اور روایات و رجال میں بصیرت رکھنے والا کہا ہے، اس کے

---

[1] رجال الكشي، الرقم: 174 و 539

علاوہ بہت سے دیگر علماء نے بھی انکی مدح کی ہے جسکے ذکر سے کتاب طولانی ہوجائے لہذا بناء بر اختصار ہم تمام کا ذکر نہیں کریں گے۔ شیخ کشی نے اپنی رجال کی کتاب میں اصحاب ائمہ علیہم السلام پر روایات نقل کی ہیں، جن میں بہت سی روایات خود ائمہ ع سے مروی ہیں اصحاب کی مدح یا ذم میں، نیز انہوں نے ائمہ ع کے مختلف اصحاب سے بھی روایات نقل کی ہیں مختلف رجال کے احوال کے متعلق۔ شیخ کشی کی رجال کی کتاب ہماری سب سے قدیم رجال کی کتب میں سے ہے جو ہمارے وقت تک پہنچی ہے، اسکے علاوہ اور بھی بہت رجال کی کتب لکھی گئیں جو کہ زمانے کے ساتھ مٹ گئیں۔ ہم نے جو بھی رجال کشی سے روایات نقل کی ہیں ساتھ اصل کتاب میں اس کا روایت نمبر بھی محفوظ ہے تاکہ رجوع و مطالعہ کرنے والے اصل کتاب سے بھی رجوع کر سکیں اگر ضرورت پڑے، نیز ہم نے اس کتابچے میں بھی اسکا نمبر ساتھ نقل کیا ہے تاکہ اس میں بھی قارئین کو آسانی ہو۔ اس کتابچے میں عربی عبارات بھی بمعہ ترجمہ نقل کی گئی ہیں، عربی عبارات میں لال رنگ روایت کی سند کیلئے ہے، جبکہ نیلا رنگ متن کیلئے ہے اور سبز رنگ قرآنی آیات مبارکہ کیلئے ہے۔ خداوند متعال یہ کوشش قبول کرے، وباللہ التوفیق۔

سید علی اصدق نقوی

۱۴ جمادی الثانی، ۱۴۴۰ ہجری قمری

عبد اللہ بن سبا کے احوال[1]

1

170 حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُولَوَيْهِ الْقُمِّيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ الْقُمِّيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (ع) أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَبَإٍ كَانَ يَدَّعِي النُّبُوَّةَ وَيَزْعُمُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (ع) هُوَ اللَّهُ (تَعَالَى عَنْ ذَلِكَ) فَبَلَغَ ذَلِكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (ع) فَدَعَاهُ وَسَأَلَهُ فَأَقَرَّ بِذَلِكَ وَقَالَ نَعَمْ أَنْتَ هُوَ وَقَدْ كَانَ أُلْقِيَ فِي رُوعِي أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ وَأَنِّي نَبِيٌّ. فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (ع) وَيْلَكَ قَدْ سَخِرَ مِنْكَ الشَّيْطَانُ فَارْجِعْ عَنْ هَذَا ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ وَتُبْ! فَأَبَى فَحَبَسَهُ وَاسْتَتَابَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمْ يَتُبْ فَأَحْرَقَهُ بِالنَّارِ وَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ اسْتَهْوَاهُ فَكَانَ يَأْتِيهِ وَيُلْقِي فِي رُوعِهِ ذَلِكَ.

مجھ سے محمد بن قولویہ قمی نے بیان کیا، کہا: مجھ سے سعد بن عبد اللہ بن ابی خلف قمی نے بیان کیا، کہا: مجھ سے محمد بن عثمان عبدی نے بیان کیا، جس نے یونس بن عبد الرحمان سے جس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی جس نے کہا مجھ سے میرے والد نے امام باقر ع سے روایت کی کہ عبد اللہ بن سبا نے نبوت کا دعوی کیا اور دعوی کیا کہ

[1] علماء میں سے چند نے اس کردار کے وجود پر اعتراض کیا ہے۔

امیر المؤمنین ع اللہ ہیں (خدا پاک ہے اس سے)۔ امیر المؤمنین ع کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے اسکو بلایا اور اسکا پوچھا۔ اس نے اسکا اقرار کیا اور کہا ہاں آپ وہ (خدا) ہیں اور یہ میرے دماغ میں القاء ہو چکا ہے کہ آپ اللہ ہیں اور میں ایک نبی ہوں۔ تو امیر المؤمنین ع نے اس سے کہا: وائے ہو تجھ پر، شیطان نے تجھ سے مزاح کیا ہے، تو اس سے رجوع کر، تیری ماں تیرے غم میں روئے، اور توبہ کر۔ پس اس (ابن سبا) نے انکار کیا تو امام ع نے اسکو قید کرکے توبہ کا تین دن تک کہا، اس نے توبہ نہیں کی، تو امام ع نے اسکو آگ سے جلا دیا اور کہا: یقیناً شیطان نے اسکو بہکایا تو اس نے یہ انجام دیا اور اسکے دماغ میں یہ بات اس (شیطان) نے ڈال دی۔[1]

2

171 حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُولَوَيْهِ، قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (ع) يَقُولُ وَهُوَ يُحَدِّثُ أَصْحَابَهُ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

[1] بعض علماء نے آگ سے جلانے والی بات اور اس قسم کی روایات پر اشکال وارد کیا ہے۔

سَبَإٍ وَمَا ادَّعَى مِنَ الرُّبُوبِيَّةِ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ إِنَّهُ لَمَّا ادَّعَى ذَلِكَ فِيهِ اسْتَتَابَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (ع) فَأَبَى أَنْ يَتُوبَ فَأَحْرَقَهُ بِالنَّارِ.

مجھ سے محمد بن قولویہ نے بیان کیا، کہا: مجھ سے سعد بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا: ہم سے یعقوب بن یزید نے اور محمد بن عیسی نے بیان کیا جنہوں نے ابن ابی عمیر سے جنہوں نے ہشام بن سالم سے روایت کی، کہا: میں نے امام صادق ع کو فرماتے سنا جب وہ اپنے اصحاب کو عبد اللہ بن سبا کی حدیث بیان کر رہے تھے اور جو اس نے ربوبیت کا دعوی کیا تھا امیر المؤمنین علی بن ابی طالب ع کے حوالے سے۔ تو امام ع نے فرمایا: اس نے جب یہ دعوی کیا امام ع کے بارے میں، امیر المؤمنین ع نے اس سے توبہ کرنے کا کہا، تو اس نے انکار کیا کہ توبہ کرے۔ پس اسکو انہوں نے آگ سے جلا دیا۔

3

172 حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُولَوَيْهِ، قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ الْأَزْدِيِّ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (ع) يَقُولُ لَعَنَ

اللَّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَبَإٍ إِنَّهُ ادَّعَى الرُّبُوبِيَّةَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (ع) وَكَانَ وَاللَّهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (ع) عَبْداً لِلَّهِ طَائِعاً، الْوَيْلُ لِمَنْ كَذَبَ عَلَيْنَا وَإِنَّ قَوْماً يَقُولُونَ فِينَا مَا لَا نَقُولُهُ فِي أَنْفُسِنَا، نَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ مِنْهُمْ نَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ مِنْهُمْ.

مجھ سے محمد بن قولویہ نے بیان کیا، کہا مجھ سے سعد بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا مجھ سے یعقوب بن یزید نے بیان کیا اور محمد بن عیسی نے، جس نے علی بن مہزیار سے جس نے فضالہ بن ایوب ازدی سے جس نے ابان بن عثمان سے روایت کی، کہا: میں نے امام صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا: عبد اللہ بن سبا پر لعنت ہو، یقیناً اس نے امیر المؤمنین ع کیلئے ربوبیت کا دعوی کیا تھا۔ بخدا امام علی ع تو اللہ کے مطیع بندے تھے اور انکے لیئے ہلاکت ہو جو جھوٹ باندھیں ہم پر اور یقیناً کچھ لوگ ہمارے بارے میں وہ کہتے ہیں جو ہم نے نہیں کہا اپنے بارے میں۔ ہم ان سے بری ہیں اللہ کی جانب، ہم بری ہیں ان سے اللہ کی جانب۔

4

173 وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ.

وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِيهِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، قَالَ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (ع) لَعَنَ اللَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيْنَا، إِنِّي ذَكَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَبَإٍ فَقَامَتْ كُلُّ شَعْرَةٍ فِي جَسَدِي، لَقَدِ ادَّعَى أَمْراً عَظِيماً مَا لَهُ لَعَنَهُ اللَّهُ، كَانَ عَلِيٌّ (ع) وَاللَّهِ عَبْداً لِلَّهِ صَالِحاً، أَخُو رَسُولِ اللَّهِ (ص) مَا نَالَ الْكَرَامَةَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا بِطَاعَتِهِ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، وَمَا نَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) الْكَرَامَةَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا بِطَاعَتِهِ.

اور اس اسناد سے، یعقوب بن یزید سے جس نے ابن ابی عمیر سے روایت کی، اور احمد بن محمد بن عیسی جس نے اپنے والد سے، اور حسین بن سعید نے ابو حمزہ ثمالی سے روایت کی، کہا: امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: اس پر لعنت ہو جو ہم پر جھوٹ باندھے۔ میں نے عبد اللہ بن سبا کا ذکر کیا تو میرے جسم کے تمام بال کھڑے ہوگئے (رونگٹے کھڑے ہوگئے)۔ یقیناً اس نے ایک عظیم امر کا دعوی کیا تھا، کیا تھا اسکو؟ اللہ کی لعنت ہو اس پر، علی علیہ السلام تو بخدا ایک نیک بندے تھے اللہ کے، اور رسول اللہ کے بھائی تھے، اللہ کی جانب سے انکو کرامت نہیں ملی مگر اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرنے سے، اور رسول کو اللہ سے کرامت نہیں ملی مگر اسکی اطاعت کرنے سے۔

5

174 وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الطَّيَالِسِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ صِدِّيقُونَ لَا نَخْلُو مِنْ كَذَّابٍ يَكْذِبُ عَلَيْنَا وَيُسْقِطُ صِدْقَنَا بِكَذِبِهِ عَلَيْنَا عِنْدَ النَّاسِ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) أَصْدَقَ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَصْدَقَ الْبَرِيَّةِ كُلِّهَا، وَكَانَ مُسَيْلِمَةُ يَكْذِبُ عَلَيْهِ، وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (ع) أَصْدَقَ مَنْ بَرَأَ اللَّهُ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَانَ الَّذِي يَكْذِبُ عَلَيْهِ وَيَعْمَلُ فِي تَكْذِيبِ صِدْقِهِ وَيَفْتَرِي عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَبَإٍ.

ذَكَرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَبَإٍ كَانَ يَهُودِيّاً فَأَسْلَمَ وَوَالَى عَلِيّاً (ع) وَكَانَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى يَهُودِيَّتِهِ فِي يُوشَعَ بْنِ نُونٍ وَصِيِّ مُوسَى بِالْغُلُوِّ، فَقَالَ فِي إِسْلَامِهِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ (ص) فِي عَلِيٍّ (ع) مِثْلَ ذَلِكَ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ شَهَّرَ بِالْقَوْلِ بِفَرْضِ إِمَامَةِ عَلِيٍّ وَأَظْهَرَ الْبَرَاءَةَ مِنْ أَعْدَائِهِ وَكَاشَفَ مُخَالِفِيهِ وَأَكْفَرَهُمْ، فَمِنْ هَاهُنَا قَالَ مَنْ خَالَفَ الشِّيعَةَ أَصْلُ التَّشَيُّعِ وَالرَّفْضِ مَأْخُوذٌ مِنَ الْيَهُودِيَّةِ

اور اس اسناد سے، محمد بن خالد طیالسی سے جس نے ابن ابی نجران سے جس نے عبد اللہ سے روایت کی، کہا: امام صادق ع نے فرمایا: ہم اہل بیت سچے ہیں، اور ہم کذاب سے خالی نہیں رہتے جو ہم پر جھوٹ باندھے اور ہمارے سچ کو لوگوں کے سامنے ہم پر جھوٹ باندھنے سے گرا دے۔ تو رسول اللہ ص لوگوں میں زبان کے سب سے سچے تھے اور سب خلائق سے زیادہ سچے تھے، اور مسیلمہ ان پر جھوٹ

باندھا تھا، اور امیر المؤمنین ع سب سے سچے تھے جنکو اللہ نے خلق کیا رسول اللہ ص کے بعد، اور جو ان پر جھوٹ باندھتا تھا اور انکے سچ کی تکذیب پر سرگرم تھا اور اللہ کے متعلق جھوٹی باتیں بناتا تھا وہ عبد اللہ بن سبا ہے۔

بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ عبد اللہ بن سبا یھودی تھا جو مسلمان ہوا اور علی ع کو دوست بنایا، اور وہ جب یھودیت پر تھا تو یوشع بن نون کے متعلق کہتا تھا کہ وہ وصی ہیں موسی ع کے، غلو کے ساتھ اور اس نے اپنے اسلام میں رسول اللہ ص کی وفات کے بعد علی ع کے بارے میں وہی بات کہی۔ اور وہ پہلا تھا جس نے علی ع کی امامت کے فرض ہونے کے عقیدے کی تشہیر کی۔ اس نے اپنے دشمنان سے بیزاری کا اظہار کیا اور انکا پردہ فاش کیا اور تکفیر کی۔ تو اس وقت کے بعد سے جس نے بھی شیعت کی مخالفت کی اس نے کہا: تشیع اور رافضیت کی بنیاد یھودیت سے لی گئی سے۔

175 حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ بُنْدَارَ الْقُمِّيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ الْقُمِّيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبِي سَيَّارٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ إِنَّ عَلِيّاً (ع) لَمَّا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ: أَتَاهُ سَبْعُونَ رَجُلًا مِنَ الزُّطِّ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَكَلَّمُوهُ بِلِسَانِهِمْ فَرَدَّ عَلَيْهِمْ بِلِسَانِهِمْ، وَقَالَ لَهُمْ إِنِّي لَسْتُ كَمَا قُلْتُمْ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ مَخْلُوقٌ، قَالَ، فَأَبَوْا عَلَيْهِ وَقَالُوا لَهُ أَنْتَ أَنْتَ هُوَ، فَقَالَ لَهُمْ لَئِنْ لَمْ تَرْجِعُوا عَمَّا قُلْتُمْ فِيَّ وَتَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى لَأَقْتُلَنَّكُمْ! قَالَ فَأَبَوْا أَنْ يَرْجِعُوا وَيَتُوبُوا، فَأَمَرَ أَنْ تُحْفَرَ لَهُمْ آبَارٌ فَحُفِرَتْ، ثُمَّ خَرَقَ بَعْضَهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ قَرَّقَهُمْ فِيهَا ثُمَّ طَمَّ رُءُوسَهَا ثُمَّ أَلْهَبَ النَّارَ فِي بِئْرٍ مِنْهَا لَيْسَ فِيهَا أَحَدٌ فَدَخَلَ الدُّخَانُ عَلَيْهِمْ فَمَاتُوا.

مجھ سے حسین بن حسن بن بندار قمی نے بیان کیا، کہا مجھ سے سعد بن عبد اللہ بن ابی خلف قمی نے بیان کیا، کہا ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسی نے اور عبد اللہ بن محمد بن عیسی نے اور محمد بن حسین بن ابی خطاب نے، جس نے حسن بن محبوب سے روایت کی جس نے صالح بن سہل سے جس نے مسمع بن عبد الملک ابی سیار سے، جس نے ایک شخص سے جس نے امام الباقر علیہ السلام سے روایت کی، فرمایا: یقیناً علی علیہ السلام اہل بصرہ کو لڑنے (جنگ جمل) سے فارغ ہوئے تو انکے پاس ستر لوگ آئے

زط[1] سے اور امام ع کو سلام کیا اور اپنی زبان میں ان سے کلام کیا، امام ع نے انکو انکی زبان میں جواب دیا۔ اور ان سے کہا: میں ویسا نہیں ہوں جیسا تم کہتے ہو، میں اللہ کا مخلوق بندہ ہوں، کہا کہ انہوں نے انکار کیا اسکا اور ان سے کہا: آپ ہی وہ ہیں (خدا ہیں)، امام ع نے ان سے کہا: اگر تم نے جو کہا میرے بابت اس سے رجوع نہ کیا اور توبہ نہیں کی اللہ سے تو میں تمہیں قتل کردوں گا۔ کہا: انہوں نے انکار کیا رجوع اور توبہ کرنے سے، تو امام ع نے ان کیلئے گڑھے کھودنے کا حکم دیا تو وہ کھودے گئے، پھر امام ع نے ان (گڑھوں) کو جوڑنے کیلئے سراخ کیئے ان میں اور ان سب (لوگوں) کو ان میں ڈالا پھر انکو (گڑھوں کو) اوپر سے بند کیا پھر ایک آگ جلائی ان میں سے ایک گڑھے میں جس میں کوئی نہیں تھا، ان (لوگوں) پر دھواں داخل ہوا اور وہ سب فوت ہوگئے۔

7

191 حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِشْكِيبَ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أُورَمَةَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ

---

[1] زط ایک علاقے کا نام ہے۔

النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ ضُرَيْسٍ، قَالَ قَالَ لِي أَبُو خَالِدٍ الْكَابُلِيُ: أَمَا إِنِّي سَأُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ إِنْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنَا حَيٌّ فَقُلْتَ صَدَقْتَنِي، وَإِنْ مِتُّ قَبْلَ أَنْ تَرَاهُ تَرَحَّمْتَ عَلَيَّ وَدَعَوْتَ لِي، سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ (ع) يَقُولُ إِنَّ الْيَهُودَ أَحَبُّوا عُزَيْراً حَتَّى قَالُوا فِيهِ مَا قَالُوا فَلَا عُزَيْرٌ مِنْهُمْ وَلَا هُمْ مِنْ عُزَيْرٍ، وَإِنَّ النَّصَارَى أَحَبُّوا عِيسَى حَتَّى قَالُوا فِيهِ مَا قَالُوا فَلَا عِيسَى مِنْهُمْ وَلَا هُمْ مِنْ عِيسَى، وَإِنَّا عَلَى سُنَّةٍ مِنْ ذَلِكَ إِنَّ قَوْماً مِنْ شِيعَتِنَا سَيُحِبُّونَا حَتَّى يَقُولُوا فِينَا مَا قَالَتِ الْيَهُودُ فِي عُزَيْرٍ وَمَا قَالَتِ النَّصَارَى فِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَلَا هُمْ مِنَّا وَلَا نَحْنُ مِنْهُمْ.

مجھ سے محمد بن مسعود نے بیان کیا، کہا: مجھ سے ابو عبد اللہ حسین بن اشکیب نے بیان کیا، کہا: مجھ سے محمد بن اورمہ نے بیان کیا جس نے حسین بن سعید سے جس نے کہا: مجھ سے علی بن نعمان نے بیان کیا جس نے ابن مسکان سے جس نے ضریس سے روایت کی، کہا: ابو خالد کابلی نے مجھ سے کہا: جان لو، میں تمہیں جلد ایک حدیث بیان کروں گا، کہ اگر تم اسکو تب دیکھ لو جب میں زندہ ہوں تم کہو گے اس نے سچ بولا، اور اگر میں اس سے قبل مر جاوں کہ تم وہ ہوتے دیکھو تو تم میرے لیئے رحمت کی دعاء کرو گے اور دعاء دو گے۔ میں نے امام زین العابدین ع کو فرماتے ہوئے سُنا: یہودیوں نے جنابِ عزیر کی محبت میں مُبتلا ہو کر ان کے حق میں جو کہا سو کہا (انکو ابنِ اللہ کہا) نہ عزیر

ان سے ہیں اور نہ وہ عزیر سے ہیں ۔ اسی طرح نصرانیوں نے محبت عیسیٰ میں ان کے متعلق جو کچھ کہا سو کہا۔ نہ عیسیٰ ان سے ہیں اور نہ وہ عیسیٰ سے ہیں۔ ہمارا معاملہ بھی یہی ہے ہمارے شیعوں میں سے بھی کچھ ہمارے متعلق وہی کچھ کہیں گے جو کچھ یہودیوں نے عزیر اور نصرانیوں نے عیسیٰ کے بارے میں کہا تھا نہ وہ ہم سے ہیں اور نہ ہم ان سے۔

8

398 حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ بُنْدَارَ الْقُمِّيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ، قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) زَعَمَ أَبُو هَارُونَ الْمَكْفُوفُ أَنَّكَ قُلْتَ لَهُ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْقَدِيمَ فَذَاكَ لَا يُدْرِكُهُ أَحَدٌ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الَّذِي خَلَقَ وَرَزَقَ فَذَاكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ! فَقَالَ كَذَبَ عَلَيَّ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا مِنْ خَالِقٍ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُذِيقَنَا الْمَوْتَ وَالَّذِي لَا يَهْلِكُ هُوَ اللَّهُ خَالِقُ الْخَلْقِ بَارِئُ الْبَرِيَّةِ.

مجھ سے حسین بن حسن بن بندار قمی نے بیان کیا، کہا مجھ سے سعد بن عبد اللہ بن ابی خلف نے بیان کیا، کہا ہم سے

احمد بن محمد بن عیسی نے بیان کیا یعقوب بن یزید سے اور محمد بن عیسی بن عبید سے، جس نے محمد بن ابی عمیر سے، جس نے کہا: ہمارے بعض اصحاب نے ہم سے بیان کیا، کہا: میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: ابو ہارون نابینا دعوی کرتا ہے کہ آپ نے اس سے کہا تھا کہ اگر تم ازلی و ابدی (خدا) کو چاہتے ہو تو وہ کسی کو نہیں ملا اور اگر تم اسکو چاہتے ہو جو خلق کرتا ہے اور رزق دیتا ہے تو وہ محمد بن علی (امام باقر ع) ہیں، امام ع نے فرمایا: اس نے مجھ پر جھوٹ باندھا ہے! اللہ کی لعنت ہو اس پر، بخدا کوئی خالق نہیں سوائے اللہ کے، صرف وہ ہے اور کوئی شریک نہیں اسکا، اللہ کا حق ہے ہم پر کہ وہ ہمیں موت چکھائے اور وہ جو کبھی ہلاک نہیں ہوتا وہ اللہ ہے، جو مخلوق کا خالق ہے اور خلقت کا بنانے والا ہے۔

مغیرہ بن سعید کے متعلق روایات

9

402 وَعَنْهُ عَنْ يُونُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (ع) يَقُولُ
كَانَ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَعِيدٍ يَتَعَمَّدُ الْكَذِبَ عَلَى أَبِي، وَيَأْخُذُ كُتُبَ أَصْحَابِهِ وَكَانَ

أَصْحَابُهُ الْمُسْتَتِرُونَ بِأَصْحَابِ أَبِي يَأْخُذُونَ الْكُتُبَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي فَيَدْفَعُونَهَا إِلَى الْمُغِيرَةِ فَكَانَ يَدُسُّ فِيهَا الْكُفْرَ وَالزَّنْدَقَةَ وَيُسْنِدُهَا إِلَى أَبِي ثُمَّ يَدْفَعُهَا إِلَى أَصْحَابِهِ فَيَأْمُرُهُمْ أَنْ يُثْبِتُوهَا فِي الشِّيعَةِ، فَكُلَّمَا كَانَ فِي كُتُبِ أَصْحَابِ أَبِي مِنَ الْغُلُوِّ فَذَاكَ مَا دَسَّهُ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَعِيدٍ فِي كُتُبِهِمْ.

اس سے، جس نے یونس سے جس نے ہشام بن حکم سے روایت کی کہ انہوں نے امام صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا: مغیرہ بن سعید میرے والد (امام باقر ع) پر جھوٹ باندھتا تھا اور انکے اصحاب کی کتب لیلیتا تھا اور اسکے ساتھی میرے والد کے اصحاب میں آکر چھپ جاتے تھے اور میرے والد کے اصحاب کی کتابیں لیتے تھے اور مغیرہ کو دیتے تھے، اور وہ ان (کتب) میں کفر اور زندقہ ڈال دیتا تھا اور میرے والد کی طرف منسوب کردیتا تھا، پھر وہ اپنے ساتھیوں کو وہ دیتا تھا اور انکو کہتا تھا کہ یہ (احادیث) شیعوں میں جاکر پھیلا دو، تو جو کچھ میرے والد کے اصحاب کی کتب میں غلو ہے تو وہ وہی ہے جو مغیرہ بن سعید نے انکی کتابوں میں ڈال دیا تھا۔

403 وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ: عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَّانِ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ، قَالَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) يَوْماً لِأَصْحَابِهِ لَعَنَ اللَّهُ الْمُغِيرَةَ بْنَ سَعِيدٍ وَلَعَنَ يَهُودِيَّةً كَانَ يَخْتَلِفُ إِلَيْهَا يَتَعَلَّمُ مِنْهُ السِّحْرَ وَالشَّعْبَذَةَ وَالْمَخَارِيقَ! إِنَّ الْمُغِيرَةَ كَذَبَ عَلَى أَبِي (ع) فَسَلَبَهُ اللَّهُ الْإِيمَانَ، وَإِنَّ قَوْماً كَذَبُوا عَلَيَّ مَا لَهُمْ أَذَاقَهُمُ اللَّهُ حَرَّ الْحَدِيدِ! فَوَ اللَّهِ مَا نَحْنُ إِلَّا عَبِيدُ الَّذِي خَلَقَنَا وَاصْطَفَانَا مَا نَقْدِرُ عَلَى ضُرٍّ وَلَا نَفْعٍ إِنْ رُحِمْنَا فَبِرَحْمَتِهِ وَإِنْ عُذِّبْنَا فَبِذُنُوبِنَا، وَاللَّهِ مَا لَنَا عَلَى اللَّهِ مِنْ حُجَّةٍ وَلَا مَعَنَا مِنَ اللَّهِ بَرَاءَةٌ وَإِنَّا لَمَيِّتُونَ وَمَقْبُورُونَ وَمُنْشَرُونَ وَمَبْعُوثُونَ وَمَوْقُوفُونَ وَمَسْئُولُونَ، وَيْلَهُمْ مَا لَهُمْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَلَقَدْ آذَوُا اللَّهَ وَآذَوْا رَسُولَهُ (ص) فِي قَبْرِهِ وَأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ (صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ) وَهَا أَنَا ذَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ لَحْمُ رَسُولِ اللَّهِ وَجِلْدُ رَسُولِ اللَّهِ أَبِيتُ عَلَى فِرَاشِي خَائِفاً وَجِلًا مَرْعُوباً، يَأْمَنُونَ وَأَفْزَعُ وَيَنَامُونَ عَلَى فُرُشِهِمْ وَأَنَا خَائِفٌ سَاهِرٌ وَجِلٌ أَتَقَلْقَلُ بَيْنَ الْجِبَالِ وَالْبَرَارِي، أَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ مِمَّا قَالَ فِيَّ الْأَجْدَعُ الْبَرَّادُ عَبْدُ بَنِي أَسَدٍ أَبُو الْخَطَّابِ لَعَنَهُ اللَّهُ، وَاللَّهِ لَوِ ابْتُلُوا بِنَا وَأَمَرْنَاهُمْ بِذَلِكَ لَكَانَ الْوَاجِبُ أَلَّا يَقْبَلُوهُ فَكَيْفَ وَهُمْ يَرَوْنِي خَائِفاً وَجِلًا أَسْتَعْدِي اللَّهَ عَلَيْهِمْ وَأَتَبَرَّأُ إِلَى اللَّهِ مِنْهُمْ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي امْرُؤٌ وَلَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ (ص) وَمَا مَعِي بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ، إِنْ أَطَعْتُهُ رَحِمَنِي وَإِنْ عَصَيْتُهُ عَذَّبَنِي عَذَاباً شَدِيداً أَوْ أَشَدَّ عَذَابِهِ.

اور اس اسناد سے: حسن بن موسی خشاب سے جس نے علی بن حسان سے جس نے اپنے چچا عبد الرحمان بن کثیر سے روایت کی، کہا: امام صادق ع نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا: اللہ کی لعنت ہو مغیرہ بن سعید پر اور

اس یھودیہ پر بھی اللہ لعنت کرے جسکے پاس اسکا آنا جانا تھا، وہ (مغیرہ) اس سے جادو، شعبدہ بازی اور مکاریاں سیکھتا تھا۔ بلا شبہ مغیرہ نے میرے والد ع پر جھوٹ باندھا تو اللہ نے اس سے ایمان چھین لیا، اور ایک قوم مجھ پر جھوٹ باندھتی ہے۔ کیا ہوگیا ہے انکو، اللہ انکو لوہے کی گرمی چکھائے! کہ بخدا، ہم تو کچھ نہیں ہیں سوائے غلام، ہمیں خلق کیا گیا اور اس نے ہمیں چنا ہے۔ ہم نہ نقصان اور نہ فائدے دینے پر قادر ہیں۔ اگر ہم پر رحم کیا جائے تو اس (خدا) کی رحمت سے، اور اگر ہمیں عذاب دیا جائے تو ہمارے گناہوں سے۔ بخدا، ہماری اللہ پر کوئی حجت نہیں ہے اور ہمارے ساتھ اللہ سے کوئی بیزاری نہیں ہے۔ اور ہم میت ہونگے اور دفن ہونگے اور محشور ہونگے اور اٹھائے جائیں گے اور روکے جائیں گے اور سوال کیئے جائیں گے۔ وائے ہو ان کیلئے، انکو کیا ہے۔ لعنت ہو اللہ کی ان پر، کیونکہ انہوں نے اللہ کو اذیت دی ہے اور اسکے رسول کو اذیت دی ہے انکی قبر میں اور امیر المؤمنین و فاطمہ و حسن و حسین و علی بن حسین و محمد بن علی صلوات اللہ علیہم کو۔ اور یہ میں ہوں، تمہارے درمیان رسول اللہ ص کا گوشت اور رسول اللہ ص کی جلد، میں اپنے بستر پر رات بتاتا ہوں خوف و ڈر و رعب سے۔

وہ امن میں ہوتے ہیں اور میں ڈر میں، وہ اپنے بستروں پر سو رہے ہوتے ہیں اور میں ڈر سے رات بھر جاگا ہوتا ہوں ڈر سے۔ میں پہاڑوں و صحراء کے درمیان چلتا ہوں، میں بری ہوں اللہ کی طرف اس سے جو ناک کٹے نے کہا ہے، بنی اسد کا غلام ابو الخطاب، اللہ کی لعنت ہو اس پر۔ بخدا، اگر انکو ہمارے ذریعے ازمایا بھی جاتا اور ہم انکو اس (ہمیں اللہ بنانے) کا حکم دیتے، ان پر واجب ہوتا ہے کہ اسکو قبول نہ کریں۔ تو کیسے ممکن ہے کہ جب وہ مجھے خوفزدہ و ڈرا ہوا دیکھیں، میں اللہ کی مدد مانگوں انکے خلاف اور اللہ کی طرف بیزار ہوجاؤں ان سے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں ایک مرد ہوں جسکو رسول اللہ ص نے ولادت دی، اور میرے پاس اللہ کی طرف سے کوئی معافی نہیں ہے، اگر میں اسکی اطاعت کروں گا وہ مجھ پر رحم کرے گا، اور اگر میں اسکی معصیت کروں گا وہ مجھے شدید عذاب دے گا، یا اپنا سب سے شدید عذاب دے گا۔

غلو کے متعلق متفرقہ روایات

11

456 مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْبَرَّانِيُ وَعُثْمَانُ، قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزْدَادَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْبَقْبَاقِ، قَالَ: تَدَارَأَ ابْنُ أَبِي يَعْفُورٍ وَمُعَلَّى بْنُ خُنَيْسٍ، فَقَالَ ابْنُ أَبِي يَعْفُورٍ: الْأَوْصِيَاءُ عُلَمَاءُ أَبْرَارٌ أَتْقِيَاءُ، وَقَالَ ابْنُ خُنَيْسٍ: الْأَوْصِيَاءُ أَنْبِيَاءُ، قَالَ فَدَخَلَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ، فَلَمَّا اسْتَقَرَّ مَجْلِسُهُمَا، قَالَ، فَبَدَأَهُمَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْرَأْ مِمَّنْ قَالَ إِنَّا أَنْبِيَاءُ.

محمد بن حسن برانی اور عثمان دونوں نے کہا: ہم سے محمد بن یزداد نے بیان کیا جس نے محمد بن حسین سے جس نے حجال سے جس نے ابو مالک حضرمی سے جس نے ابو عباس بقباق سے روایت کی، کہا: ابن ابی یعفور اور معلی بن خنیس میں بات چل رہی تھی۔ تو ابن ابی یعفور نے کہا: اوصیاء اصلاً، علماء و متقی و نیکوکار ہوتے ہیں۔ معلیٰ بن خنیس نے کہا: بلکہ اوصیاء تو انبیاء ہوتے ہیں۔ جب یہ لوگ امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں بیٹھ گئے۔ تو امام نے بات شروع کی اور فرمایا: اے عبد اللہ! اس سے اعلان براءت کرو جو کہے کہ ہم انبیاء ہیں۔

12

514 طَاهِرٌ، قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ، قَالَ حَدَّثَنَا الشُّجَاعِيُّ، عَنِ الْحَمَّادِيِّ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ سَأَلَ عَنِ التَّنَاسُخِ قَالَ فَمَنْ نَسَخَ الْأَوَّلَ.

طاہر نے کہا: مجھ سے جعفر نے بیان کیا، کہا: مجھ سے شجاعی نے بیان کیا جس نے حمادی سے جس نے سند کو امام صادق ع سے تک بلند کیا، کہا: امام ع سے تناسخ (دوبارہ جنم لینے) کا پوچھا گیا۔ امام ع نے فرمایا: تو پہلے کو کس نے منسوخ کیا؟

ابو الخطاب اور اسکی گمراہیاں

13

515 أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْقُمِّيُّ السَّلُولِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ، قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) أَيُّ شَيْءٍ سَمِعْتَ مِنْ أَبِي الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّكَ وَضَعْتَ يَدَكَ عَلَى صَدْرِهِ وَقُلْتَ لَهُ عِهْ وَلَا تَنْسَ! وَإِنَّكَ تَعْلَمُ الْغَيْبَ، وَإِنَّكَ قُلْتَ لَهُ هُوَ عَيْبَةُ عِلْمِنَا وَمَوْضِعُ سِرِّنَا أَمِينٌ عَلَى أَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا، قَالَ: لَا وَاللَّهِ مَا مَسَّ شَيْءٌ مِنْ جَسَدِي جَسَدَهُ إِلَّا يَدَهُ، وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنِّي قُلْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ: فَوَ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ، وَلَا آجَرَنِي اللَّهُ فِي أَمْوَاتِي وَلَا بَارَكَ لِي فِي أَحْيَائِي إِنْ كُنْتُ قُلْتُ لَهُ، قَالَ، وَقُدَّامَهُ جُوَيْرِيَةٌ سَوْدَاءُ تَدْرُجُ، قَالَ: لَقَدْ كَانَ مِنِّي إِلَى أُمِّ هَذِهِ أَوْ إِلَى

هَذِهِ كَخَطِّ الْقَلَمِ فَأَتَتْنِي هَذِهِ، فَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ مَا كَانَتْ تَأْتِينِي، وَلَقَدْ قَاسَمْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ حَائِطاً بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَأَصَابَهُ السَّهْلُ وَالشِّرْبُ وَأَصَابَنِي الْجَبَلُ فَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَأَصَابَنِي السَّهْلُ وَالشِّرْبُ وَأَصَابَهُ الْجَبَلُ، وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنِّي قُلْتُ لَهُ هُوَ عَيْبَةُ عِلْمِنَا وَمَوْضِعُ سِرِّنَا أَمِينٌ عَلَى أَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا: فَلَا آجَرَنِيَ اللَّهُ فِي أَمْوَاتِي وَلَا بَارَكَ لِي فِي أَحْيَائِي إِنْ كُنْتُ قُلْتُ لَهُ شَيْئاً مِنْ هَذَا، قَطُّ.

احمد بن علی قمی سلولی نے کہا: مجھ سے احمد بن محمد بن عیسی نے بیان کیا جنہوں نے صفوان سے جنہوں نے عنبسہ بن مصعب سے روایت کی، کہا: امام صادق ع نے مجھ سے فرمایا: تم نے ابو الخطاب سے کیا چیز سنی ہے؟ کہا: میں نے اسکو کہتے سنا ہے کہ آپ نے اپنا ہاتھ اسکے سینے پر رکھا تھا اور اس سے کہا تھا: سمجھ جا، اور بھولنا مت۔ اور کہ آپ علم غیب رکھتے ہیں، اور کہ آپ نے اس سے کہا تھا: وہ ہمارے علم کا رازدار ہے، اور ہمارے رازوں کی جگہ ہے، ہم (اہل بیت ع) کے زندہ و مردہ لوگوں پر امین ہے۔ امام ع نے فرمایا: نہیں، بخدا! میرے جسم سے اسکے جسم کو کسی چیز نے نہیں چھواسوائے اسکے ہاتھ نے۔ اور جہاں تک اسکا کہنا ہے کہ میں نے کہا تھا کہ میں علم غیب رکھتا ہوں۔ تو بخدا، وہ جسکے سوا کوئی خدا نہیں، میں علم غیب نہیں رکھتا۔ اور اللہ مجھے میرے مردوں پر اجر نہیں دیگا

اور نہ مجھے میرے زندہ لوگوں کی وجہ سے برکت دے گا اگر میں اس سے یہ کہوں گا۔ کہا: اور اسکے سامنے ایک چھوٹی کالی کنیز چل رہی تھی۔ کہا: میرے سے اس کی والدہ سے یا اس کی والدہ سے ایسا تعلق ہے جیسے قلم کی لکھائی کا، تو میرے پاس یہ آتی ہے۔ تو اگر میں علم غیب رکھتا وہ میرے پاس نہ آتی، اور میں نے عبد اللہ بن حسن کے ساتھ ایک دیوار میں شرکت کی ہے (یعنی وہ میرا ہمسایہ رہا ہے) اپنے اور اسکے درمیان۔ تو اسکو سیدھی اور اچھی زمین ملی جبکہ مجھے سخت جگہ ملی۔ تو اگر میں علم غیب رکھتا ہوتا مجھے سیدھی اور اچھی زمین ملتی اور اسکو سخت زمین۔ جہاں تک اسکا کہنا ہے کہ میں نے اس سے کہا تھا وہ ہمارے علم کا رازدار ہے، اور ہمارے رازوں کی جگہ ہے، ہم (اہل بیت ع) کے زندہ و مردہ لوگوں پر امین ہے، تو اللہ مجھے میرے مردوں کا اجر نہیں دے گا اورنہ میرے زندوں میں برکت کرے گا اگر میں اس سے اس میں سے کوئی بھی چیز کبھی کہوں گا۔

14

516 مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ فَسَلَّمْتُ وَجَلَسْتُ، فَقَالَ لِي: كَانَ فِي مَجْلِسِكَ هَذَا أَبُو الْخَطَّابِ، وَمَعَهُ سَبْعُونَ رَجُلًا كُلُّهُمْ إِلَيْهِ يَتَأَلَّمُ مِنْهُمْ شَيْءٌ رَحِمْتُهُمْ، فَقُلْتُ لَهُمْ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِفَضَائِلِ الْمُسْلِمِ فَلَا أَحْسُبُ أَصْغَرَهُمْ إِلَّا قَالَ بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ، قُلْتُ مِنْ فَضَائِلِ الْمُسْلِمِ أَنْ يُقَالَ: فُلَانٌ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَفُلَانٌ ذُو حَظٍّ مِنْ وَرَعٍ، وَفُلَانٌ يَجْتَهِدُ فِي عِبَادَتِهِ لِرَبِّهِ، فَهَذِهِ فَضَائِلُ الْمُسْلِمِ، مَا لَكُمْ وَلِلرِّئَاسَاتِ! إِنَّمَا الْمُسْلِمُونَ رَأْسٌ وَاحِدٌ، إِيَّاكُمْ وَالرِّجَالُ فَإِنَّ الرِّجَالَ لِلرِّجَالِ مَهْلَكَةٌ، فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: إِنَّ شَيْطَاناً يُقَالُ لَهُ الْمُذْهِبُ يَأْتِي فِي كُلِّ صُورَةٍ، إِلَّا أَنَّهُ لَا يَأْتِي فِي صُورَةِ نَبِيٍّ وَلَا وَصِيِّ نَبِيٍّ، وَلَا أَحْسَبُهُ إِلَّا وَقَدْ تَرَاءَى لِصَاحِبِكُمْ فَاحْذَرُوهُ! فَبَلَّغَنِي أَنَّهُمْ قَتَلُوا مَعَهُ فَأَبْعَدَهُمُ اللَّهُ وَأَسْحَقَهُمْ أَنَّهُ لَا يَهْلِكُ عَلَى اللَّهِ إِلَّا هَالِكٌ.

محمد بن مسعود نے کہا: مجھ سے علی بن محمد بن یزید نے بیان کیا، کہاؔ مجھ سے احمد بن محمد بن عیسی نے بیان کیا، جنہوں نے ابن ابی نصر سے جنہوں نے علی بن عقبہ سے جنہوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں امام صادق ع کے پاس حاضر ہوا اور ان کو سلام کرکے بیٹھ گیا۔ امام ع نے مجھ سے فرمایا: تمہاری اس مجلس میں ابو الخطاب ہے، اوراسکے ساتھ ستر مرد ہیں، سب ایک دوسرے کا درد رکھتے ہیں اور اسکو ایک ہی چیز سمجھتے ہیں۔ میں نے ان پر رحم کیا اور ان سے کہا: کیا میں تمہیں مسلمان کے فضائل نہ بتاوں؟ تو میں نہیں سمجھتا کہ ان میں سب سے

چھوٹا بھی تھا مگر یہ کہ اس نے کہا: ہاں، میں آپ قربان جاؤں۔ میں نے کہا: مسلمان کے فضائل میں سے ہے کہ کہا جائے: فلاں اللہ عز و جل کی کتاب کا قاری ہے۔ اور فلاں خوش بخت و متقی ہے۔ اور فلاں اپنے رب کیلئے اپنی عبادت میں اجتہاد کردا ہے۔ تمہارا اور رئاسات کا کیا لینا دینا۔ مسلمان تو بس ایک سر ہیں۔ مردوں سے خبردار رہو، کیونکہ مرد ایک دوسرے کیلئے خطرہ ہیں۔ کیونکہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا ہے: ایک شیطان ہے جسکا نام مُذہِب ہے، وہ ہر صورت میں (تبدیل ہوکر) آ جاتا ہے، مگر یہ کہ وہ نبی اور نہ نبی کے وصی کی صورت میں آسکتا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ تمہارے ساتھی (ابو الخطاب) کے سامنے ظاہر ہوا ہے، تو اس سے خبردار رہنا۔ مجھ تک پہنچا ہے کہ وہ لوگ ابو الخطاب کے ساتھ قتل ہوئے ہیں، تو اللہ نے انکو دور کردیا اور چکنا چور کردیا۔ کوئی حرص نہیں کرتا اللہ سے مگر یہ کہ وہ ہلاک ہوتا ہے۔

15

518 مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ، قَالَ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ (ع) إِنَّ أَبَا الْخَطَّابِ أَفْسَدَ أَهْلَ الْكُوفَةِ فَصَارُوا لَا يُصَلُّونَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَغِيبَ الشَّفَقُ وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ إِنَّمَا ذَاكَ لِلْمُسَافِرِ وَصَاحِبِ الْعِلَّةِ،

وَقَالَ، إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ أَبَا الْحَسَنِ (ع) فَقَالَ كَيْفَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) فِي أَبِي الْخَطَّابِ مَا قَالَ ثُمَّ جَاءَتِ الْبَرَاءَةُ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ: أَكَانَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) أَنْ يَسْتَعْمِلَ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَعْزِلَ.

محمد بن مسعود نے کہا: مجھ سے علی بن حسین نے بیان کیا جنہوں نے معمر بن خلاد سے روایت کی، کہا: امام ابو الحسن ع نے فرمایا: ابو الخطاب نے اہل کوفہ کو خراب کیا، تو وہ مغرب نہ پڑھتے یہاں تک کہ رات ہوجائے۔ اور یہ تو صرف مسافر اور صاحب علت (کسی عذر والے) کیلئے ہے۔ اور راوی نے کہا: ایک شخص نے امام رضا ع سے پوچھا: یہ کیسے ہوا کہ امام صادق ع نے ابو الخطاب کے بارے میں جو کہا وہ کہہ دیا (بعض امور کو اسکے سپرد کرکے) پھر اس سے بیزاری بھی آگئی انکی طرف سے؟ تو امام ع نے اس سے فرمایا: کیا امام صادق ع کیلئے معاملہ یوں تھا کہ وہ استعمال ہی کریں اور کسی سے دور نہ ہوں؟

16

519 حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِي حَمْدَانُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ حُكَيْمٍ.وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْبَرَّانِيُ وَعُثْمَانُ بْنُ حَامِدٍ، قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزْدَادَ، قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ حُكَيْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ

بَلَغَنِي عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ أَشْيَاءَ، فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) فَدَخَلَ أَبُو الْخَطَّابِ وَأَنَا عِنْدَهُ أَوْ دَخَلْتُ وَهُوَ عِنْدَهُ، فَلَمَّا أَنْ بَقِيتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) إِنَّ أَبَا الْخَطَّابِ رَوَى عَنْكَ كَذَا وَكَذَا! قَالَ كَذَبَ، قَالَ، فَأَقْبَلْتُ أَرْوِي مَا رَوَى شَيْئاً شَيْئاً مِمَّا سَمِعْنَاهُ وَأَنْكَرْنَاهُ إِلَّا سَأَلْتُ عَنْهُ، فَجَعَلَ يَقُولُ كَذَبَ، وَزَحفَ أَبُو الْخَطَّابِ حَتَّى ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى لِحْيَةِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، فَضَرَبْتُ يَدَهُ وَقُلْتُ خُذْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَتِهِ! فَقَالَ أَبُو الْخَطَّابِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ لَا تَقُومُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) لَهُ حَاجَةٌ، حَتَّى قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) لَهُ حَاجَةٌ، فَخَرَجَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يَقُولَ لَكَ يُخْبِرُنِي وَيَكْتُمُكَ، فَأَبْلِغْ أَصْحَابِي كَذَا وَأَبْلِغْهُمْ كَذَا وَكَذَا، قَالَ، قُلْتُ إِنِّي لَا أَحْفَظُ هَذَا فَأَقُولُ مَا حَفِظْتُ وَمَا لَمْ أَحْفَظْ قُلْتُ أُحْسِنُ مَا يَحْضُرُنِي، قَالَ: نَعَمْ فَإِنَّ الْمُصْلِحَ لَيْسَ بِكَذَّابٍ.

قَالَ أَبُو عَمْرٍو الْكَشِّيُّ: هَذَا غَلَطٌ وَوَهَمٌ فِي الْحَدِيثِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، لَقَدْ أَتَى مُعَاوِيَةُ بِشَيْءٍ مُنْكَرٍ لَا تَقْبَلُهُ الْعُقُولُ، وَذَلِكَ أَنَّ مِثْلَ أَبِي الْخَطَّابِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِضَرْبِ يَدِهِ إِلَى لِحْيَةِ أَقَلِّ عَبْدٍ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) فَكَيْفَ هُوَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ.

محمد بن مسعود نے مجھ سے بیان کیا، کہا: حمدان بن احمد نے مجھ سے بیان کیا، کہا: مجھ سے معاویہ بن حکیم نے بیان کیا۔ اور مجھ سے محمد بن حسن برانی اور عثمان بن حامد نے بیان کیا، دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن یزداد نے جس نے کہا: ہم سے معاویہ بن حکیم نے بیان کیا

جس نے اپنے والد سے جس نے اپنے دادا سے روایت کی،
کہا: مجھے ابو الخطاب سے بہت چیزیں پہنچیں۔ تو میں امام صادق ع کے پاس حاضر ہوا، تو ابو الخطاب بھی حاضر ہوا جب میں امام ع کے پاس تھا۔ تو جب میں اور وہ باقی رہ گئے مجلس میں، میں نے امام صادق ع سے عرض کیا: بلا شبہ ابو الخطاب نے آپ سے فلاں اور فلاں بات روایت کی ہے۔ امام ع نے فرمایا: اس نے جھوٹ بولا ہے۔ تو میں روایت کرنے لگا، اس نے کوئی چیز کو روایت نہیں کیا جو ہم نے سنی اور انکار کی مگر یہ کہ میں نے امام ع سے اسکا پوچھا۔ تو امام ع نے (ہر چیز کا) فرمایا: اس نے جھوٹ بولا ہے، تو ابو الخطاب آگے بڑھا حتی کہ اس نے اپنے ہاتھ کو امام صادق ع کی داڑھی پر مارا۔ تو میں نے اسکے ہاتھ کو مارا اور کہا: اپنے ہاتھ کو واپس پکڑ امام ع کی داڑھی سے! ابو الخطاب نے کہا: اے ابا القاسم! کھڑا مت ہو! امام صادق ع نے فرمایا: اسکی ایک حاجت ہے، امام ع نے یہ تین بار فرمایا ہر بار امام صادق ع نے فرمایا اسکی ایک حاجت ہے، تو وہ چلا گیا۔ تو امام صادق ع نے فرمایا: وہ صرف اسکا ارادہ رکھتا تھا کہ تم سے کہے: امام نے مجھے خبر دی ہے اور تم سے چھپا کر رکھا (حقیقت کو)، تو وہ میرے اصحاب کو فلاں بات بتائی اور انکو فلاں بات بتائی۔ کہا: میں نے

عرض کیا: میں اسکو یاد نہیں کر سکتا، تو میں وہ کہوں گا جو یاد کر سکوں اور جو یاد نہ کر سکوں تو جو بھی سب سے اچھی چیز مجھے یاد آگئے گی وہ کہہ دوں گا۔ امام ع نے فرمایا: ہاں، کیونکہ اصلاح کرنے والا جھوٹا نہیں ہوتا۔

ابو عمرو کشی نے کہا: یہ غلط اور وہم ہے حدیث میں، ان شاء اللہ۔ معاویہ (راوی) ایک مُنکَر (عجیب) روایت لایا ہے جو عقول نہیں قبول کرتیں، اور وہ یہ کہ ابو الخطاب کی مثل ایسا نہیں کر سکتا ہے کہ خود امام کے سب سے کمترین غلام کی داڑھی پر ہاتھ مار دے، تو کیسے ممکن ہے کہ خود امام صلی اللہ علیہ کو کرے۔

17

520 حَمْدَوَيْهِ، قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الْعَبَّاسِ الْقَصَبَانِيِّ بْنِ عَامِرٍ الْكُوفِيِّ، عَنِ الْمُفَضَّلِ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: اتَّقِ السَّفِلَةَ وَاحْذَرِ السَّفِلَةَ، فَإِنِّي نَهَيْتُ أَبَا الْخَطَّابِ فَلَمْ يَقْبَلْ مِنِّي.

حمدویہ نے کہا: مجھ سے یعقوب بن یزید نے بیان کیا جنہوں نے عباس قصبانی بن عامر کوفی سے جنہوں نے مفضل سے روایت کی، کہا: میں نے امام صادق ع کو فرماتے سنا: پست لوگوں سے دڑتے رہو اور پست لوگوں سے خبردار رہو، کیونکہ میں نے ابو الخطاب کو منع کیا تھا تو اس نے میری بات نہیں مانی۔

18

521 حَمْدَوَيْهِ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِيهِ عِمْرَانَ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (ع) يَقُولُ: لَعَنَ اللَّهُ أَبَا الْخَطَّابِ وَلَعَنَ مَنْ قُتِلَ مَعَهُ وَلَعَنَ مَنْ بَقِيَ مِنْهُمْ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ دَخَلَ قَلْبَهُ رَحْمَةٌ لَهُمْ.

حمدویہ نے کہا: مجھ سے محمد بن عیسی نے بیان کیا جس نے نضر بن سوید سے جس نے یحیی حلبی سے جس نے اپنے والد عمران بن علی سے روایت کی، کہا: میں نے امام صادق ع کو فرماتے سنا: اللہ ابو الخطاب پر لعنت کرے، اسکے ساتھ قتل ہونے والوں پر اور ان میں سے باقی بچ

جانے والوں پر لعنت کرے۔ جس کے دل میں ان کیلئے رحمت داخل ہو ان پر بھی خدا لعنت کرے۔

19

522 مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِي جِبْرِيلُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ رَجُلٍ، قَالَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) كَانَ أَبُو الْخَطَّابِ أَحْمَقَ فَكُنْتُ أُحَدِّثُهُ فَكَانَ لَا يَحْفَظُ، وَكَانَ يَزِيدُ مِنْ عِنْدِهِ.

محمد بن مسعود نے کہا: مجھ سے جبرائیل بن احمد نے بیان کیا، کہا: مجھ سے محمد بن عیسی بن عبید نے بیان کیا، کہا: مجھ سے یونس بن عبد الرحمان نے بیان کیا جس نے کسی شخص سے روایت کی، اس نے کہا: امام صادق ع نے فرمایا:
ابو الخطاب احمق تھا۔ میں اسکو کوئی حدیث بیان کرتا تو وہ اسکو حفظ نہ کرتا، اور اس میں اپنی طرف سے اضافہ کردیتا تھا۔

20

524 حَمْدَوَيْهِ، قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ نُوحٍ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) وَمُيَسِّرٌ عِنْدَهُ، وَنَحْنُ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَثَلَاثِينَ وَمِائَةٍ، فَقَالَ مُيَسِّرٌ بَيَّاعُ الزُّطِّيِ: جُعِلْتُ فِدَاكَ عَجِبْتُ لِقَوْمٍ كَانُوا يَأْتُونَ مَعَنَا إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ فَانْقَطَعَتْ آثَارُهُمْ وَفَنِيَتْ آجَالُهُمْ! قَالَ وَمَنْ هُمْ قُلْتُ أَبُو الْخَطَّابِ وَأَصْحَابُهُ، وَكَانَ مُتَّكِئاً فَجَلَسَ فَرَفَعَ إِصْبَعَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ: عَلَى أَبِي الْخَطَّابِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، فَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّهُ كَافِرٌ فَاسِقٌ مُشْرِكٌ، وَأَنَّهُ يُحْشَرُ مَعَ فِرْعَوْنَ فِي أَشَدِّ الْعَذَابِ غُدُوًّا وَعَشِيًّا، ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَنْفَسُ عَلَى أَجْسَادٍ أصيبت [أُصْلِيَتْ] مَعَهُ النَّارَ.

حمدویہ نے کہا: ہم سے ایوب بن نوح نے بیان کیا جس نے حنان بن سدیر سے جس نے امام صادق ع سے روایت کی، کہا: میں امام صادق ع کے پاس بیٹھا تھا اور میسر بھی انکے ساتھ تھا۔ ہم سال ۱۳۸ ہجری میں تھے۔ تو میسر زطی (کپڑے) فروش نے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں! مجھے ایک قوم پر تعجب ہوا جو ہمارے ساتھ اس جگہ پر آتے تھے، اور اب انکے آثار ہی ختم ہوگئے اور عمریں ختم ہوگئیں! امام ع نے فرمایا: اور وہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا: ابو الخطاب اور اسکے اصحاب۔ امام ع تکیہ فرمائے ہوئے تھے تو وہ بیٹھ گئے، اپنی انگلی آسمان کی طرف بلند کی اور کہا: ابو الخطاب پر اللہ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ ایک کافر و فاسق و مشرک ہے۔ اور

کہ وہ فرعون کے ساتھ سب سے شدید عذاب میں صبح شام محشور ہوگا۔ پھر فرمایا: جان لو! بخدا، میں ان اجسام سے نفرت کرتا ہوں جو اسکے ساتھ جہنم میں جلیں گے۔

21

525 حَمْدَوَيْهِ وَإِبْرَاهِيمُ، قَالا حَدَّثَنَا الْعُبَيْدِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ مَزْيَدٍ، قَالَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) وَذَكَرَ أَصْحَابَ أَبِي الْخَطَّابِ وَالْغُلَاةَ، فَقَالَ لِي: يَا مُفَضَّلُ لَا تُقَاعِدُوهُمْ وَلَا تُؤَاكِلُوهُمْ وَلَا تُشَارِبُوهُمْ وَلَا تُصَافِحُوهُمْ وَلَا تُوَارِثُوهُمْ.

حمدویہ اور ابراہیم دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبیدی نے ابن ابی عمیر سے جس نے مفضل بن یزید سے روایت کی، کہا: امام صادق علیہ السلام نے ابو خطاب کے اصحاب اور غالیوں کا ذکر کیا اور مجھ سے کہا: اے مفضل (بن یزید)! ان کے ساتھ نہ بیٹھو، اور نہ ان پر اعتبار کرو اور نہ ان کے ساتھ پیو اور نہ انکے ساتھ مصافحہ کرو اور نہ ان کو وراثت دو۔

غالیوں کی عمومی مذمت اور بنان، بزیع اور دیگران کی خصوصی مذمت

22

526 وَقَالا، حَدَّثَنَا الْعُبَيْدِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) وَذَكَرَ الْغُلَاةَ، فَقَالَ: إِنَّ فِيهِمْ مَنْ يَكْذِبُ حَتَّى أَنَّ الشَّيْطَانَ لَيَحْتَاجُ إِلَى كَذِبِهِ.

اور ان دونوں نے کہا: ہم سے عبیدی نے بیان کیا، جس نے ابن ابی عمیر سے جس نے ہشام بن سلام سے جس نے امام صادق سے روایت کی، امام ع نے غالیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ان میں ایسے لوگ ہیں جو جھوت بولتے ہیں حتی کہ شیطان کو بھی ان کے جھوٹ کی ضرورت پڑتی ہے۔

23

527 مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُرَازِمٍ، قَالَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) قال [قُلْ] لِلْغَالِيَةِ تُوبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنَّكُمْ فُسَّاقٌ كُفَّارٌ مُشْرِكُونَ.

محمد بن مسعود نے کہا ہم سے بیان کیا علی بن محمد نے، کہا مجھ سے احمد بن محمد بن عیسی نے بیان کیا، جس نے حسین بن سعید سے جس نے ابن ابی عمیر سے جس نے مزارم سے روایت کی، کہا کہ امام صادق علیہ السلام نے غالیوں سے فرمایا: اللہ سے توبہ کرو، کیونکہ تم لوگ فاسق اور کافر و مشرک ہو۔

24

528 حَمْدَوَيْهِ، قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: إِنَّ مِمَّنْ يَنْتَحِلُ هَذَا الْأَمْرَ لَمَنْ هُوَ شَرٌّ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا.

حمدویہ نے کہا ہم سے یعقوب بن یزید نے بیان کیا، اس نے ابن ابی عمیر سے جس نے ابراہیم کرخی سے جس نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی، فرمایا: ان لوگوں میں سے جنہوں نے اس امر (شیعت) کو اختیار کیا ہے وہ ہیں جو یہود و نصاری اور مجوسیوں اور شرک کرنے والوں سے بھی زیادہ شریر ہیں (یعنی غالی)۔

25

529 حَمْدَوَيْهِ، قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، قَالَ، قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ابْرَأْ مِمَّنْ يَزْعَمُ أَنَّا أَرْبَابٌ قُلْتُ بَرِئَ اللَّهُ مِنْهُ، فَقَالَ ابْرَأْ مِمَّنْ يَزْعَمُ أَنَّا أَنْبِيَاءُ قُلْتُ بَرِئَ اللَّهُ مِنْهُ.

حمدویہ نے کہا: ہم سے یعقوب بن یزید نے بیان کیا، جس نے ابن ابی عمیر سے جس نے جعفر بن عثمان سے جس نے ابو بصیر سے روایت کی، کہا: امام صادق ع نے مجھ سے فرمایا: اے ابو محمد! ان لوگوں سے بیزاری اختیار کرو جو یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم رب ہیں۔ میں (ابو بصیر) نے عرض کیا: خدا ان سے بیزار ہو۔ پھر امام نے فرمایاؑ: ان لوگوں سے بھی بیزاری اختیار کرو جو ہمارے بارے میں یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم انبیاء ہیں ۔ میں نے عرض کیا: خدا ان سے بیزار ہو۔

26

530 حَمْدَوَيْهِ، قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ، كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ (ع) أَنَا وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ (ع) فَقَالَ يَحْيَى جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ تَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ ضَعْ يَدَكَ عَلَى رَأْسِي فَوَ اللَّهِ مَا بَقِيَتْ فِي جَسَدِي شَعْرَةٌ وَلَا فِي رَأْسِي إِلَّا قَامَتْ، قَالَ، ثُمَّ قَالَ: لَا وَاللَّهِ مَا هِيَ إِلَّا وِرَاثَةٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (ص).

حمدویہ نے کہا ہم سے یعقوب بن یزید نے بیان کیا، اس نے ابن ابی عمیر سے جس نے ابن مغیرہ سے روایت کی، کہا:
میں اور یحیی بن عبد اللہ بن الحسن علیہ السلام امام ابو الحسن علیہ السلام کے پاس تھے۔ یحیی نے کہا، میں آپ پر قربان جاؤں، وہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ علم الغیب جانتے ہیں؟ امام ع نے فرمایا، سبحان اللہ! سبحان اللہ! اپنے ہاتھ کو میرے سر پر رکھ کیونکہ بخدا میرے جسم پر کوئی ایسا بال باقی نہیں رہا اور نہ میرے سر پر مگر یہ کہ وہ کھڑا ہوگیا (یعنی رونگٹے کھڑے ہوگئے امام ع کے ایسی بات کو سن کر)۔ پھر امام ع نے فرمایا: نہیں، بخدا وہ (جو علم ہمارے پاس ہے) کچھ نہیں مگر رسول اللہ سے ایک وراثت۔

531 حَمْدَوَيْهِ، قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ مُصَادِفٍ، قَالَ لَمَّا لَبَّى الْقَوْمُ الَّذِينَ لَبَّوْا بِالْكُوفَةِ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ، فَخَرَّ سَاجِداً وَأَلْزَقَ جُؤْجُؤَهُ بِالْأَرْضِ وَبَكَى، وَأَقْبَلَ يَلُوذُ بِإِصْبَعِهِ وَيَقُولُ: بَلْ عَبْدٌ الله [لِلَّهِ] قِنٌّ دَاخِرٌ مِرَاراً كَثِيرَةً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَنَدِمْتُ عَلَى إِخْبَارِي إِيَّاهُ، فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا عَلَيْكَ أَنْتَ مِنْ ذَا! فَقَالَ: يَا مُصَادِفُ إِنَّ عِيسَى لَوْ سَكَتَ عَمَّا قَالَتِ النَّصَارَى فِيهِ لَكَانَ حَقّاً عَلَى اللَّهِ أَنْ يُصِمَّ سَمْعَهُ وَيُعْمِيَ بَصَرَهُ، وَلَوْ سَكَتُّ عَمَّا قَالَ فِيَّ أَبُو الْخَطَّابِ لَكَانَ حَقّاً عَلَى اللَّهِ أَنْ يُصِمَّ سَمْعِي وَيُعْمِيَ بَصَرِي

حمدویہ نے کہا: یعقوب نے ہم سے بیان کیا، جس نے ابن ابی عمیر سے جسن ے عبد الصمد بن بشیر سے جس نے مصادف سے روایت کی، کہا: جب اس قوم نے اتفاق کیا جس نے کوفہ میں اتفاق کیا تھا۔ میں امام صادق ع کی خدمت میں حاضر ہوا اور انکو اسکی خبر دی۔ تو وہ سجدے میں گر گئے اور زمین کے ساتھ لگ کر انکا جسم لرزنے لگا اور وہ روئے۔ انہوں نے اپنی انگلی سے خود کو پناہ دی اور کہنے لگے: بلکہ (میں تو فقط) ایک بندہ ہوں اللہ کا، ایک غلام، کمتر، بہت تکرار سے۔ پھر انہوں نے اپنا سر بلند کیا اور انکے آنسو انکی داڑھی سے پر بہہ رہے تھے۔ تو میں نے انکو یہ خبر دینے پر ندامت کی اور ان سے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں، آپ کا اس سے کیا تعلق؟ امام ع نے فرمایا: اے

مصادف! اگر عیسی ع اس پر خاموش ہوجاتے جو نصاری نے انکے متعلق کہا تو اللہ کا حق تھا ان پر کہ انکے کانوں کو بہرا کردے اور انکی نگاہ کو اندھا کردے۔ اور اگر میں اس سے خاموش رہا جو میرے بارے میں ابو الخطاب نے کہا ہے تو اللہ کا حق ہے کہ میرے کانوں کو بہرا کردے اور میری نظروں کو اندھا کردے۔

28

532 حَمْدَوَيْهِ، قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) إِنَّهُمْ يَقُولُونَ! قَالَ: وَمَا يَقُولُونَ قُلْتُ يَقُولُونَ تَعْلَمُ قَطْرَ الْمَطَرِ وَعَدَدَ النُّجُومِ وَوَرَقَ الشَّجَرِ وَوَزْنَ مَا فِي الْبَحْرِ وَعَدَدَ التُّرَابِ، فَرَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ، وَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا وَاللَّهِ مَا يَعْلَمُ هَذَا إِلَّا اللَّهُ.

حمدویہ نے کہا ہم سے یعقوب نے بیان کیا ابن ابی عمیر سے جس نے شعیب سے جس نے ابو بصیر سے روایت کی جس نے کہا: میں نے امام صادق ع سے کہا: وہ ضرور کہتے ہیں! امام ع نے پوچھا: وہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: وہ کہتے ہیں کہ آپ بارش کے قطروں کی تعداد جانتے ہیں اور

ستاروں کی تعداد جانتے ہیں اور درخت کے پتوں کی تعداد جانتے ہیں اور سمندر میں جو کچھ ہے اسکا وزن جانتے ہیں اور مٹی کے ذرات کی تعداد جانتے ہیں۔ امام ع نے اپنا سر آسمان کی طرف بلند کیا اور کہا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! نہیں، بخدا یہ سب کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔

29

534 حَمْدَوَيْهِ وَإِبْرَاهِيمُ، قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى: وَلَقَدْ لَقِيتُ مُحَمَّداً رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (ص) فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَبِّي فَقَالَ مَا لَكَ لَعَنَكَ اللَّهُ! رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ، أَمَا وَاللَّهِ لَكُنْتَ مَا عَلِمْتُ لَجَبَاناً فِي الْحَرْبِ لَئِيماً فِي السِّلْمِ.

حمدویہ اور ابراہیم دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عیسی نے، جس نے ابن ابی عمیر سے جس نے محمد بن ابی حمزہ سے روایت کی، ابو جعفر جعفر محمد بن عیسی نے کہا: میں محمد سے ملا اور اس نے (سند کو) امام صادق علیہ السلام تک بلند کیا جنہوں نے فرمایا: ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہا: آپ پر سلام ہو میرے رب! آپ نے

فرمایا: کیا ہے تجھے؟ اللہ کی لعنت ہو تجھ پر! میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے، بخدا میں جانتا ہوں کہ تو جنگ میں ڈرپوک تھا اور سلامتی میں شقی ہے۔

30

537 وَجَدْتُ بِخَطِّ جِبْرِيلَ بْنِ أَحْمَدَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَارَةَ، قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) أَخْبِرْنِي عَنْ حَمْزَةَ أَيَزْعُمُ أَنْ أَبِي آتِيهِ قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ كَذَبَ وَاللَّهِ مَا يَأْتِيهِ إِلَّا الْمُتَكَوِّنُ، إِنَّ إِبْلِيسَ سَلَّطَ شَيْطَاناً يُقَالُ لَهُ الْمُتَكَوِّنُ يَأْتِي النَّاسَ فِي أَيِّ صُورَةٍ شَاءَ، إِنْ شَاءَ فِي صُورَةٍ صَغِيرَةٍ وَإِنْ شَاءَ فِي صُورَةٍ كَبِيرَةٍ، وَلَا وَاللَّهِ مَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَجِيءَ فِي صُورَةِ أَبِي (ع).

میں نے جبرائیل بن احمد کے ہاتھ کی لکھائی میں پایا: مجھ سے محمد بن عیسی نے بیان کیا، جس نے علی بن حکم سے جس نے حماد بن عثمان سے جس نے زرارہ سے روایت کی، کہا: امام صادق ع نے فرمایا: مجھے حمزہ کے بارے میں خبر دو۔ کیا وہ دعوی کرتا ہے کہ میرے والد اسکے پاس آتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ امام ع نے فرمایا: اس نے جھوٹ بولا، بخدا، اسکے پاس کوئی نہیں آتا سوائے

"مُتَکَوِّن" کے۔ ابلیس نے ایک شیطان کو طاقت دی جسکا نام مُتَکَوِّن ہے، وہ لوگوں کے پاس جس صورت میں آنا چاہتا ہے آجاتا ہے۔ اگر چاہے تو چھوٹی صورت میں اور اگر چاہے تو بڑی صورت میں۔ اور نہیں، بخدا، اس میں یہ استطاعت ہی نہیں کہ میرے والد کی صورت میں آجائے۔

31

538 مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ، ذُكِرَ عِنْدَهُ جَعْفَرُ بْنُ وَاقِدٍ وَنَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي الْخَطَّابِ، فَقِيلَ إِنَّهُ صَارَ إِلَى بِيرُوذَ، وَقَالَ فِيهِمْ: وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلهٌ، قَالَ، هُوَ الْإِمَامُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) لَا وَاللَّهِ لَا يَأْوِينِي وَإِيَّاهُ سَقْفُ بَيْتٍ أَبَداً، هُمْ شَرٌّ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا، وَاللَّهِ مَا صَغَّرَ عَظَمَةَ اللَّهِ تَصْغِيرَهُمْ شَيْءٌ قَطُّ، إِنَّ عُزَيْراً جَالَ فِي صَدْرِهِ مَا قَالَتْ فِيهِ الْيَهُودُ فَمَحَا اللَّهُ اسْمَهُ مِنَ النُّبُوَّةِ، وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ عِيسَى أَقَرَّ بِمَا قَالَتِ النَّصَارَى لَأَوْرَثَهُ اللَّهُ صَمَماً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَاللَّهِ لَوْ أَقْرَرْتُ بِمَا يَقُولُ فِيَّ أَهْلُ الْكُوفَةِ لَأَخَذَتْنِي الْأَرْضُ، وَمَا أَنَا إِلَّا عَبْدٌ مَمْلُوكٌ لَا أَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ ضَرٍّ وَلَا نَفْعٍ.

محمد بن مسعود نے کہا: مجھ سے عبد اللہ بن محمد بن خالد نے بیان کیا، جس نے علی بن حسان سے جس نے ہمارے

اصحاب میں سے کسی سے جس نے امام صادق ع تک سند بلند کی، کہا: امام ع کے پاس جعفر بن واقد اور ابو الخطاب کے اصحاب میں سے کچھ کا ذکر ہوا۔ تو کہا گیا کہ وہ بیروذ کے علاقے کی طرف چلا گیا ہے۔ اور ان میں (قرآنی آیت کے متعلق) کہتا ہے: وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَهٌ[1]، "وہی ہے جو آسمان میں بھی خدا ہے اور زمین میں بھی خدا ہے"، اس آیت میں (خدا سے) مراد ہے امام۔ تو امام صادق ع نے فرمایا: نہیں، بخدا، خدا مجھے اور اسکو ایک گھر کی چھت کے نیچے پناہ کبھی نہ دے۔ وہ یہود و نصاری و مجوس اور مشرکین سے زیادہ بدتر ہیں۔ بخدا، اللہ کی عظمت میں سے کوئی چیز کبھی کم نہیں ہو سکتی انکے کم کرنے سے۔ عزیر اپنے ساتھ وہ لیکر پھرتے تھے (قبول کرتے تھے) جو یھودیوں نے انکے متعلق کہا تو اللہ نے انکا نام نبوت سے مٹا دیا۔ بخدا، اگر عیسی ع اسکا اقرار کردیتے جو یھود نے انکے متعلق کہا تو اللہ انکو بروز قیامت تک بہرا کردیتا۔ اور بخدا، اگر میں اسکا اقرار کردوں جو اہل کوفہ میرے بارے میں کہتے ہیں تو مجھے زمین پکڑ لے۔ اور میں

---

[1] سورة الزخرف، الآية 84

تو کچھ نہیں سوائے ایک بندہ اور غلام کے، میں کسی چیز پر قادر نہیں ہوں، نہ کسی نقصان اور نہ کسی فائدہ دینے پر۔

32

540 مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ الْوَشَّاءُ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: مَنْ قَالَ إِنَّا أَنْبِيَاءُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ، وَمَنْ شَكَّ فِي ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ.

محمد بن مسعود نے کہا: مجھ سے عبد اللہ بن محمد بن خالد نے بیان کیا، کہا: مجھ سے حسن عشاء نے بیان کیا جنہوں نے ہمارے اصحاب میں سے کسی سے جس نے امام صادق سے روایت کی، فرمایا: جو شخص یہ کہے کہ ہم انبیاء ہیں، اس پر اللہ کی لعنت ہو اور جو اس میں شک کرے اس پر بھی اللہ کی لعنت ہو۔

33

541 قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ بُنْدَارَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُولَوَيْهِ الْقُمِّيَّانِ، قَالا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ، قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (ع) قَالَ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَعَنَ اللَّهُ بيان التبان [بُنَانَ الْبَيَانِ] وَإِنَّ بُنَاناً لَعَنَهُ اللَّهُ كَانَ يَكْذِبُ عَلَى أَبِي أَشْهَدُ أَنَّ أَبِي عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ كَانَ عَبْداً صَالِحاً.

کہا: مجھ سے حسین بن حسن بن بندار اور محمد بن قولویہ دونوں قمیوں نے بیان کیا، دونوں نے کہا: ہم سے سعد بن عبد اللہ بن ابی خلف نے بیان کیا، کہا: ہم سے یعقوب بن یزید نے بیان کیا جنہوں نے محمد بن ابی عمیر سے جنہوں نے ابن بکیر سے جنہوں نے زرارہ سے جنہوں نے امام باقر ع سے روایت کی، کہا: میں نے امام ع کو فرماتے سنا: اللہ لعنت کرے بیان التبان (بنان البیان) پر، اور بنان، اللہ کی لعنت ہو اس پر، میرے والد پر جھوٹ باندھتا تھا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے والد علی بن حسین ع عابد و صالح تھے۔

34

542 سَعْدٌ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَالْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَعَنَ اللَّهُ الْمُغِيرَةَ بْنَ سَعِيدٍ، إِنَّهُ كَانَ يَكْذِبُ عَلَى أَبِي فَأَذَاقَهُ اللَّهُ حَرَّ الْحَدِيدِ، لَعَنَ اللَّهُ مَنْ قَالَ فِينَا مَا لَا نَقُولُهُ فِي أَنْفُسِنَا، وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ أَزَالَنَا عَنِ الْعُبُودِيَّةِ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَنَا وَإِلَيْهِ مَآبُنَا وَمَعَادُنَا وَبِيَدِهِ نَوَاصِينَا.

سعد نے کہا: ہم سے محمد بن حسین اور حسن بن موسی نے بیان کیا، کہا: ہم سے صفوان بن یحیی نے بیان کیا جس نے ابن مسکان سے روایت کی جس نے ہمارے اصحاب میں سے کسی بیان کرنے والے سے جس نے امام صادق ع سے روایت کی، فرمایا: خدا مغیرہ بن سعید پر لعنت کرے، وہ میرے والد پر بہتان باندھتا تھا۔ خدا نے اسے لوہے کی گرمی (یعنی تلوار سے موت) چکھا دی۔ خدا ان تمام لوگوں پہ لعنت کرے جو ہمارے بارے میں وہ کہیں جو ہم خود اپنے بارے میں نہیں کہتے ہیں۔ اور خدا ان پر لعنت کرے جو ہمیں اس اللہ کی بندگی سے الگ کر دیں جس نے ہمیں خلق کیا ہے اور جس کی بارگاہ میں ہم کو واپس جانا ہے اور جس کے قبضہ قدرت میں ہماری پیشانیاں ہیں۔

35

543 سَعْدٌ، قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَأَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ وَيَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ الْعَطَّارِ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ- هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلى‏ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّياطِينُ تَنَزَّلُ عَلى‏ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ، قَالَ: هُمْ سَبْعَةٌ: الْمُغِيرَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَبيان [بُنَانٌ]

وَصَائِدٌ وَحَمْزَةُ بْنُ عُمَارَةَ الْبَرْبَرِيُّ وَالْحَارِثُ الشَّامِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَأَبُو الْخَطَّابِ.

سعد نے کہا: مجھ سے احمد بن محمد بن عیسی، احمد بن حسن بن فضال، محمد بن حسین بن ابی خطاب اور یعقوب بن یزید نے بیان کیا جنہوں نے حسن بن علی بن فضال سے جنہوں نے داود بن ابی یزید عطار سے جنہوں نے ہمارے اصحاب میں سے بیان کرنے والے سے جنہوں نے امام صادق ع سے اللہ عز و جل کے فرمان کے بارے میں روایت کی: هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّياطِينُ تَنَزَّلُ عَلى كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ[1]، "کیا میں تمہیں اسکی خبر دوں جس پر شیاطین نازل ہوتے ہیں؟ وہ ہر جھوٹے گنہگار پر نازل ہوتے ہیں"۔ امام ع نے فرمایا: وہ سات لوگ ہیں: مغیرہ بن سعید، بیان (بُنان)، صائد، حمزہ بن عمار بربری، حارث شامی، عبد اللہ بن عمرو بن حارث، اور ابو الخطاب۔

36

[1] سورة الشعراء، الآية 221 و 222

544 سَعْدٌ، قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي يَحْيَى سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ الْوَاسِطِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ أَخِيهِ جَعْفَرٍ وَأَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ، قَالَ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا (ع) كَانَ بيان [بُنَانٌ] يَكْذِبُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (ع) فَأَذَاقَهُ اللَّهُ حَرَّ الْحَدِيدِ، وَكَانَ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَعِيدٍ يَكْذِبُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ (ع) فَأَذَاقَهُ اللَّهُ حَرَّ الْحَدِيدِ، وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ يَكْذِبُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى (ع) فَأَذَاقَهُ اللَّهُ حَرَّ الْحَدِيدِ، وَكَانَ أَبُو الْخَطَّابِ يَكْذِبُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) فَأَذَاقَهُ اللَّهُ حَرَّ الْحَدِيدِ، وَالَّذِي يَكْذِبُ عَلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ فُرَاتٍ.

قَالَ أَبُو يَحْيَى وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ فُرَاتٍ مِنَ الْكُتَّابِ فَقَتَلَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَكَلَةَ.

سعد نے کہا: مجھ سے احمد بن محمد بن عیسی نے بیان کیا، جس نے ابو یحیی سہل بن زیاد واسطی سے جس نے محمد بن عیسی بن عبید سے جس نے اپنے بھائی جعفر سے روایت کی، اور ابی یحیی واسطی نے کہا: امام رضا ع نے فرمایا: بیان (بُنان) امام زین العابدین ع کے خلاف جھوٹ بولتا تھا تو اللہ نے اسکو لوہے کی گرمی چکھا دی۔ اور مغیرہ بن سعید امام باقر ع کے خلاف جھوت بولتا تھا تو اللہ نے اسکو لوہے کی گرمی چکھا دی۔ اور محمد بن بشیر امام کاظم ع کے خلاف جھوٹ بولتا تھا تو اللہ نے اسکو لوہے کی گرمی چکھا دی۔ اورابو الخطاب امام صادق ع کے خلاف جھوٹ بولتا تھا تو

اللہ نے اسکو لوہے کی گرمی چکھا دی۔ اور جو میرے خلاف جھوٹ بولتا ہے وہ محمد بن فرات ہے۔

ابو یحیی نے کہا: اور محمد بن فرات کاتبوں میں سے تھا، تو اسکو ابراہیم بن شکلہ نے قتل کردیا۔

37

545 سَعْدٌ، قَالَ حَدَّثَنِي الْأَشْعَرِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَامِرٍ، بِإِسْنَادِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ، قَالَ: تَرَاءَى وَاللَّهِ إِبْلِيسُ لِأَبِي الْخَطَّابِ عَلَى سُورِ الْمَدِينَةِ أَوِ الْمَسْجِدِ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ لَهُ إِيهاً نَظْفَرُ الْآنَ إِيهاً نَظْفَرُ الْآنَ.

سعد نے کہا: مجھ اشعری، عبد اللہ بن علی بن عامر نے اپنی اسناد سے بیان کیا امام صادق ع سے، کہا: امام ع نے فرمایا: بخدا، ابلیس ابو الخطاب کے سامنے مدینہ کے دروازے یا مسجد پر ظاہر ہوا۔ ایسے ہے جیسے میں اسکی طرف دیکھ رہا ہوں اور وہ (ابلیس) اس سے کہہ رہا ہو: خاموش رہو،

ہم کامیاب ہوگئے ہیں اس وقت، خاموش رہو ہم کامیاب ہوگئے ہیں اس وقت۔

38

546 سَعْدٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ وَيَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ وَالْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ حصن [خَضِرِ] بْنِ عَمْرٍو النَّخَعِيِّ، قَالَ، كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ أَبَا مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رُفِعَ إِلَى رَبِّهِ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ لَهُ بِالْفَارِسِيَّةِ يَا پسَرُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (ص) قَالَ: إِنَّ إِبْلِيسَ اتَّخَذَ عَرْشاً فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَاتَّخَذَ زَبَانِيَةً كَعَدَدِ الْمَلَائِكَةِ فَإِذَا دَعَا رَجُلًا فَأَجَابَهُ وَوَطِئَ عَقِبَهُ وَتَخَطَّتْ إِلَيْهِ الْأَقْدَامُ، تَرَاءَى لَهُ إِبْلِيسُ وَرُفِعَ إِلَيْهِ، وَإِنَّ أَبَا مَنْصُورٍ كَانَ رَسُولَ إِبْلِيسَ، لَعَنَ اللَّهُ أَبَا مَنْصُورٍ، لَعَنَ اللهُ أَبَا مَنْصُورٍ ثَلَاثاً۔

سعد نے احمد بن محمد سے جس نے اپنے والد، یعقوب بن یزید اور حسین بن سعید سے جس نے ابن ابی عمیر سے جس نے ابراہیم بن عبد الحمید سے جس نے حصن (خضر) بن عمرو نخعی سے روایت کی، کہا: میں امام صادق ع کے پاس بیٹھا ہوا تھا، تو ایک شخص نے ان سے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں! ابو منصور نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ

اسکو اپنے رب کے پاس بلند کردیا گیا اور اس (خدا) نے اسکے سر پر مسح کیا اور اس سے فارسی میں کہا: یا پسر (اے بیٹے)! تو امام صادق ع نے فرمایا: میرے والد نے مجھ سے میرے جد سے روایت کی کہ رسول اللہ ص نے فرمایا: ابلیس نے آسمان و زمین کے درمیان ایک تخت بنایا ہوا ہے اور کچھ پاسبان رکھے ہوئے ہیں جو ملائکہ کے عدد جتنے ہیں۔ تو جب وہ کسی شخص کو پکارے اور وہ جواب دے، چلتا ہوئے قدم بڑھا کر اس تک آجائے، ابلیس اس کے سامنے ظاہر ہوتا ہے اور اپنے پاس بلند کرلیتا ہے۔ اور بلا شبہ ابو منصور تو ابلیس کا رسول ہے۔ اللہ کی لعنت ہو ابو منصور پر، اللہ کی لعنت ہو ابو منصور پر، انہوں نے تین بار لعنت کی۔

39

547 سَعْدٌ، قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: إِنَّ بيانا [بُنَاناً] وَالسَّرِيَّ وَبَزِيعاً لَعَنَهُمُ اللَّهُ تَرَاءَى لَهُمُ الشَّيْطَانُ فِي أَحْسَنِ مَا يَكُونُ صُورَةُ آدَمِيٍّ مِنْ قَرْنِهِ إِلَى سُرَّتِهِ، قَالَ، فَقُلْتُ إِنَّ بُنَاناً يَتَأَوَّلُ هَذِهِ الْآيَةَ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّماءِ إِلهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلهٌ، أَنَّ الَّذِي فِي الْأَرْضِ غَيْرُ إِلَهِ السَّمَاءِ، وَإِلَهُ السَّمَاءِ غَيْرُ إِلَهِ الْأَرْضِ، وَأَنَّ إِلَهَ السَّمَاءِ أَعْظَمُ مِنْ إِلَهِ الْأَرْضِ، وَأَنَّ

أَهْلَ الْأَرْضِ يَعْرِفُونَ فَضْلَ إِلَهِ السَّمَاءِ وَيُعَظِّمُونَهُ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَإِلَهُ مَنْ فِي الْأَرَضِينَ، كَذَبَ بُنَانٌ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ، لَقَدْ صَغَّرَ اللَّهَ جَلَّ وَعَزَّ وَصَغَّرَ عَظَمَتَهُ.

سعد نے کہا: مجھ سے احمد بن محمد بن عیسی نے بیان کیا جس نے حسین بن سعید سے جس نے ابن ابی عمیر سے جس نے ہشام بن سالم سے جس نے امام صادق ع سے روایت کی، کہا: بنان، سری اور بزیع، اللہ کی لعنت ہو ان پر، کے سامنے شیطان ظاہر ہوا، بہت خوبصورت آدمی کی صورت میں، اپنے سر سے پاؤں تک۔ کہا: میں نے کہا: بنان اس آیت کی تاویل کرتا ہے وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلهٌ[1]، "وہ ہے جو آسمان میں بھی خدا ہے اور زمین میں بھی خدا ہے"، کہ وہ جو زمین میں ہے وہ آسمان والے خدا کے علاوہ کوئی اور ہے، اور آسمان والا خدا زمین والے سے الگ ہے۔ اور کہ آسمان والا خدا زمین والے خدا سے زیادہ عظیم ہے۔ اور کہ اہل زمین آسمان والے خدا کی فضیلت کو جانتے ہیں اور اسکی تعظیم کرتے ہیں۔ تو امام ع نے فرمایا: بخدا، کوئی نہیں ہے سوائے اللہ جو اکیلا ہے اور اسکا

---

[1] سورة الشعراء، الآية 221 و 222

کوئی شریک نہیں۔ آسمانوں کا خدا اور انکا خدا جو زمینوں میں ہیں۔ بنان نے جھوٹ بولا، اللہ کی لعنت ہو اس پر۔ اس نے اللہ عز و جل کی کمتر کیا ہے اور اسکی عظمت کو بھی کمتر کیا ہے۔

40

549 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، قَالَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ صَادِقُونَ لَا نَخْلُو مِنْ كَذَّابٍ يَكْذِبُ عَلَيْنَا فَيُسْقِطُ صِدْقَنَا بِكَذِبِهِ عَلَيْنَا عِنْدَ النَّاسِ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) أَصْدَقَ الْبَرِيَّةِ لَهْجَةً وَكَانَ مُسَيْلِمَةُ يَكْذِبُ عَلَيْهِ، وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (ع) أَصْدَقَ مَنْ بَرَأَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللَّهِ (ص)، وَكَانَ الَّذِي يَكْذِبُ عَلَيْهِ وَيَعْمَلُ فِي تَكْذِيبِ صِدْقِهِ بِمَا يَفْتَرِي عَلَيْهِ مِنَ الْكَذِبِ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَبَإٍ لَعَنَهُ اللَّهُ، وَكَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ (ع) قَدِ ابْتُلِيَ بِالْمُخْتَارِ، ثُمَّ ذَكَرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: الْحَارِثَ الشَّامِيَّ وَبَيَانَ، فَقَالَ، كَانَا يَكْذِبَانِ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (ع) ثُمَّ ذَكَرَ الْمُغِيرَةَ بْنَ سَعِيدٍ وَبَزِيعاً وَالسَّرِيَّ وَأَبَا الْخَطَّابِ وَمَعْمَراً وَبَشَّاراً الْأَشْعَرِيَ وَحَمْزَةَ الْبَرْبَرِيَّ وَصَائِدَ النَّهْدِيَّ، فَقَالَ: لَعَنَهُمُ اللَّهُ إِنَّا لَا نَخْلُو مِنْ كَذَّابٍ أَوْ عَاجِزِ الرَّأْيِ، كَفَانَا اللَّهُ مَؤُنَةَ كُلِّ كَذَّابٍ وَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ حَرَّ الْحَدِيدِ.

اور اس اسناد سے، محمد بن خالد طیالسی سے جس نے ابن ابی نجران سے جس نے عبد اللہ سے روایت کی، کہا: امام صادق ع نے فرمایا: ہم اہل بیت سچے ہیں، اور ہم کذاب سے خالی نہیں رہتے جو ہم پر جھوٹ باندھے اور ہمارے سچ کو لوگوں کے سامنے ہم پر جھوٹ باندھنے سے گرا دے۔ تو رسول اللہ ص لوگوں میں زبان کے سب سے سچے تھے اور سب خلائق سے زیادہ سچے تھے، اور مسیلمہ ان پر جھوٹ باندھتا تھا، اور امیر المؤمنین ع سب سے سچے تھے جنکو اللہ نے خلق کیا رسول اللہ ص کے بعد، اور جو ان پر جھوٹ باندھتا تھا اور انکے سچ کی تکذیب پر سرگرم تھا اور اللہ کے متعلق جھوٹی باتیں بناتا تھا وہ عبد اللہ بن سبا ہے۔ اور أبو عبد اللہ حسین بن علی ع کو مختار سے آزمایا گیا، پھر امام صادق ع نے حارث شامی اور بیان کا ذکر کیا، اور کہا: وہ دونوں امام زین العابدین ع پر جھوٹ باندھتے تھے۔ پھر امام ع نے مغیرہ بن سعید کا ذکر کیا اور بزیع و سری و أبو الخطاب اور معمر و بشار اشعری و حمزہ بربری اور صائد نہدی کا۔ تو فرمایا: اللہ کی لعنت ہو ان پر، ہم کسی جھوٹے سے خالی نہیں رہتے یا رائے کے عاجز سے۔ تو اللہ نے ہمیں ہر کذاب کی مالی مدد لینے سے کفایت دے اور ان کو لوہے کی گرمی چکھائے۔

41

551 مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِشْكِيبَ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أُورَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ الْقُمِّيِّ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ، قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) إِنَّ قَوْماً يَزْعُمُونَ أَنَّكُمْ آلِهَةٌ يَتْلُونَ عَلَيْنَا بِذَلِكَ قُرْآناً يا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّباتِ وَاعْمَلُوا صالِحاً إِنِّي بِما تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ، قَالَ: يَا سَدِيرُ سَمْعِي وَبَصَرِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي مِنْ هَؤُلَاءِ بِرَاءٌ، بَرِئَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَرَسُولُهُ، مَا هَؤُلَاءِ عَلَى دِينِي وَدِينُ آبَائِي، وَاللَّهِ لَا يَجْمَعُنِي وَإِيَّاهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهُوَ عَلَيْهِمْ سَاخِطٌ، قَالَ، قُلْتُ فَمَا أَنْتُمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ خُزَّانُ عِلْمِ اللَّهِ وَتَرَاجِمَةُ وَحْيِ اللَّهِ وَنَحْنُ قَوْمٌ مَعْصُومُونَ أَمَرَ اللَّهُ بِطَاعَتِنَا وَنَهَى عَنْ مَعْصِيَتِنَا نَحْنُ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَى مَنْ دُونَ السَّمَاءِ وَفَوْقَ الْأَرْضِ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِشْكِيبَ وَسَمِعْتُ مِنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ سَدِيرٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

محمد بن مسعود نے کہا: مجھ سے حسین بن اشکیب نے بیان کیا، کہا: مجھ سے محمد بن اورمہ نے بیان کیا جس نے محمد بن خالد برقی سے جس نے ابو طالب قمی سے جس نے حنان بن سدیر سے جس نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں نے امام صادق ع سے عرض کیا: ایک قوم ہے جو دعوی کرتی ہے کہ آپ خدا ہیں۔ وہ یہ آیت ہمارے سامنے پڑھتے ہیں قرآن سے: يا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّباتِ وَاعْمَلُوا صالِحاً إِنِّي

بِما تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ[1]، "اے رسولوں! پاک چیزوں سے کھاؤ اور صالح عمل کرو، جو تم کرتے ہو میں وہ جانتا ہوں"۔ امام ع نے فرمایا: اے سدیر! میرے کان، آنکھیں، بال، میری جلد، میرا گوشت اور میرا خون ان سب سے بری ہے۔ اللہ اور اسکا رسول ان سے بری ہیں۔ یہ سب نہ میرے دین پر ہیں نہ ہی میرے اجداد کے دین پر۔ بخدا، اللہ مجھے انکو انکو بروز قیامت نہیں جمع کرے گا مگر یہ کہ وہ ان سے ناراض ہوگا۔ کہا: میں نے عرض کیا: تو آپ کیا ہیں، میں آپ پر قربان جاؤں؟ امام ع نے فرمایا: اللہ کے علم کے خزانہ دار، اور اللہ کی وحی کے ترجمان۔ اور ہم معصومین ہیں، اللہ نے ہماری اطاعت کا حکم دیا ہے اور ہماری معصیت سے منع کیا ہے۔ ہم پہنچا دینے والی حجت ہیں اس پر جو آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ہے۔ حسین بن اشکیب کہتے ہیں: اور میں نے ابو طالب سے یہ سنا جس نے سدیر سے یہ روایت کی، ان شاء اللہ۔

42

[1] سورة المؤمنون، الآية 51

553 مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُمِّيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ حَبِيبٍ الْخَثْعَمِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، قَالَ، كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ، فَقَالَ: اتَّقِ السَّفِلَةَ، فَمَا تَقَارَّتْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى خَرَجْتُ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَوَجَدْتُهُ غَالِياً.

محمد بن مسعود نے کہا: مجھ سے علی بن محمد قمی نے بیان کیا، کہا: مجھ سے محمد بن احمد بن یحیی نے بیان کیا، جس نے محمد بن حسین سے جس نے موسی بن سلام سے جس نے حبیب خثعمی سے جس نے ابن ابی یعفور سے روایت کی، کہا: میں امام صادق ع کے پاس تھا کہ ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت چاہی جو بہت اچھی صورت کا تھا۔ تو امام ع نے فرمایا: پست لوگوں سے ڈرو، کہ وہ زمین پر نہیں چلیں گے حتی کہ میں نکل جاؤں۔ تو میں نے امام ع سے اسکا پوچھا اور اسکو ایک غالی پایا۔

43

555 إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ، قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقُمِّيُّ، عَنْ حَمْدَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ،

عَنْ عَنْبَسَةَ، قَالَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) لَقَدْ أَمْسَيْنَا وَمَا أَحَدٌ أَعْدَى لَنَا مِمَّنْ يَنْتَحِلُ مَوَدَّتَنَا.

ابراہیم بن محمد بن عباس نے کہا مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس قمی نے، جس نے حمدان بن سلیمان سے جس نے محمد بن حسین سے جس نے ابن فضال سے جس نے ابی مغراء سے جس نے عنبسہ سے روایت کی، کہا کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہم جاگے ہیں اور کوئی ہمارا اتنا دشمن نہیں انکی نسبت جو ہماری محبت کا دعوی کرتے ہیں (یعنی غالی)۔

44

556 مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْبَرَّانِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ حَامِدٍ، قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزْدَادَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَشَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ، بَيْنَا عَلِيٌّ (ع) عِنْدَ امْرَأَةٍ مِنْ عَنَزَةَ وَهِيَ أُمُّ عَمْرٍو إِذْ أَتَاهُ قَنْبَرُ، فَقَالَ، إِنَّ عَشَرَةَ نَفَرٍ بِالْبَابِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ رَبُّهُمْ، قَالَ أَدْخِلْهُمْ! قَالَ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ فَقَالُوا إِنَّكَ رَبُّنَا وَأَنْتَ الَّذِي خَلَقْتَنَا وَأَنْتَ الَّذِي تَرْزُقُنَا، فَقَالَ: لَهُمْ وَيْلَكُمْ لَا تَفْعَلُوا إِنَّمَا أَنَا مَخْلُوقٌ مِثْلُكُمْ، فَأَبَوْا أَنْ يَقْلَعُوا فَقَالَ لَهُمْ وَيْلَكُمْ رَبِّي وَرَبُّكُمُ اللَّهُ وَيْلَكُمْ تُوبُوا وَارْجِعُوا، فَقَالُوا لَا نَرْجِعُ عَنْ مَقَالَتِنَا أَنْتَ رَبُّنَا وَتَرْزُقُنَا وَأَنْتَ خَلَقْتَنَا، فَقَالَ: يَا قَنْبَرُ آتِنِي بِالْفَعَلَةِ، فَخَرَجَ قَنْبَرُ فَأَتَاهُ بِعَشَرَةِ رِجَالٍ مَعَ الزُّبُلِ وَالْمُرُورِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَحْفِرُوا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ، فَلَمَّا

حفَرُوا خَدّاً أَمَرَ بِالْحَطَبِ وَالنَّارِ فطَرَحَ فِيهِ حَتَّى صَارَ نَاراً تَتَوَقَّدُ قَالَ لَهُمْ وَيْلَكُمْ تُوبُوا وَارْجِعُوا! فَأَبَوْا وَقَالُوا لَا نَرْجِعُ، فَقذَفَ عَلِيٌّ (ع) بَعْضَهُمْ ثُمَّ قَذَفَ بَقِيَّتَهُمْ فِي النَّارِ، ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ (ع):

إِنِّي إِذَا أَبصَرْتُ شَيْئاً مُنْكَراً

أَوْقَدْتُ نَارِي وَدَعَوْتُ قَنْبَراً

محمد بن حسن براثی اور عثمان بن حامد دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن یزداد نے، جس نے محمد بن حسین سے جس نے موسی بن یسار سے جس نے عبد اللہ بن شریک سے جس نے اپنے والد سے جس نے کہا: علی علیہ السلام ایک جگہ پر تھے کہ عنزہ (کے علاقے) سے ایک عورت آئی اور وہ ام عمرو تھی، اتنے میں قنبر آئے اور کہا کہ دس لوگ دروازے پر ہیں جو دعوی کرتے ہیں کہ آپ انکے رب ہیں۔ امام ع نے فرمایا: انکو اندر آنے دو۔ کہا کہ پھر وہ داخل ہوئے اور امام ع نے فرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: (ہم کہتے ہیں) کہ آپ ہمارے رب ہیں، اور آپ ہیں جس نے ہمیں خلق کیا ہے اور آپ ہیں جو ہمیں رزق

دیتے ہیں۔ امام ع نے ان سے فرمایا: ہلاکت ہو تمہارے لیئے! یہ نہ کرو، میں تو صرف تمہاری مثل ایک مخلوق ہوں۔ ان لوگوں نے انکار کیا اسکا۔ امام ع نے ان سے فرمایا: ہلاکت ہو ہو تمہارے لیئے، میرا رب اور تمہارا رب تو اللہ ہے۔ ہلاکت ہو ہو تمہارے لیئے، توبہ کرو اور رجوع کرو۔ انہوں نے کہا: ہم نہیں رجوع کریں گے اپنی بات سے کہ آپ ہمارے رب ہیں اور آپ ہمیں رزق دیتے ہیں اور آپ نے ہمیں خلق کیا ہے۔ امام ع نے فرمایا: اے قنبر! میرے لیئے کچھ مزدوروں کو لیکر آؤ، تو قنبر گئے اور دس مرد لیکر آئے جنکے پاس کھاد اور بیلچے تھے، تو انکو حکم دیا کہ وہ زمین میں کھُدائی کریں ان کیلئے، جب انہوں نے ایک گہرا گڑھا کھود دیا امام ع نے لکڑی اور آگ منگوانے کا حکم دیا، پھر وہ پھینکی گئی اس میں حتی کہ ایک بھڑکتی ہوئی آگ بن گئی۔ امام ع نے ان سے فرمایا: ہلاکت ہو تمہارے لیئے، توبہ کرو اور رجوع کرو! انہوں نے انکار کیا اور کہا: ہم نہیں رجوع کریں گے۔ امام علی علیہ السلام نے ان میں سے کچھ کو پھینک دیا (گڑھے میں) پھر باقیوں کو بھی پھینک دیا آگ میں۔ پھر امام علی علیہ السلام نے فرمایا: میں نے جب کوئی ناگوار چیز دیکھی، میں نے اپنی آگ کو جلایا اور قنبر کو پکارا۔

45

586 حَدَّثَنِي حَمْدَوَيْهِ بْنُ نُصَيْرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: ايتِ الْمُفَضَّلَ قُلْ لَهُ يَا كَافِرُ يَا مُشْرِكُ مَا تُرِيدُ إِلَى ابْنِي تُرِيدُ أَنْ تَقْتُلَهُ.

مجھ سے حمدویہ بن نصیر نے بیان کیا، کہا: مجھ سے یعقوب بن یزید نے جس نے ابن ابی عمیر سے جس نے ہشام بن حکم اور حماد بن عثمان سے جس نے اسماعیل بن جابر سے روایت کی، کہا: امام صادق ع نے فرمایا: مفضل کے پاس جاکر اس سے کہو: اے کافر، اے مشرک، تو میرے بیٹے سے کیا چاہتا ہے، تو چاہتا ہے کہ اسکو قتل کرے؟

46

587 حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ بُنْدَارَ الْقُمِّيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ الْقُمِّيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ وَالْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ، قَالَ، دَخَلَ حُجْرُ بْنُ زَائِدَةَ وَعَامِرُ بْنُ جُذَاعَةَ الْأَزْدِيُّ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) فَقَالا

جَعَلَنَا فِدَاكَ، إِنَّ الْمُفَضَّلَ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّكُمْ تَقْدِرُونَ أَرْزَاقَ الْعِبَادِ! فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا يَقْدِرُ أَرْزَاقَنَا إِلَّا اللَّهُ وَلَقَدِ احْتَجْتُ إِلَى طَعَامٍ لِعِيَالِي فَضَاقَ صَدْرِي وَأَبْلَغْتُ إِلَى الْفِكْرَةِ فِي ذَلِكَ حَتَّى أَحْرَزْتُ قُوتَهُمْ فَعِنْدَهَا طَابَتْ نَفْسِي، لَعَنَهُ اللَّهُ وَبَرِئَ مِنْهُ، قَالا أَفَتَلْعِنُهُ وَتَتَبَرَّأُ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَالْعَنَاهُ وَابْرَءَا مِنْهُ بَرِئَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْهُ.

مجھ سے بیان کیا حسین بن حسن بن بندار قمی نے، کہا مجھ سے سعد بن عبد اللہ بن ابی خلف قمی بن ابی خلف نے بیان کیا، کہا مجھ سے محمد بن حسین بن ابی خطاب نے بیان کیا اور حسن بن موسی نے، جس نے صفوان بن یحیی سے جس نے عبد اللہ بن مسکان سے روایت کی، جس نے کہا: حجر بن زائدہ اور عامر بن جذاعہ ازدی امام صادق علیہ السلام کے پاس آئے اور دونوں نے کہا: ہم آپ پر قربان جائیں، مفضل بن عمر کہتا ہے کہ آپ بندوں کے رزق کو تقسیم کرتے ہیں؟ امام ع نے فرمایا: بخدا، ہمارے رزق کو کوئی تقسیم نہیں کرتا سوائے اللہ کے، اور یقیناً میں (ایک دن) اپنے عیال کیلئے کھانے کا محتاج تھا اور میرا سینہ تنگ ہوگیا تھا اور میں اسکے متعلق فکر کرنے لگا کہ میں کیا کروں گا، حتی کہ انکی (میرے عیال کی) قوت میں نے حاصل کی تب جاکر میں مطمئن ہوا۔ اللہ کی لعنت ہو اس (مفضل) پر اور اللہ بیزار

ہے اس سے، ان دونوں نے کہا: کیا آپ اس پر لعنت کرتے ہیں اور اس سے اعلان برات کرتے ہیں؟ امام ع نے فرمایا: ہاں، تم بھی اس (مفضل بن عمر) پر لعنت کرو اور اعلان برات کرو، اللہ اور اسکا رسول اس سے بری ہیں۔

47

588 حَدَّثَنِي حَمْدَوَيْهِ وَإِبْرَاهِيمُ ابْنَا نُصَيْرٍ، قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يُشِيرُ أَنَّكُمَا لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ.

قَالَ الْكَشِّيُّ: وَذَكَرَتِ الطَّيَّارَةُ الْغَالِيَةُ فِي بَعْضِ كُتُبِهَا عَنِ الْمُفَضَّلِ: أَنَّهُ قَالَ لَقَدْ قُتِلَ مَعَ أَبِي إِسْمَاعِيلَ يَعْنِي أَبَا الْخَطَّابِ سَبْعُونَ نَبِيّاً كُلُّهُمْ رَأَى وَ هَلَكَ نَبِيُّنَا فِيهِ، وَأَنَّ الْمُفَضَّلَ قَالَ أُدْخِلْنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) وَنَحْنُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، قَالَ، فَجَعَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) يُسَلِّمُ عَلَى رَجُلٍ رَجُلٍ مِنَّا وَيُسَمِّي كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا بِاسْمِ نَبِيٍّ، وَقَالَ لِبَعْضِنَا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوحُ، وَقَالَ لِبَعْضِنَا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِبْرَاهِيمُ، وَكَانَ آخِرُ مَنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ وَ، قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا يُونُسُ، ثُمَّ قَالَ لَا تُخَايِرْ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ.

قَالَ أَبُو عَمْرٍو الْكَشِّيُّ: قَالَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ، فِي كِتَابِهِ الْمُؤَلَّفِ فِي إِثْبَاتِ إِمَامَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (ع)، قُلْتُ لِشَرِيكٍ إِنَّ أَقْوَاماً يَزْعُمُونَ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ! فَقَالَ أُخْبِرُكَ الْقِصَّةَ: كَانَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَجُلًا صَالِحاً مُسْلِماً وَرِعاً، فَاكْتَنَفَهُ قَوْمٌ جُهَّالٌ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ وَيَخْرُجُونَ مِنْ

عِنْدِهِ وَيقُولُونَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَيُحَدِّثُونَ بِأَحَادِيث كُلُّهَا مُنْكَرَاتٌ كَذِبٌ مَوْضُوعَةٌ عَلَى جَعْفَرٍ، يَسْتَأْكِلُونَ النَّاسَ بِذَلِكَ وَيَأْخُذُونَ مِنْهُمُ الدَّرَاهِمَ، فَكَانُوا يَأْتُونَ مِنْ ذَلِكَ بِكُلِّ مُنْكَرٍ، فَسَمِعْتُ الْعَوَّامَ بِذَلِكَ مِنْهُمْ فَمِنْهُمْ مَنْ هَلَكَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَنْكَرَ، وَهَؤُلَاءِ مِثْلُ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ وَبَيَانٍ وَعَمْرٍو النَّبْطِي وَغَيْرِهِمْ، ذَكَرُوا أَنَّ جَعْفَراً حَدَّثَهُمْ أَنَّ مَعْرِفَةَ الْإِمَامِ تَكْفِي مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ، وَحَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَأَنَّهُ حَدَّثَهُمْ قَبْلَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَّ عَلِيّاً (ع) فِي السَّحَابِ يَطِيرُ مَعَ الرِّيحِ، وَأَنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَنَّهُ كَانَ يَتَحَرَّكُ عَلَى الْمُغْتَسَلِ، وَأَنَّ إِلَهَ السَّمَاءِ وَإِلَهَ الْأَرْضِ الْإِمَامُ، فَجَعَلُوا لِلَّهِ شَرِيكاً، جُهَّالٌ ضُلَّالٌ، وَاللَّهِ مَا قَالَ جَعْفَرٌ شَيْئاً مِنْ هَذَا قَطُّ، كَانَ جَعْفَرٌ أَتْقَى لِلَّهِ وَأَوْرَعُ مِنْ ذَلِكَ، فَسَمِعَ النَّاسُ ذَلِكَ، فَضَعَّفُوهُ، وَلَوْ رَأَيْتَ جَعْفَراً لَعَلِمْتَ أَنَّهُ وَاحِدُ النَّاسِ.

مجھ سے حمدویہ اور ابراہیم، نصیر کے دونوں بیٹوں نے بیان کیا، دونوں نے کہا: ہم سے محمد بن عیسی نے بیان کیا، جنہوں نے علی بن حکم سے جنہوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی کہ وہ اشارہ دیتا تھا کہ آپ دونوں (امام) مرسلین میں سے ہیں۔

کشی نے کہا: اور طیارہ کے غالی فرقے نے اپنی کسی کتاب میں مفضل سے روایت ذکر کی ہے کہ اس نے کہا: ابو اسماعیل یعنی ابو الخطاب کے ساتھ ستر انبیاء قتل ہوئے ہیں،

ان میں سے ہر ایک نے دیکھا، اور ہمارے نبی اس میں ہلاک ہوئے۔ اور کہ مفضل نے کہا: ہم امام صادق ع کے پاس داخل ہوئے، اور ہم بارہ لوگ تھے، تو امام صادق ع ایک ایک کرکے سبکو سلام کرنے لگے ہم میں سے اور ہم میں سے ہر شخص کا کسی نبی کے نام سے لینے لگے۔ اور ہم میں سے کسی کو انہوں نے کہا: سلام ہو تم پر ایک نوح! اور ہم میں سے کسی کو کہا سلام ہو تم پر اے ابراہیم! جسکو امام ع نے آخر میں سلام کیا اسکو کہا: سلام ہو تم پر اے یونس۔ پھر امام ع نے فرمایا: انبیاء کے درمیان میں سے کسی کو (فضیلت دیکر) نہ چنو۔

ابو عمرو کشی کہتے ہیں: یحیی بن عبد الحمید حمانی نے اپنی کتاب میں کھا ہے جو امیر المؤمنین ع کی امامت کے اثبات میں ہے، میں نے شریک سے کہا: کچھ اقوام دعوی کرتی ہیں کہ جعفر بن محمد حدیث میں ضعیف ہیں! تو اس نے کہا: میں تمہیں اسکا قصہ بتاتا ہوں۔ جعفر بن محمد ایک صالح و مسلمان و متقی مرد تھے۔ تو انکو جاہلوں کی قوم نے گھیر لیا جو انکے پاس آنا جانا لگائے رکھتے تھے، اور کہتے تھے: ہمیں جعفر بن محمد (امام صادق ع) نے حدیث

بیان کی ہے، اور وہ ایسی احادیث بیان کرتے تھے جو سب کی سب منکرات، جھوٹی، اور گھڑی ہوئی تھیں جعفر کے نام پر۔ وہ لوگوں کا مال اسکے ذریعے کھاتے تھے اور ان سے درھم لے لیتے تھے، اور اس سے ہر برا کام انجام دیتے تھے۔ تو میں نے عوام سے وہ سنا ان میں سے، تو کچھ ان میں سے ہلاک ہوئے اور کچھ نے انکار کیا۔ اور یہ مفضل بن عمر اور بنان کی مثل ہیں، اور عمرو نبطی وغیرہ۔ اور انہوں نے ذکر کیا کہ جعفر نے انکو حدیث بیان کی کہ امام کی معرفت کافی ہے جسکے بعد نماز روزے کی ضرورت نہیں۔ اور انکو اپنے والد سے جنہوں نے اپنے جد سے حدیث بیان کی، اور کہ انہوں نے انکو حدیث بیان کی قبل قیامت کی، اور کہ علی ع بادلوں میں ہیں اور ہوا کے ساتھ اڑتے ہین، اور کہ وہ موت کے بعد کلام کریں گے، اور کہ وہ غسلخانے میں حرکت کرتے ہیں اور کہ آسمان کا خدا اور زمین کا خدا در اصل امام ہوتا ہے۔ تو انہوں نے اللہ کا ایک شریک بنا دیا، جاہل اور گمراہ۔ بخدا، جعفر نے اس میں سے ایک بھی چیز ہرگز نہیں کہی۔ جعفر اس سے زیادہ متقی اور پریزگار تھے اللہ کیلئے۔ تو لوگوں نے جب یہ باتیں سنیں انہوں نے ان (امام صادق) کو ضعیف کردیا، اور اگر میں جعفر کو دیکھتا میں جان جاتا کہ وہ لوگوں میں سے ایک ہیں۔

48

591 حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ خَالِدٍ الْجَوَّانِ، قَالَ، كُنْتُ أَنَا وَالْمُفَضَّلُ بْنُ عُمَرَ وَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِنَا بِالْمَدِينَةِ، وَقَدْ تَكَلَّمْنَا فِي الرُّبُوبِيَّةِ، قَالَ، فَقُلْنَا مُرُوا إِلَى بَابِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) حَتَّى نَسْأَلَهُ، قَالَ، فَقُمْنَا بِالْبَابِ، قَالَ، فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَهُوَ يَقُولُ بَلْ عِبادٌ مُكْرَمُونَ لا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ.

قَالَ الْكَشِّيُّ: إِسْحَاقُ وَعَبْدُ اللَّهِ وَخَالِدٌ مِنْ أَهْلِ الِارْتِفَاعِ.

مجھ سے محمد بن مسعود نے بیان کیا، کہا: مجھ سے اسحاق بن محمد بصری نے بیان کیا، کہا: مجھ سے عبد اللہ بن قاسم نے خالد الجوّان سے روایت کی، اس نے کہا: میں، مفّضل اور ہمارے چند اصحاب مدینہ میں تھے اور ربوبیّت آئمہ کے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔ ہم نے کہا چلو امام صادق ع کے دروازے سے گذرتے ہیں جتاکہ ان سے اس بارے پوچھ سکیں۔ ہم امام کے دروازے پر گئے اور کھڑے رہے، اتنے میں امام گھر سے باہر یہ کہتے ہوئے آئے: بَلْ عِبادٌ مُكْرَمُونَ لا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ[1]، بلکہ وہ اللہ کے محترم و

---

[1] سورة الأنبياء، الآية 26 و27

مکرم بندے باتوں میں سبقت نہیں کرتے وہ اللہ کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔

کشی کہتے ہیں: اسحاق، عبد اللہ اور خالد اہل ارتفاع (غالیوں) میں سے تھے۔

49

632 رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ، قَالَ، كُنْتُ أَقُولُ فِي أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) بِالرُّبُوبِيَّةِ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ قَالَ: يَا صَالِحُ إِنَّا وَاللَّهِ عَبِيدٌ مَخْلُوقُونَ لَنَا رَبٌّ نَعْبُدُهُ وَإِنْ لَمْ نَعْبُدْهُ عَذَّبَنَا.

محمد بن احمد سے روایت ہے جس نے محمد بن حسین سے جس نے حسین بن علی صیرفی سے جس نے صالح بن سہل سے جس نے کہا: میں امام صادق ع کے بارے میں ربوبیت کا قائل تھا، تو میں ان کے پاس آیا اور جب انہوں نے میری طرف دیکھا، کہا: اے صالح، بخدا ہم بندے اور مخلوق ہیں

اور ہمارا ایک رب ہے جسکی ہم عبادت کرتے ہیں اور اگر ہم اسکی عبادت نہ کریں ہمیں وہ عذاب میں مبتلاء کرے گا۔

یونس بن ظبیان کے متعلق

50

673 حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُولَوَيْهِ الْقُمِّيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، قَالَ، سَمِعْتُ رَجُلًا مِنَ الطَّيَّارَةِ يُحَدِّثُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا (ع) عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ أَنَّهُ، قَالَ كُنْتُ فِي بَعْضِ اللَّيَالِي وَأَنَا فِي الطَّوَافِ فَإِذَا نِدَاءٌ مِنْ فَوْقِ رَأْسِي يَا يُونُسُ إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلاةَ لِذِكْرِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا ج فَغَضِبَ أَبُو الْحَسَنِ (ع) غَضَباً لَمْ يَمْلِكْ نَفْسَهُ ثُمَّ، قَالَ لِلرَّجُلِ اخْرُجْ عَنِّي لَعَنَكَ اللَّهُ وَلَعَنَ مَنْ حَدَّثَكَ وَلَعَنَ يُونُسَ بْنَ ظَبْيَانَ أَلْفَ لَعْنَةٍ يَتْبَعُهَا أَلْفُ لَعْنَةٍ كُلُّ لَعْنَةٍ مِنْهَا تُبْلِغُكَ قَعْرَ جَهَنَّمَ أَشْهَدُ مَا نَادَاهُ إِلَّا شَيْطَانٌ أَمَا إِنَّ يُونُسَ مَعَ أَبِي الْخَطَّابِ فِي أَشَدِّ الْعَذَابِ مَقْرُونَانِ وَأَصْحَابُهُمَا إِلَى ذَلِكَ الشَّيْطَانِ مَعَ فِرْعَوْنَ وَآلِ فِرْعَوْنَ فِي أَشَدِّ الْعَذَابِ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ أَبِي (ع) قَالَ يُونُسُ فَقَامَ الرَّجُلُ مِنْ عِنْدِهِ فَمَا بَلَغَ الْبَابَ إِلَّا عَشْرَ خُطًا حَتَّى صُرِعَ مَغْشِيّاً عَلَيْهِ وَقَدْ قَاءَ رَجِيعَهُ وَحُمِلَ مَيِّتاً، فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ (ع) أَتَاهُ مَلَكٌ بِيَدِهِ عَمُودٌ فَضَرَبَ عَلَى هَامَتِهِ ضَرْبَةً قُلِبَ فِيهَا مَثَانَتُهُ حَتَّى قَاءَ رَجِيعَهُ وَعَجَّلَ اللَّهُ بِرُوحِهِ إِلَى الْهَاوِيَةِ وَأَلْحَقَهُ بِصَاحِبِهِ الَّذِي حَدَّثَهُ، بِيُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ، وَرَأَى الشَّيْطَانَ الَّذِي كَانَ يَتَرَاءَى لَهُ.

محمد بن قولویہ قمی سے جنہوں نے ہم سے بیان کیا، کہا: مجھ سے سعد بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا مجھ سے محمد بن عیسی نے جنہوں نے یونس (بن عبد الرحمان) سے روایت کی، کہا: میں نے طیارہ[1] کے ایک شخص کو امام رضا ع سے یونس بن ظبیان کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے سنا کہ اس (یونس بن ظبیان) نے کہا: میں ایک رات طواف کر رہا تھا کہ میرے سر کے اوپر سے نداء دی گئی: اے یونس! إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لا إِلهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلاةَ لِذِكْرِي[2]، میں اللہ ہوں، کوئی خدا نہیں میرے سوا، پس میری عبادت کرو، اور میری یاد کیلئے نماز قائم کرو۔ میں نے اپنا سر بلند تو کیا دیکھتا ہوں کہ "ج" (جبرائیل) تھا۔ تو امام رضا ع کو غصہ آیا، ایک ایسا غصہ کہ وہ اپنے آپ پر (جواب دینے سے) قابو نہ پا سکے، پھر انہوں نے اس شخص سے فرمایا: میرے پاس سے چلے جاو، اللہ تم پر لعنت کرے اور اس پر لعنت کرے جس نے تمہیں یہ بیان کیا ہے، اور اللہ لعنت کرے یونس بن ظبیان پر ایک ہزار لعنتیں، جسکے پیچھے ہزار اور لعنتیں ہوں۔ ان میں سے ہر ایک تمہیں جہنم کے ایک گڑھے تک پہنچا دیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اسکو شیطان کے سوا کسی

[1] طیارہ ایک غالی فرقے کا نام ہے۔
[2] سورة طه، الآية 14

نے نہیں پکارا تھا، یونس ابو خطاب کے ساتھ سب سے شدید عذاب میں ہے، وہ اور ان دونوں کے ساتھی اس شیطان کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں، فرعون اور اسکے پیروکاروں کے ساتھ سب سے شدید عذاب میں۔ یہ بات میں نے اپنے والد (امام کاظم) ع سے سنی ہے۔ یونس نے کہا: تو وہ شخص امام ع کے پاس سے اٹھا اور دروازے پر پہنچا، اس نے ابھی دس قدم نہیں لیئے تھے حتی کہ وہ غش کھا کر گر گیا، اس نے اپنا فضلہ الٹی کیا اور اسکو مردہ اٹھا کر لجایا گیا۔ امام رضا ع نے فرمایا: ایک فرشتہ اسکے پاس آیا تھا جسکے ہاتھ میں ستون تھا، تو اس نے اسکو اسکے سر پر ایسی ضربت ماری کہ اسکا مثانہ الٹا ہوگیا، حتی کہ اسنے اپنا فضلہ الٹی کیا۔ اللہ نے اسکی روح کو جلدی سے ہاویہ میں پہنچایا اور اسکے ساتھی کے ساتھ اسکو ملحق کیا جس نے اسکو یہ بیان کیا تھا، یونس بن ظبیان، اور اس نے اس شیطان کو دیکھا جو اس کیلئے ظاہر ہوتا تھا۔

51

674 حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْآدَمِيُّ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ

أَبِي عَنْبَسَةَ، قَالَ هَلَكَتْ بِنْتٌ لِأَبِي الْخَطَّابِ فَلَمَّا دَفَنَهَا اطَّلَعَ يُونُسُ بْنُ ظَبْيَانَ فِي قَبْرِهَا، فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ!

ہم سے احمد بن علی نے بیان کیا، کہا: ہم سے ابو سعید آدمی نے بیان کیا، جنہوں نے عبد الرحمان بن حماد سے جنہوں نے ابن فضال سے جنہوں نے غالب بن عثمان سے جہوں نے عمار بن عنبسہ سے روایت کی، کہا: ابو الخطاب کی ایک بیٹی کی موت ہوئی، تو جب اسکو اس نے دفن کیا، یونس بن ظبیان اسکی قبر پر گیا اور کہا: السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ، اے اللہ کے رسول (یعنی ابو الخطاب) کی بیٹی، آپ پر سلام ہو!

بشار کی مذمت میں روایات

52

743 حَمْدَوَيْهِ، قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ، عَنِ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ، قَالَ لِي: يَا مُرَازِمُ مَنْ بَشَّارٌ قُلْتُ بَيَّاعُ الشَّعِيرِ، قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ بَشَّاراً، قَالَ ثُمَّ، قَالَ لِي: أَيَا مُرَازِمُ قُلْ لَهُمْ وَيْلَكُمْ تُوبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنَّكُمْ كَافِرُونَ مُشْرِكُونَ.

حمدویہ نے کہا: ہم سے یعقوب نے بیان کیا جنھوں نے ابن ابی عمیر سے جنھوں نے علی بن یقطین سے جنھوں نے مدائنی سے جنھوں نے امام صادق ع سے روایت کی کہا: امام ع نے مجھ سے فرمایا: اے مرازم! بشار کون ہے؟ میں نے کہا: وہ جَوْ فروش ہے۔ امام ع نے فرمایا: اللہ کی لعنت ہو بشار پر۔ پھر کہا: امام ع نے مجھ سے فرمایا: اے مرازم، ان سے کہو: وائے ہو تم پر، اللہ سے توبہ کرو کیونکہ تم کافر و مشرک ہو۔

53

744 حَمْدَوَيْهِ وَإِبْرَاهِيمُ ابْنَا نُصَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُرَازِمٍ، قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) تَعْرِفُ مُبَشِّراً بِشَرِّ بِتَوَهُّمِ الِاسْمِ، قَالَ: الشَّعِيرِيُّ فَقُلْتُ بَشَّارٌ قَالَ: بَشَّارٌ قُلْتُ نَعَمْ جَارٌ لِي، قَالَ:

إِنَّ الْيَهُودَ قَالُوا وَوَحَّدُوا اللَّهَ وَإِنَّ النَّصَارَى قَالُوا وَوَحَّدُوا اللَّهَ وَإِنَّ بَشَّاراً قَالَ عَظِيماً، إِذَا قَدِمْتَ الْكُوفَةَ فَأْتِهِ وَقُلْ لَهُ: يَقُولُ لَكَ جَعْفَرٌ يَا كَافِرُ يَا فَاسِقُ يَا مُشْرِكُ أَنَا بَرِيءٌ مِنْكَ، قَالَ مُرَازِمٌ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَوَضَعْتُ مَتَاعِي وَجِئْتُ إِلَيْهِ فَدَعَوْتُ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُولِي لِأَبِي إِسْمَاعِيلَ هَذَا مُرَازِمٌ فَخَرَجَ إِلَيَّ فَقُلْتُ لَهُ: يَقُولُ لَكَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَا كَافِرُ يَا فَاسِقُ يَا مُشْرِكُ أَنَا بَرِيءٌ مِنْكَ، فَقَالَ

لِي وَقَدْ ذَكَرَنِي سَيِّدِي! قَالَ، قُلْتُ نَعَمْ ذَكَرَكَ بِهَذَا الَّذِي قُلْتُ لَكَ، فَقَالَ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْراً وَفَعَلَ بِكَ وَأَقْبَلَ يَدْعُو لِي.

وَمَقَالَةُ بَشَّارٍ هِيَ مَقَالَةُ الْعَلْيَاوِيَّةِ يَقُولُونَ إِنَّ عَلِيّاً (ع) هَرَبَ وَظَهَرَ بِالْعَلَوِيَّةِ الْهَاشِمِيَّةِ وَأَظْهَرُوا بِهِ وَعَبْدِهِ وَرَسُولِهِ بِالْمُحَمَّدِيَّةِ، فَوَافَقَ أَصْحَابُ أَبِي الْخَطَّابِ فِي أَرْبَعَةِ أَشْخَاصٍ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَأَنَّ مَعْنَى الْأَشْخَاصِ الثَّلَاثَةِ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ تَلْبِيسٌ وَالْحَقِيقَةُ شَخْصُ عَلِيٍّ لِأَنَّهُ أَوَّلُ هَذِهِ الْأَشْخَاصِ فِي الْإِمَامَةِ وَأَنْكَرُوا شَخْصَ مُحَمَّدٍ (ع) وَزَعَمُوا أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدٌ وَعَلِيٌّ رَبٌّ وَأَقَامُوا مُحَمَّداً مَقَامَ مَا أَقَامَتِ الْمُخَمَّسَةُ سَلْمَانَ وَجَعَلُوهُ رَسُولًا لِمُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَوَافَقُوهُمْ فِي الْإِبَاحَاتِ وَالتَّعْطِيلِ وَالتَّنَاسُخِ وَالْعُلْيَائِيَّةِ سَمَّتْهَا الْمُخَمَّسَةَ الْعُلْيَائِيَّةَ وَزَعَمُوا أَنَّ بَشَّاراً الشَّعِيرِيَّ لَمَّا أَنْكَرَ رُبُوبِيَّةَ مُحَمَّدٍ وَجَعَلَهَا فِي عَلِيٍّ وَجَعَلَ مُحَمَّداً عَبْدَ عَلِيٍّ وَأَنْكَرَ رِسَالَةَ سَلْمَانَ: مُسِخَ فِي صُورَةِ الطَّيْرِ يُقَالُ لَهُ عُلْيَاءُ يَكُونُ فِي الْبَحْرِ فَلِذَلِكَ سَمَّوْهُمْ الْعُلْيَائِيَّةَ.

حمدویہ اور ابراہیم، نصیر کے دونوں بیٹوں نے کہا: ہم سے محمد بن عیسی نے بیان کیا، جنہوں نے صفوان سے جنہوں نے مرازم سے روایت کی، کہا: امام صادق ع نے مجھ سے فرمایا: تم مبشر یا بشیر – نام کی غلطی ہوئی – جَو فروش کو جانتے ہو؟ میں نے کہا: بشار؟ امام ع نے فرمایا: بشار! میں نے عرض کیا: ہاں، میرا ایک ہمسایہ ہے۔ امام ع نے فرمایا: یھودیوں نے جو کہا سو کہا مگر اللہ کی توحید بھی

بیان کی، اور نصاری نے جو کہا سو کہا مگر اللہ کی توحید بھی بیان کی۔ اور بشار نے بہت عظیم بات کہی ہے، جب تم کوفہ جاؤ اسکے پاس جاکر اس سے کہو: جعفر تم سے کہتے ہیں: اے کافر، اے فاسق، اے مشرک! میں تجھ سے بری ہوں۔ مرازم نے کہا: تو جب میں کوفہ گیا میں نے اپنا سامان رکھا اور اسکے پاس گیا، میں نے کنیز کو پکارا اور اس سے کہا: ابو اسماعیل سے کہو: مرازم آیا ہے۔ تو وہ میرے پاس نکلا اور میں نے اس سے کہا: اے کافر، اے فاسق، اے مشرک! میں تجھ سے بری ہوں۔ اس نے مجھ سے کہا: میرے مولا نے مجھے یاد کیا ہے! کہا: میں نے اس سے کہا: ہاں، انہوں نے تجھے ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے جو میں نے تجھے کہے ہیں۔ تو اس نے کہا: جزاک اللہ خیرا، اور تیرے لیئے یہ یہ کرے، اور وہ میرے لیئے دعائیں کرنے لگ گیا۔

اور بشار کا مقالہ، علیاویہ فرقے کا مقالہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ علی ع چلے گئے اور علویہ ہاشمیہ میں ظاہر ہوئے۔ اور انہوں نے اسکو، اسکے غلام اور اسکے رسول کیلئے محمدیت کا اظہار کیا۔ تو ابو الخطاب کے اصحاب نے چار

اشخاص کی موافقت کی: علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام۔ اور کہ اشخاص کا مطلب ہے تین: فاطمہ، حسن اور حسین ایک ڈھانپنا ہیں، اور حقیقت میں شخص علی ع ہیں کیونکہ وہ امامت میں پہلے ہیں ان اشخاص میں، اور انہوں نے محمد ص کی شخصیت کا انکار کیا اور دعوی کیا کہ محمد ص تو غلام تھے اور علی ع رب تھے۔ اور انہوں نے محمد ص کو وہ مقام دیا جو مخمسہ فرقے نے سلمان کو دیا تھا۔ اور انہوں نے انکو محمد صلوت اللہ علیہ کا ایک رسول بنا دیا تھا۔ تو انہوں نے انکی موافقت کی چیزوں کو جائز کرنے، معطل کرنے میں، تناسخ میں، اور علیائیہ میں۔ اور انکا نام مخسمہ علیائیہ ہے، اور انہوں نے دعوی کیا کہ بشار شعیری نے جب محمد ص کی ربوبیت کا انکار کیا اور علی ع کو دیدی ربوبیت تو محمد ص کو علی ع کا غلام بنا دیا اور سلمان کی رسالت کا انکار کردیا، تو اسکو پرندے کی صورت میں مسخ کردیا گیا۔ اسکو علیاء کہا جاتا ہے جو سمندر میں ہوتی ہے، تو اس وجہ سے اس فرقے کو علیائیہ کہا جاتا ہے۔

54

745 وَحَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ بُنْدَارَ، قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ الْقُمِّيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ وَالْحَسَنُ بْنُ

مُوسَى الْخَشَّابُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) إِنَّ بَشَّاراً الشَّعِيرِيَّ شَيْطَانٌ ابْنُ شَيْطَانٍ خَرَجَ مِنَ الْبَحْرِ فَأَغْوَى أَصْحَابِي.

اور مجھ سے حسین بن حسن بن بندار نے بیان کیا، کہا: مجھ سے سعد بن عبد اللہ بن ابی خلف قمی نے بیان کیا، کہا: مجھ سے محمد بن حسین بن ابی خطاب اور حسن بن موسی خشاب نے بیان کیا، جس نے صفوان بن یحیی سے جس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی، کہا: امام صادق ع نے فرمایا: بلا شبہ بشار شعیری ایک شیطان ابن شیطان ہے جو سمندر سے نکلا اور میرے اصحاب کو ورغلا گیا۔

55

746 سَعْدٌ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) لِبَشَّارٍ الشَّعِيرِيِّ اخْرُجْ عَنِّي لَعَنَكَ اللَّهُ لَا وَاللَّهِ لَا يُظِلُّنِي وَإِيَّاكَ سَقْفُ بَيْتٍ أَبَداً فَلَمَّا خَرَجَ: قَالَ: وَيْلَهُ أَلَا، قَالَ بِمَا قَالَتِ الْيَهُودُ أَلَا، قَالَ بِمَا قَالَتِ النَّصَارَى أَلَا، قَالَ بِمَا قَالَتِ الْمَجُوسُ أَوْ بِمَا قَالَتِ الصَّابِيَةُ وَاللَّهِ مَا صَغَّرَ اللَّهَ تَصْغِيرَ هَذَا الْفَاجِرِ أَحَدٌ أَنَّهُ شَيْطَانٌ ابْنُ شَيْطَانٍ خَرَجَ مِنَ الْبَحْرِ لِيُغْوِيَ أَصْحَابِي وَشِيعَتِي فَاحْذَرُوهُ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ أَنِّي عَبْدٌ ابْنُ عَبْدٍ قِنٍّ ابْنُ أَمَةٍ ضَمَّتْنِي الْأَصْلَابُ وَالْأَرْحَامُ وَإِنِّي لَمَيِّتٌ وَإِنِّي

لَمَبْعُوثٌ ثُمَّ مَوْقُوفٌ ثُمَّ مَسْئُولٌ وَاللَّهِ لَأَسْأَلَنَّ عَمَّا قَالَ فِيَّ هَذَا الْكَذَّابُ، وَادَّعَاهُ عَلَيَّ يَا وَيْلَهُ مَا لَهُ أَرْعَبَهُ اللَّهُ! فَلَقَدْ أَمِنَ عَلَى فِرَاشِهِ وَأَفْزَعَنِي وَأَقْلَقَنِي عَنْ رُقَادِي، وَتَدْرُونَ أَنِّي لِمَ أَقُولُ ذَلِكَ أَقُولُ ذَلِكَ لِكَيْ أَسْتَقِرَّ فِي قَبْرِي.

سعد نے کہا: مجھ سے محمد بن عیسی بن عبید نے بیان کیا جس نے یونس سے جس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی، کہا: امام صادق ع نے بشار شعیری سے فرمایا: میرے پاس سے چلا جا، لعنت ہو اللہ کی تجھ پر۔ بخدا، تجھے اور مجھے ایک گھر کی چھت کبھی سایہ نہ دے۔ تو جب وہ چلا گیا، امام ع نے فرمایا: وائے ہو اس کیلئے، کیا وہ اسکا ہی قائل نہیں جسکے یہودی قائل تھے، کیا وہ اسکا ہی قائل نہیں جسکے نصاری قائل تھے، کیا وہ اسکا ہی قائل نہیں جسکے مجوس قائل تھے، یا جو صابیہ مانتے تھے۔ بخدا، اللہ کی تقصیر کسی نے ایسے نہیں کی جیسے اس فاجر نے کی، یہ ایک شیطان بن شیطان ہے جو سمندر سے نکلا تاکہ میرے اصحاب و شیعہ کو ورغلا سکے۔ تو اس سے خبردار رہو، جو حاضر ہے اور جو غائب ہے اس تک پہنچ جائے کہ میں غلام ابن غلام ہوں، غلام ہوں اور کنیز کا بیٹا ہوں۔ مجھے اصلاب و ارحام نے جوڑا ہے۔ اور میں مروں گا، اور اٹھایا جاؤں گا۔ پھر روکا جاؤں گا، پھر سوال کیا جاؤں گا۔ اور بخدا،

میں ضرور پوچھوں گا اسکا جو اس کذاب نے میرے بارے میں کہا ہے۔ اس نے میرے خلاف یہ دعوی کیا ہے، وائے ہو اس کیلئے۔ اس کو کیا ہے، اللہ اسکو ڈرائے۔ کیونکہ وہ تو اپنے بستر پر سلامت ہے اور مجھے اس نے ڈرایا ہے اور پریشان کیا ہے میری نیند سے۔ اور تم جانتے ہو کہ میں یہ کیوں کہتا ہوں؟ میں یہ اس لیئے کہتا ہوں تاکہ اپنی قبر میں سکون سے رہوں۔

غلات اور محمد بن بشیر کی ضلالات کے متعلق

56

766 طَاهِرُ بْنُ عِيسَى، قَالَ حَدَّثَنِي الشُّجَاعِيُّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَشَّارٍ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ، قَالَ، قَالَ لِي دَاوُدُ: تَرَى مَا تَقُولُ الْغُلَاةُ الطَّيَّارَةُ وَمَا يَذْكُرُونَ عَنْ شُرْطَةِ الْخَمِيسِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (ع) وَمَا يَحْكِي أَصْحَابُهُ عَنْهُ! فَذَلِكَ وَاللَّهِ أَرَانِي أَكْبَرُ مِنْهُ، وَلَكِنْ أَمَرَنِي أَنْ لَا أَذْكُرَهُ لِأَحَدٍ، قَالَ: وَقُلْتُ لَهُ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَدَقَّ عَظْمِي أُحِبُّ أَنْ يُخْتَمَ عَمَلِي بِقَتْلٍ فِيكُمْ! فَقَالَ وَمَا مِنْ هَذَا بُدٌّ إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْعَاجِلَةِ يَكُونُ فِي الْآجِلَةِ.

ذَكَرَ أَبُو سَعِيدِ بْنُ رُشَيْدٍ الْهَجَرِيُّ، أَنَّ دَاوُدَ دَخَلَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) فَقَالَ يَا دَاوُدُ كَذَبَ وَاللَّهِ أَبُو سَعِيدٍ.

قَالَ أَبُو عَمْرٍو: يَذْكُرُ الْغُلَاةُ أَنَّهُ مِنْ أَرْكَانِهِمْ، وَقَدْ يَرْوِي عَنْهُ الْمَنَاكِيرُ مِنَ الْغُلُوِّ، وَيُنْسَبُ إِلَيْهِمْ، وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَداً مِنْ مَشَايِخِ الْعِصَابَةِ يَطْعُنُ فِيهِ، وَلَا عَثَرْتُ مِنَ الرِّوَايَةِ عَلَى شَيْءٍ غَيْرِ مَا أَثْبَتُّهُ فِي هَذَا الْبَابِ.

طاہر بن عیسی نے کہا: مجھ سے شجاعی نے بیان کیا جس نے حسین بن بشار سے جس نے داود رقی سے روایت کی، کہا: داود نے مجھ سے کہا: تم دیکھتے ہو جو غالی فرقہ طیارہ والے کہتے ہیں اور جو وہ شرطہ الخمیس (امام علی ع کے وفادار اصحاب) کے متعلق ذکر کرتے ہیں۔ اور جو جو اسکے اصحاب نے اس سے حکایت کیا ہے۔ تو بخدا میں اسکو اس سے بڑا دیکھتا ہوں، لیکن انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں کسی سے ذکر نہ کروں۔ کہا: اور میں نے ان سے کہا: میں بزرگ ہوگیا ہوں اور میری ہڈیاں درد کرتی ہیں، میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل کا خاتمہ آپ کی خاطر قتل ہونے سے ہو۔ تو امام ع نے فرمایا: اور اس کے علاوہ تو کوئی چارہ نہیں، اگر اس دنیا میں نہیں تو آخرت میں ضرور۔

ابو سعید بن زشید ہجری نے ذکر کیا کہ داود امام صادق ع کے پاس حاضر ہوا تو امام ع نے فرمایا: اے داود! بخدا ابو سعید نے جھوٹ بولا ہے۔

ابو عمرو کہتے ہیں: غالی ذکر کرتے ہیں کہ وہ انکے ارکان میں سے ہے، اور وہ اس سے غلو میں سے منکر روایات نقل کر چکے ہیں، اور انکی طرف منسوب ہے۔ اور میں نے شیعوں کے مشائخ میں سے کسی کو اس پر طعن کرتے نہیں سنا، اور نہ ہی میں روایت سے کسی چیز کو پایا اسکے علاوہ جو میں نے اس باب میں قائم کی ہے۔

57

906 قَالَ أَبُو عَمْرٍو: قَالُوا إِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَشِيرٍ لَمَّا مَضَى أَبُو الْحَسَنِ (ع) وَوَقَفَ عَلَيْهِ الْوَاقِفَةُ، جَاءَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ، وَكَانَ صَاحِبُ شُعْبَذَةٍ وَمَخَارِيقَ مَعْرُوفاً بِذَلِكَ، فَادَّعَى أَنَّهُ يَقُولُ بِالْوَقْفِ عَلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ (ع)، وَأَنَّ مُوسَى (ع) هُوَ كَانَ ظَاهِراً بَيْنَ الْخَلْقِ يَرَوْنَهُ جَمِيعاً، يَتَرَاءَى لِأَهْلِ النُّورِ بِالنُّورِ وَلِأَهْلِ الْكُدُورَةِ بِالْكُدُورَةِ فِي مِثْلِ خَلْقِهِمْ بِالْإِنْسَانِيَّةِ وَالْبَشَرِيَّةِ اللَّحْمَانِيَّةِ، ثُمَّ حُجِبَ الْخَلْقُ جَمِيعاً عَنْ إِدْرَاكِهِ. وَهُوَ قَائِمٌ بَيْنَهُمْ مَوْجُودٌ كَمَا كَانَ، غَيْرَ أَنَّهُمْ مَحْجُوبُونَ عَنْهُ وَعَنْ إِدْرَاكِهِ كَالَّذِي كَانُوا يُدْرِكُونَهُ. وَكَانَ

مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ هَذَا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ مِنْ مَوَالِي بَنِي أَسَدٍ، وَلَهُ أَصْحَابٌ قَالُوا إِنَّ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ لَمْ يَمُتْ وَلَمْ يُحْبَسْ وَأَنَّهُ غَابَ وَاسْتَتَرَ وَهُوَ الْقَائِمُ الْمَهْدِيُّ، وَأَنَّهُ فِي وَقْتِ غَيْبَتِهِ اسْتَخْلَفَ عَلَى الْأُمَّةِ مُحَمَّدَ بْنَ بَشِيرٍ، وَجَعَلَهُ وَصِيَّهُ وَأَعْطَاهُ خَاتَمَهُ وَعِلْمَهُ وَجَمِيعَ مَا تَحْتَاجُ إِلَيْهِ رَعِيَّتُهُ مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ، وَفَوَّضَ إِلَيْهِ جَمِيعَ أَمْرِهِ وَأَقَامَهُ مَقَامَ نَفْسِهِ، فَمُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْإِمَامُ بَعْدَهُ.

ابو عمرو کہتے ہیں: وہ کہتے ہیں کہ جب امام کاظم ع کی وفات ہوئی، محمد بن بشیر اور واقفی ان پر رک گئے (انکے بعد کسی امام کو نہیں مانا)۔ محمد بن بشیر آیا، اور وہ شعبدہ بازی اور مکاری والا تھا اور اس سے معروف تھا۔ اس نے دعوی کیا کہ وہ موسی بن جعفر ع پر رک جانے کا قائل ہے، اور کہ موسی ع ہیں جو مخلوق کے درمیان ظاہر ہیں اور سب انکو دیکھتے ہیں۔ وہ اہل نور کیلئے نور کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں اور حیران لوگوں کیلئے حیرانگی کے ساتھ، انکی خلقت کی مثل انسان، بشر اور گوشت کے ساتھ پھر تمام مخلوق انکے ادراک سے محجوب ہوگئی۔ اور وہ انکے درمیان کھڑے ہیں، موجود ہیں جیسا کہ تھے، مگر یہ کہ وہ محجوب ہیں ان سے اور انکے ادراک سے، اسکی طرح وہ انکا ادراک کرتے ہیں۔ اور یہ محمد بن بشیر بنی اسد کے

غلاموں میں سے ہے، اسکے کچھ اصحاب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ موسی بن جعفر کی وفات نہیں ہوئی اور نہ وہ قید میں گئے، اور کہ وہ غائب ہوئے اور چھپ گئے، اور وہی قائمِ مہدی ع ہیں۔ اور کہ وہ غیبت میں ہیں اور امت میں محمد بن بشیر کو خلیفہ بنا کر گئے ہیں۔ اور اسکو اپنا وصی بنایا ہے اور اسکو اپنی انگوٹھی، علم، اور تمام چیزیں دے دی ہیں جسکی لوگوں کو اپنے دین و دنیا کے معاملات میں ضرورت ہے۔ اور اپنا امر اسکے سپرد کردیا ہے اور اسکو اپنا مقام دیدیا ہے، تو محمد بن بشیر انکے (امام کاظم ع) کے بعد امام ہے (واقفی فرقے کے نزدیک)۔

58

907 حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُولَوَيْهِ، قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمِّيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى الْكِلَابِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: الظَّاهِرُ مِنَ الْإِنْسَانِ آدَمُ وَالْبَاطِنُ أَزَلِيٌّ، وَقَالَ، إِنَّهُ كَانَ يَقُولُ بِالاثْنَيْنِ، وَإِنَّ هِشَامَ بْنَ سَالِمٍ نَاظَرَهُ عَلَيْهِ فَأَقَرَّ بِهِ وَلَمْ يُنْكِرْهُ، وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَشِيرٍ لَمَّا مَاتَ أَوْصَى إِلَى ابْنِهِ سَمِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ، فَهُوَ الْإِمَامُ، وَمَنْ أَوْصَى إِلَيْهِ سَمِيعٌ فَهُوَ إِمَامٌ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ عَلَى الْأُمَّةِ إِلَى وَقْتِ خُرُوجِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ (ع) وَظُهُورِهِ، فَمَا يَلْزَمُ النَّاسَ مِنْ حُقُوقٍ فِي أَمْوَالِهِمْ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا يَتَقَرَّبُونَ بِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، فَالْفَرْضُ عَلَيْهِ أَدَاؤُهُ إِلَى أَوْصِيَاءِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ إِلَى قِيَامِ الْقَائِمِ، وَزَعَمُوا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى (ع) وَكُلُّ مَنِ ادَّعَى

الْإِمَامَةَ مِنْ وُلْدِهِ وَوُلِدِ مُوسَى (ع) فَمُبْطِلُونَ كَاذِبُونَ غَيْرُ طَيِّبِي الْوِلَادَةِ، فَنَفَوْهُمْ عَنْ أَنْسَابِهِمْ وَكَفَّرُوهُمْ لِدَعْوَاهُمُ الْإِمَامَةَ، وَكَفَّرُوا الْقَائِلِينَ بِإِمَامَتِهِمْ وَاسْتَحَلُّوا دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ، وَزَعَمُوا أَنَّ الْفَرْضَ عَلَيْهِمْ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى إِقَامَةُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَأَنْكَرُوا الزَّكَاةَ وَالْحَجَّ وَسَائِرَ الْفَرَائِضِ، وَقَالُوا بِإِبَاحَةِ الْمَحَارِمِ وَالْفُرُوجِ وَالْغِلْمَانِ، وَاعْتَلُّوا فِي ذَلِكَ بِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَاناً وَإِنَاثاً، وَقَالُوا بِالتَّنَاسُخِ، وَالْأَئِمَّةُ عِنْدَهُمْ وَاحِداً وَاحِداً إِنَّمَا هُمْ مُنْتَقِلُونَ مِنْ قَرْنٍ إِلَى قَرْنٍ، وَالْمُوَاسَاةُ بَيْنَهُمْ وَاجِبَةٌ فِي كُلِّ مَا مَلَكُوهُ مِنْ مَالٍ أَوْ خَرَاجٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ، وَكُلَّمَا أَوْصَى بِهِ رَجُلٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ لِسَمِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَوْصِيَائِهِ مِنْ بَعْدِهِ، وَمَذَاهِبُهُمْ فِي التَّفْوِيضِ مَذَاهِبُ الْغُلَاةِ مِنَ الْوَاقِفَةِ، وَهُمْ أَيْضاً قَالُوا بِالْحَلَالِ، وَزَعَمُوا أَنَّ كُلَّ مَنِ انْتَسَبَ إِلَى مُحَمَّدٍ فَهُمْ بُيُوتٌ وَظُرُوفٌ، وَأَنَّ مُحَمَّداً هُوَ رَبٌّ حَلَّ فِي كُلِّ مَنِ انْتَسَبَ إِلَيْهِ، وَأَنَّهُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَأَنَّهُ مُحْتَجِبٌ فِي هَذِهِ الْحُجُبِ.

وَزَعَمَتْ هَذِهِ الْفِرْقَةُ وَالْمُجَسِّمَةُ وَالْعَلْيَاوِيَّةُ وَأَصْحَابُ أَبِي الْخَطَّابِ:

أَنَّ كُلَّ مَنِ انْتَسَبَ إِلَى أَنَّهُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ فَهُوَ مُبْطِلٌ فِي نَسَبِهِ مُفْتَرٍ عَلَى اللَّهِ كَاذِبٌ وَأَنَّهُمُ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِمْ: إِنَّهُمْ يَهُودُ وَنَصَارَى، فِي قَوْلِهِ: وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصارى نَحْنُ أَبْناءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ مِمَّنْ خَلَقَ، مُحَمَّدٌ فِي مَذْهَبِ الْخَطَّابِيَّةِ وَعَلِيٌّ فِي مَذْهَبِ الْعَلْيَاوِيَّةِ، فَهُمْ مِمَّنْ خَلَقَ هَذَانِ، كَاذِبُونَ فِيمَا ادَّعَوْا مِنَ النَّسَبِ إِذْ كَانَ مُحَمَّدٌ عِنْدَهُمْ وَعَلِيٌّ هُوَ رَبٌّ لَا يَلِدُ وَلَا يُولَدُ وَلَا يَسْتَوْلِدُ، تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيراً.

وَكَانَ سَبَبُ قَتْلِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ لَعَنَهُ اللَّهُ: لِأَنَّهُ كَانَ مَعَهُ شُعْبَذَةٌ وَمَخَارِيقُ فَكَانَ يُظْهِرُ الْوَاقِفَةُ أَنَّهُ مِمَّنْ وَقَفَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى (ع)، وَكَانَ يَقُولُ فِي مُوسَى بِالرُّبُوبِيَّةِ، وَيَدَّعِي لِنَفْسِهِ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَكَانَ عِنْدَهُ صُورَةٌ قَدْ عَمِلَهَا وَأَقَامَهَا شَخْصاً كَأَنَّهُ صُورَةُ أَبِي الْحَسَنِ (ع) فِي ثِيَابِ حَرِيرٍ وَقَدْ طَلَاهَا

بِالْأَدْوِيَةِ وَعَالَجَهَا بِحِيَلِ عَمِلَهَا فِيهَا حَتَّى صَارَتْ شَبِيهاً بِصُورَةِ إِنْسَانٍ، وَكَانَ يَطْوِيهَا فَإِذَا أَرَادَ الشَّعْبَذَةَ نَفَخَ فِيهَا فَأَقَامَهَا، وَكَانَ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ إِنَّ أَبَا الْحَسَنِ (ع) عِنْدِي فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ تَرَوْهُ وَتَعْلَمُوا أَنِّي نَبِيٌّ فَهَلُمُّوا أَعْرِضُهُ عَلَيْكُمْ! فَكَانَ يُدْخِلُهُمُ الْبَيْتَ وَالصُّورَةُ مَطْوِيَّةٌ مَعَهُ، فَيَقُولُ لَهُمْ: هَلْ تَرَوْنَ فِي الْبَيْتِ مُقِيماً أَوْ تَرَوْنَ فِيهِ غَيْرِي وَغَيْرَكُمْ فَيَقُولُونَ لَا وَلَيْسَ فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ، فَيَقُولُ اخْرُجُوا! فَيَخْرُجُونَ مِنَ الْبَيْتِ فَيَصِيرُ هُوَ وَرَاءَ السِّتْرِ وَيُسْبِلُ السِّتْرَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ ثُمَّ يُقَدِّمُ تِلْكَ الصُّورَةَ، ثُمَّ يَرْفَعُ السِّتْرَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ، فَيَنْظُرُونَ إِلَى صُورَةٍ قَائِمَةٍ وَشَخْصٍ كَأَنَّهُ شَخْصُ أَبِي الْحَسَنِ لَا يُنْكِرُونَ مِنْهُ شَيْئاً، وَيَقِفُ هُوَ مِنْهُ بِالْقُرْبِ فَيُرِيهِمْ مِنْ طَرِيقِ الشَّعْبَذَةِ أَنَّهُ يُكَلِّمُهُ وَيُنَاجِيهِ وَيَدْنُو مِنْهُ كَأَنَّهُ يُسَارُّهُ، ثُمَّ يَغْمِزُهُمْ أَنْ يَتَنَحَّوْا فَيَتَنَحَّوْنَ، وَيُسْبِلُ السِّتْرَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَلَا يَرَوْنَ شَيْئاً.

وَكَانَتْ مَعَهُ أَشْيَاءُ عَجِيبَةٌ مِنْ صُنُوفِ الشَّعْبَذَةِ مَا لَمْ يَرَوْا مِثْلَهَا، فَهَلَكُوا بِهَا، فَكَانَتْ هَذِهِ حَالَهُ مُدَّةً، حَتَّى رُفِعَ خَبَرُهُ إِلَى بَعْضِ الْخُلَفَاءِ أَحْسَبُهُ هَارُونَ أَوْ غَيْرَهُ مِمَّنْ كَانَ بَعْدَهُ مِنَ الْخُلَفَاءِ وَأَنَّهُ زِنْدِيقٌ، فَأَخَذَهُ وَأَرَادَ ضَرْبَ عُنُقِهِ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اسْتَبْقِنِي فَإِنِّي أَتَّخِذُ لَكَ أَشْيَاءَ يَرْغَبُ الْمُلُوكُ فِيهَا! فَأَطْلَقَهُ، فَكَانَ أَوَّلُ مَا اتَّخَذَ لَهُ الدَّوَالِيَ، فَإِنَّهُ عَمَدَ إِلَى الدَّوَالِي فَسَوَّاهَا وَعَلَّقَهَا وَجَعَلَ الزِّيبَقَ بَيْنَ تِلْكَ الْأَلْوَاحِ، فَكَانَتْ الدَّوَالِي تَمْتَلِي مِنَ الْمَاءِ وَتُمِيلُ الْأَلْوَاحَ وَيَنْقَلِبُ الزِّيْبَقُ مِنْ تِلْكَ الْأَلْوَاحِ فَيَتْبَعُ الدَّوَالِي لِهَذَا، فَكَانَتْ تَعْمَلُ مِنْ غَيْرِ مُسْتَعْمِلٍ لَهَا وَتُصَبُّ الْمَاءُ فِي الْبُسْتَانِ، فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ مَعَ أَشْيَاءَ عَمِلَهَا، يُضَاهِي اللَّهَ بِهَا فِي خَلْقِهِ الْجَنَّةَ، فَقَوَّاهُ وَجَعَلَ لَهُ مَرْتَبَةً، ثُمَّ إِنَّهُ يَوْماً مِنَ الْأَيَّامِ انْكَسَرَ بَعْضُ تِلْكَ الْأَلْوَاحِ فَخَرَجَ مِنْهَا الزِّيبَقُ، فَتَعَطَّلَتْ فَاسْتَرَابَ أَمْرُهُ وَظَهَرَ عَلَيْهِ التَّعْطِيلُ وَالْإِبَاحَاتِ.

وَقَدْ كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو الْحَسَنِ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) يَدْعُوَانِ اللَّهَ عَلَيْهِ، وَيَسْأَلَانِهِ أَنْ يُذِيقَهُ حَرَّ الْحَدِيدِ! فَأَذَاقَهُ اللَّهُ حَرَّ الْحَدِيدِ بَعْدَ أَنْ عُذِّبَ بِأَنْوَاعِ الْعَذَابِ.

قَالَ أَبُو عَمْرٍو: وَحَدَّثَ بِهَذِهِ الْحِكَايَةِ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْعُبَيْدِيُّ، رِوَايَةً لَهُ، وَبَعْضُهَا عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ. وَكَانَ هَاشِمُ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ قَدْ تَعَلَّمَ مِنْهُ بَعْضَ تِلْكَ الْمَخَارِيقِ، فَصَارَ دَاعِيَةً إِلَيْهِ مِنْ بَعْدِهِ.

مجھ سے محمد بن قولویہ نے بیان کیا، کہا: مجھ سے سعد بن عبد اللہ قمی نے بیان کیا، کہا: مجھ سے محمد بن عیسی بن عبید نے بیان کیا، جنہوں نے عثمان بن عیسی کلابی سے روایت کی کہ انہوں نے محمد بن بشیر کو کہتے سنا: انسان کا ظاہر آدم ہے، اور باطن ازلی ہے، اور اس نے کہا: وہ دو (خداؤں) کا قائل تھا۔ اور ہشام بن سالم نے اس سے اس بات پر مناظرہ کیا تو اس نے اقرار کیا اور اسکو انکار نہ کیا۔ اور محمد بن بشیر جب مرا تو اس نے اپنے بیٹے کو وصیت دی، سمیع بن محمد، تو وہ امام ہے۔ اور جسکو وصیت سمیع نے دی تو وہ بھی امام ہے جسکی اطاعت فرض ہے امت پر، موسی بن جعفر (امام کاظم ع) کے نکلنے اور انکے ظہور کے وقت تک۔ تو جو لوگوں پر لازم ہے اموال کے حقوق میں اور اسکے علاوہ جس چیز سے اللہ تعالی کے وہ قریب آتے

ہیں، تو فرض ہے کہ وہ محمد بن بسیر کے اوصیاء کو دیا جائے قائم کے قیام تک۔ اور انہوں نے دعوی کیا کہ علی بن موسی (امام رضا) ع اور ہر کوئی جو امامت کا دعوی کرے موسی (امام کاظم) ع کی اولاد میں سے تو وہ ابطال کرنے والے ہیں اور جھوٹے ہیں، جو پاک ولادت کے نہیں ہیں۔ تو انہوں نے انکے انساب کی نفی کی اور انکی تکفیر کی انکے امامت کے دعوے کے سبب۔ اور انہوں نے انکی امامت کے قائل لوگوں کی تکفیر کی اور انکے خون اور اموال کو حلال قرار دیا۔ اور دعوی کیا کہ ان پر فرض ہے اللہ تعالی کی طرف سے پنجگانہ نمازیں، اور ماہ رمضان کے روزے، اور انہوں نے زکات، حج اور دیگر فرائض کا انکار کردیا۔ اور محارم کو مباح کرنے کے قائل ہوئے اور لڑکوں کی شرمگاہوں کو بھی (یعنی ہم جنس پرستی) مباح کیا۔ اور اللہ تعالی کے فرمان کے متعلق وہ غلطی میں پڑے: یا وہ جسے چاہتا ہے لڑکے لڑکیوں سے جمع کردیتا ہے۔ اور وہ تناسخ کے قائل ہیں، اور ائمہ انکے نزدیک ایک ہی ایک ہیں، جو ایک صدی سے دوسری صدی متنقل ہوتے ہیں، ان کے درمیان مالی تعاون واجب ہے، ہر چیز میں جسکی وہ ملکیت رکھتے ہیں مال سے یا جو زمین سے اُگے وغیرہ۔ اور جب بھی کوئی شخص اللہ کی خاطر وصیت کرے تو وہ سمیع بن محمد ہے اور

اسکے اوصیاء اسکے بعد۔ اور انکے مذاہب تفویض میں غالیوں کے مذاہب ہیں واقفی فرقے سے۔ اور وہ ایسے ہی حلول کے قائل ہیں، اور دعوی کرتے ہیں کہ ہر جو بھی محمد ص کی طرف نسبت رکھتا ہے تو وہ گھر اور غلاف ہیں۔ اور کہ محمد ص رب ہیں اور اس میں حلول کر جاتے ہیں جو بھی ان سے نسبت رکھے۔ اور کہ وہ نہ جنتے ہیں اور نہ جنے گئے، اور کہ ان پردوں میں پردہ فرمائے ہوئے ہیں۔ اور یہ فرقہ مجسمہ اور علیاویہ اور ابو الخطاب کے اصحاب دعوی کرتے ہیں کہ ہر ایک جو نسبت رکھے کہ وہ آل محمد س سے ہے تو وہ اپنی نسبت میں ابطال کرنے والا ہے۔ اور اللہ پر افتراء کر رہا ہے اور جھوٹا ہے۔ اور کہ وہ ہیں جنکے متعلق اللہ نے کہا کہ وہ یہود و نصاری ہیں، اسکے فرمان میں: وَقالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصارى نَحْنُ أَبْناءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ مِمَّنْ خَلَقَ[1]، "اور یہود و نصاری کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اسکے چہیتے ہیں، کہہ دیجئے، تو پھر تمہیں اپنے گناہوں پر سزا کیوں دی جائے گی؟ بلکہ تم تو بشر ہو اس میں سے جو خدا نے خلق کیا ہے"۔ خطابیہ فرقے کے مذہب میں محمد ص اور علیاویہ فرقے میں علی ع۔ تو وہ ہیں جنہوں نے ان دو (یہود و نصاری) کا خلق کیا

[1] سورة المائدة، الآية 18

ہے۔ جھوٹے ہیں اپنے نسب کے دعوے ہیں جب محمد انکے نزدیک اور علی رب ہیں جنہوں نے نہ جنا ہے نہ جنے گئے ہیں، نہ ہی کسی کو حاملہ کرتے ہیں، پاک ہے اللہ بلند و برتر اس سے جو یہ کہتے ہیں۔ اور محمد بن بشیر، اللہ کی لعنت ہو اس پر، کے قتل کا سبب تھا کہ اسکے پاس شعبدہ بازی اور مکاریاں تھیں، تو واقفیوں نے اظہار کیا کہوہ ان میں سے ہے جو علی بن موسی ع پر رک گیا ہے، اور وہ موسی (امام کاظم) ع کیلئے ربوبیت کا قائل تھا۔ اور خود کیلئے دعوی کرتا تھا کہ وہ نبی ہے۔ اور اسکے پاس ایک مجسمہ تھا جو اس نے بنایا تھا اور اسکو بطور شخص کھڑا کیا تھا جیسے وہ امام ابو الحسن ع ہوں، ریشم کے لباس میں، اور اسکو ادویہ سے رنگین کیا، اور حیلوں سے اس پر کام کیا حتی کہ وہ انسانی صورت کی شبیہ بن گئی۔ اور وہ اسکو تے کر دیتا تھا، تو جب شبعدہ بازی چاہتا تھا اس میں پھونکتا تھا تو (مجسمہ) کھڑا ہوجاتا تھا۔ اور وہ اپنے اصحاب سے کہتا تھا: ابو الحسن ع تو میرے پاس ہیں، تو اگر تم چاہتے ہو کہ انکو دیکھو اور جان لو کہ میں ایک نبی ہوں، تو آجاؤ میں تمہارے سامنے انکو پیش کروں۔ تو وہ انکو اپنے گھر میں داخل کرتا اور تے ہوئی وی صورت اسکے ساتھ تھی۔ تو وہ ان سے کہتا: کیا تم گھر میں کوئی مقیم دیکھتے ہو، یا تم اس میں

میرے اور اپنے علاوہ کسی کو دیکھتے ہو؟ تو وہ کہتے: نہیں، اور گھر میں تو کوئی بھی نہیں۔ تو وہ ان سے کہتا: باہر جاؤ۔ تو وہ گھر سے باہر جاتے اور وہ پردے کے پیچھے جاتا اور پردہ اپنے اور انکے درمیان گرا دیتا، پھر وہ اس صورت کے پاس جاتا، پھر پردہ اٹھاتا اپنے اور انکے درمیان سے، تو وہ اس صورت کو دیکھتے جو کھڑی ہوتی اور ایک شخص جیسی ہوتی، جیسے وہ امام ابو الحسن ع کی شخصیت ہو۔ وہ اس کا انکار نہ کرتے، تو وہ اسکے قریب رک جاتا اور انکو شعبدہ بازی سے دکھاتا کہ وہ اس سے بات کر رہا ہے اور راز و نیاز کی باتیں کر رہا ہے اور اس کے قریب آرہا ہے جیسے اسکے بائیں طرف ہو۔ پھر وہ انکو کہتا کہ اب چلے جائیں تو وہ چلے جاتے۔ اور وہ پردہ انکے اور اپنے درمیان حائل کردیتا، تو وہ کچھ نہ دیکھ پاتے۔ اور اسکے پاس عجیب چیزیں تھیں شعبدہ بازی کی اقسام سے، جسکی مثل نہیں دیکھی گئیں، تو وہ اس سے ہلاک ہوئے۔ تو یہ اسکا حال تھا ایک مدت تک، حتی کہ کسی خلیفہ تک اسکی بات بلند ہوئی، شاید وہ ہارون تھا یا اسکے علاوہ اس بعد جو بھی خلفاء تھے ان میں سے کوئی، اور کہ وہ زندیق تھا۔ تو اس نے اسکو گرفتار کیا اور اسکا سر قلم کرنے کا ارادہ کیا۔ تو اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! مجھ پر سقت کیجئے کیونکہ

میں نے ایسی چیزیں آپ کیلئے لی ہیں جس سے بادشاہوں کو رغبت ہوتی ہے۔ تو اس (خلیفہ) نے اسکو رہا کردیا۔ تو پہلی چیز جو اس نے لی وہ جل پہیہ تھا، کیونکہ اس نے پالٹی کا ارادہ کیا تو اس نے اسکو سیدھا کیا اور لٹکا دیا، اور اس نے ان تختوں کے درمیان پارا ڈال دیا۔ تو وہ جل پہیہ پانی سے بھر گئا، تخت باہر آنے لگے اور پارا ان تختوں سے واپس لوٹنے لگا، تو جل پہیے کا اس وجہ سے پیچھا کیا جانے لگا۔ تو وہ بغیر استعمال کرنے والے کے کام کر رہی تھی اور پانی کو باغ میں انڈیل رہی تھی، تو وہ (خلیفہ) اس سے خوش ہوا اور دیگر اشیاء سے جو اس نے بنائیں۔ وہ اللہ کی خلقت کے مشابہ چیزیں بناتا تھا اور امام صادق ع اور امام کاظم ع اسکے خلاف اللہ سے دعاء کر چکے تھے، اور اللہ سے سوال کر چکے تھے کہ اسکو لوہے کی گرمی چکھا دے۔ تو اللہ نے اسکو لوہے کی گرمی (تلوار سے موت) چکھا دی، بہت سی اقسام کے عذاب سے اسکو عذاب ملنے کے بعد۔

ابو عمرو کہتے ہیں: اور یہ حکایت محمد بن عیسی عبیدی نے بھی روایت کی ہے، اس میں سے کچھ یونس بن عبد

الرحمان سے ہے۔ اور ہاشم بن ابی ہاشم اس (محمد بن بشیر) سے ان مکاریوں میں سے بعض سیکھ چکا تھا، تو وہ اسکے بعد لوگوں کو اسکے مذہب کی طرف بلانے لگا تھا۔

59

908 حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُولَوَيْهِ، قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمِّيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمِسْمَعِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَدِيدٍ الْمَدَائِنِيُّ، قَالَ، سَمِعْتُ مَنْ سَأَلَ أَبَا الْحَسَنِ الْأَوَّلَ (ع) فَقَالَ، إِنِّي سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ إِنَّكَ لَسْتَ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ الَّذِي أَنْتَ إِمَامُنَا وَحُجَّتُنَا فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى، قَالَ، فَقَالَ: لَعَنَهُ اللَّهُ ثَلَاثاً أَذَاقَهُ اللَّهُ حَرَّ الْحَدِيدِ قَتَلَهُ اللَّهُ أَخْبَثَ مَا يَكُونُ مِنْ قِتْلَةٍ! فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِذَا أَنَا سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْهُ أَوَلَيْسَ حَلَالٌ لِي دَمُهُ مُبَاحٌ كَمَا أُبِيحَ دَمُ السَّابِّ لِرَسُولِ اللَّهِ (ص) وَلِلْإِمَامِ (ع) فَقَالَ: نَعَمْ حِلٌّ وَاللَّهِ دَمُهُ وَأَبَاحَهُ لَكَ وَلِمَنْ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْهُ، قُلْتُ أَوَلَيْسَ هَذَا بِسَابٍّ لَكَ قَالَ هَذَا سَابٌّ لِلَّهِ وَسَابٌّ لِرَسُولِ اللَّهِ وَسَابٌّ لِآبَائِي وَسَابٌّ لِي، وَأَيُّ سَبٍّ لَيْسَ يَقْصُرُ عَنْ هَذَا وَلَا يَفُوقُهُ هَذَا الْقَوْلُ! فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ إِذَا أَنَا لَمْ أَخَفْ أَنْ أَغْمِزَ بِذَلِكَ بَرِيئاً ثُمَّ لَمْ أَفْعَلْ وَلَمْ أَقْتُلْهُ مَا عَلَيَّ مِنَ الْوِزْرِ فَقَالَ: يَكُونُ عَلَيْكَ وِزْرُهُ أَضْعَافاً مُضَاعَفَةً مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ وِزْرِهِ شَيْءٌ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ أَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ دَرَجَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ نَصَرَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، وَرَدَّ عَنِ اللَّهِ وَعَنْ رَسُولِهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ).

مجھ سے بیان کیا محمد بن قولویہ نے، کہا: مجھ سے سعد بن عبد اللہ قمی نے بیان کیا، کہا: مجھ سے محمد بن عبد اللہ مسمعی نے بیان کیا، کہا: مجھ سے علی بن حدید مدائنی نے بیان کیا، کہا: میں نے اسکو سنا جس نے امام ابو الحسن اول (امام کاظم) ع سے سوال کیا، اس نے کہا: میں نے محمد بن بشیر کو کہتے سنا ہے کہ آپ وہ موسی بن جعفر نہیں ہیں جو ہمارے امام تھے، اور جو ہماری حجت تھے ہمارے اور اللہ کے درمیان۔ تو امام ع نے تین بار فرمایا: اللہ کی لعنت ہو اس پر۔ اللہ اسکو لوہے کی گرمی چکھائے، اللہ اس کو بدترین طرح سے قتل کرے۔ میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں! جب میں نے اس سے یہ سنا، تو کیا اسکا خون میرے لیئے حلال نہیں ہے اور مباح ہے، جیسے رسول اللہ ص اور امام ع کو گالی دینے والے کا خون مباح ہے؟ امام ع نے فرمایا: ہاں، حلال ہے۔ بخدا، اسکا خون اس کیلئے حلال ہے جو اس سے یہ سنے۔ میں نے عرض کیا: کیا یہ آپ کو گالی دینے والا شخص نہیں؟ امام ع نے فرمایا: یہ اللہ کو گالی دینے والا فرد ہے، اور رسول اللہ ص کو گالی دینے والا، اور میرے اجداد کو گالی دینے والا، اور مجھے گالی دینے والا۔ اور کونسی گالی ہ جو اس قول سے کم یا زیادہ ہو۔ میں نے عرض کیا: کیا آپ سمجھتے ہیں جب میں کہ مجھے ڈر نہ ہو

کہ اسکے سبب مجھے طعن کیا جائے گا میں بری ہوجاؤں، پھر میں یہ نہ کروں اور اسکو نہ قتل کروں، مجھ پر کوئی گناہ ہے؟ امام ع نے فرمایا: تم پر اسکا گناہ ہوگا، اس سے کئی گنا زیادہ، اور اس کے گناہ سے کوئی چیز کم نہیں ہوگی۔ کیا تم نہیں جانتے کہ شہداء میں سے درجے میں سب سے زیادہ افضل بروز قیامت وہ ہے جو اللہ اور اسکے رسول کو غیب میں مدد کرے، اور اللہ اور اسکے رسول سے (ہر برائی) کا رد کرے۔

60

909 وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ الْبَطَائِنِيُّ، قَالَ، سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى (ع) يَقُولُ: لَعَنَ اللَّهُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشِيرٍ وَأَذَاقَهُ حَرَّ الْحَدِيدِ إِنَّهُ يَكْذِبُ عَلَيَّ، بَرِئَ اللَّهُ مِنْهُ وَبَرِئْتُ إِلَى اللَّهِ مِنْهُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا يَدَّعِي فِيَّ ابْنُ بَشِيرٍ، اللَّهُمَّ أَرِحْنِي مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ مَا أَحَدٌ اجْتَرَأَ أَنْ يَتَعَمَّدَ الْكَذِبَ عَلَيْنَا إِلَّا أَذَاقَهُ اللَّهُ حَرَّ الْحَدِيدِ، وَإِنَّ بَيَاناً كَذَبَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (ع) فَأَذَاقَهُ اللَّهُ حَرَّ الْحَدِيدِ، وَإِنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ سَعِيدٍ كَذَبَ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ (ع) فَأَذَاقَهُ اللَّهُ حَرَّ الْحَدِيدِ، وَإِنَّ أَبَا الْخَطَّابِ كَذَبَ عَلَى أَبِي فَأَذَاقَهُ اللَّهُ حَرَّ الْحَدِيدِ وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَشِيرٍ لَعَنَهُ اللَّهُ يَكْذِبُ عَلَيَّ بَرِئْتُ إِلَى اللَّهِ مِنْهُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا يَدَّعِيهِ فِيَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ، اللَّهُمَّ أَرِحْنِي مِنْهُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُخَلِّصَنِي مِنْ هَذَا الرِّجْسِ النَّجِسِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ، فَقَدْ شَارَكَ الشَّيْطَانُ أَبَاهُ فِي رَحِمِ أُمِّهِ.

قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ فَمَا رَأَيْتُ أَحداً قُتِلَ بِأَسْوَإِ قِتْلَةٍ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ لَعَنَهُ اللَّهُ.

اور اس اسناد سے، سعد بن عبد اللہ سے، کہا: مجھ سے محمد بن خالد طیالسی نے بیان کیا، کہا: مجھ سے علی بن ابی حمزہ بطائنی نے بیان کیا، کہا: میں نے امام کاظم ع کو فرماتے سنا: اللہ کی لعنت ہو محمد بن بشیر پر، اور وہ اسکو لوہے کی گرمی چکھائے، وہ مجھ پر بہتان باندھتا ہے۔ اللہ اس سے بری ہے اور میں اللہ کی طرف اس سے بری ہوں۔ اے اللہ! میں تیری طرف بری ہوں اس سے جو محمد بن بشیر میرے بارے میں دعوی کرتا ہے۔ اے اللہ! مجھے اس سے راحت دے! پھر فرمایا: اے علی! کوئی بھی نہیں جو جرات کرے کہ جان بوجھ کر ہمارے خلاف جھوٹ بولے سوائے یہ کہ اللہ اسکو لوہے کی گرمی چکھاتا ہے۔ بنان نے علی بن حسین ع پر جھوٹ باندھا تو اسکو اللہ نے لوہے کی گرمی چکھا دی۔ مگیرہ بن سعید نے امام باقر ع پر جھوت باندھا تو اللہ اسکو لوہے کی گرمی کھا دی، ابو الخطاب نے میرے والد پر جھوٹ باندھا تو اللہ نے اسکو لوہے کی گرمی چکھا دی، اور محمد بن بشیر، اللہ کی لعنت ہو اس پر، نے مجھ پر جھوٹ باندھا ہے، میں اللہ کی طرف بری ہوں اس سے۔ اے اللہ! میں

تیری طرف بری ہوں اس سے جو محمد بن بشیر میرے متعلق کہتا ہے۔ اے اللہ! مجھے راحت دے اس سے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس نجاست و ناپاکی محمد بن بشیر سے پاک کر، کیونکہ شیطان نے اسکے والد کے ساتھ اسکی ماں میں حصہ لیا ہے۔

علی بن ابی حمزہ نے کہا: میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو محمد بن بشیر سے بدتر طریقے سے قتل ہوا ہو، اللہ کی لعنت ہو اس پر۔

علی بن حسکہ کے بعض احوال

61

994 مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ نُصَيْرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، كَتَبَ إِلَيْهِ فِي قَوْمٍ يَتَكَلَّمُونَ وَيَقْرَءُونَ أَحَادِيثَ يَنْسُبُونَهَا إِلَيْكَ وَإِلَى آبَائِكَ فِيهَا مَا تَشْمَئِزُّ فِيهَا الْقُلُوبُ، وَلَا يَجُوزُ لَنَا رَدُّهَا إِذَا كَانُوا يَرْوُونَ عَنْ آبَائِكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، وَلَا قَبُولُهَا لِمَا فِيهَا، وَيَنْسُبُونَ الْأَرْضَ إِلَى قَوْمٍ يَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ مِنْ مَوَالِيكَ، وَهُوَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ عَلِيُّ بْنُ حَسَكَةَ، وَآخَرُ يُقَالُ

لَهُ الْقَاسِمُ الْيَقْطِينِيُّ، مِنْ أَقَاوِيلِهِمْ: أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: إِنَّ الصَّلاةَ تَنْهى عَنِ الْفَحْشاءِ وَالْمُنْكَرِ مَعْنَاهَا رَجُلٌ، لَا سُجُودٌ وَلَا رُكُوعٌ، وَكَذَلِكَ الزَّكَاةُ مَعْنَاهَا ذَلِكَ الرَّجُلُ، لَا عَدَدُ دِرْهَمٍ وَلَا إِخْرَاجُ مَالٍ، وَأَشْيَاءُ مِنَ الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ وَالْمَعَاصِي تَأَوَّلُوهَا وَصَيَّرُوهَا عَلَى هَذَا الْحَدِّ الَّذِي ذَكَرْتُ، فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُبَيِّنَ لَنَا وَأَنْ تَمُنَّ عَلَى مَوَالِيكَ بِمَا فِيهِ السَّلَامَةُ لِمَوَالِيكَ وَنَجَاتُهُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَقَاوِيلِ الَّتِي تُخْرِجُهُمْ إِلَى الْهَلَاكِ! فَكَتَبَ (ع): لَيْسَ هَذَا دِينَنَا فَاعْتَزِلْهُ.

محمد بن مسعود نے کہا: مجھ سے محمد بن نصیر نے بیان کیا، کہا: ہم سے احمد بن محمد بن عیسی نے بیان کیا، امام ع کی طرف ایک قوم کے بارے میں خط لکھا جو بات کرتے ہیں اور احادیث پڑھتے ہیں جو وہ آپ (امام) اور آپکے اجداد کی طرف منسوب کرتے ہیں، اس میں ایسی چیزیں ہیں جو دلوں کو کراہت ہوتی ہے۔ اور ہمارے لیئے اسکا رد جائز نہیں ہے جب وہ آپکے اجداد علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں۔ اور نہ ہم اسکو قبول کر سکتے ہیں جو اس میں ہے۔ اور وہ اس زمین کو ایک قوم کی طرف منسوب کرتے ہیں اور ذکر کرتے ہیں کہ وہ آپکے موالیوں میں سے ہیں۔ وہ ایک شخص ہے جسکا نام علی بن حسکہ ہے، ایک اور ہے جسکا نام قاسم یقطینی ہے۔ انکی باتوں میں سے ہے: کہ وہ کہتے ہیں

کہ اللہ تعالی کا کہنا: إِنَّ الصَّلاةَ تَنْهى عَنِ الْفَحْشاءِ وَالْمُنْكَرِ[1]، "نماز فحاشی و برائی سے روکتی ہے"، اسکا معنی ہے ایک شخص جو نہ سجدے نہ رکوع کرتا ہے، اور ایسے ہی زکات کا معنی بھی وہی شخص ہے، نہ کہ دہرموں کی تعداد اور پیسے نکالنا۔ اور فرائض و سنتوں، نافرمانیوں میں سے چیزیں جنکی وہ تاویل کرتے ہیں اور اس حد تک لے آتے ہیں جو میں نے ذکر کی ہے۔ تو اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ ہمارے لیئے واضح کردیں اور کہ آپ اپنے موالیوں پر مہربانی کریں اس سے جس میں سلامتی و نجات ہے آپ کے موالیوں کی ان گھڑی ہوئی باتوں سے جو انکو ہلاک کی طرف لے جائیں گے (تو کچھ حکم دیجئے)۔ تو امام ع نے لکھا: یہ ہمارا دین نہیں ہے، تو اس سے کنارہ کش رہو۔

62

995 وَجَدْتُ بِخَطِّ جِبْرِيلَ بْنِ أَحْمَدَ الْفَارِيَابِيِّ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شَيْبَةَ، قَالَ، كَتَبْتُ إِلَيْهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ عِنْدَنَا قَوْماً يَخْتَلِفُونَ فِي مَعْرِفَةِ فَضْلِكُمْ بِأَقَاوِيلَ مُخْتَلِفَةٍ تَشْمَئِزُّ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَتَضِيقُ لَهَا الصُّدُورُ، وَيَرْوُونَ فِي ذَلِكَ الْأَحَادِيثَ لَا يَجُوزُ لَنَا الْإِقْرَارُ بِهَا لِمَا فِيهَا مِنَ

[1] سورة العنكبوت، الآية 45

الْقَوْلِ الْعَظِيمِ، وَلَا يَجُوزُ رَدُّهَا وَلَا الْجُحُودُ لَهَا إِذَا نُسِبَتْ إِلَى آبَائِكَ، فَنَحْنُ وُقُوفٌ عَلَيْهَا، مِنْ ذَلِكَ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ وَيَتَأَوَّلُونَ فِي مَعْنَى قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهى عَنِ الْفَحْشاءِ وَالْمُنْكَرِ، وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ مَعْنَاهَا رَجُلٌ، لَا رُكُوعٌ وَلَا سُجُودٌ، وَكَذَلِكَ الزَّكَاةُ مَعْنَاهَا ذَلِكَ الرَّجُلُ لَا عَدَدُ دَرَاهِمَ وَلَا إِخْرَاجُ مَالٍ، وَأَشْيَاءُ تُشْبِهُهَا مِنَ الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ وَالْمَعَاصِي تَأَوَّلُوهَا وَصَيَّرُوهَا عَلَى هَذَا الْحَدِّ الَّذِي ذَكَرْتُ لَكَ، فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَمُنَّ عَلَى مَوَالِيكَ بِمَا فِيهِ سَلَامَتُهُمْ وَنَجَاتُهُمْ مِنَ الْأَقَاوِيلِ الَّتِي تُصَيِّرُهُمْ إِلَى الْعَطَبِ وَالْهَلَاكِ وَالَّذِينَ ادَّعَوْا هَذِهِ الْأَشْيَاءَ ادَّعَوْا أَنَّهُمْ أَوْلِيَاءُ، وَدَعَوْا إِلَى طَاعَتِهِمْ، مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ حَسَكَةَ وَالْقَاسِمُ الْيَقْطِينِيُّ، فَمَا تَقُولُ فِي الْقَبُولِ مِنْهُمْ جَمِيعاً فَكَتَبَ (ع): لَيْسَ هَذَا دِينَنَا فَاعْتَزِلْهُ.

قَالَ نَصْرُ بْنُ الصَّبَّاحِ: عَلِيُّ بْنُ حَسَكَةَ الْحُوَارِ كَانَ أُسْتَاذَ الْقَاسِمِ الشَّعْرَانِيِّ الْيَقْطِينِيِّ مِنَ الْغُلَاةِ الْكِبَارِ مَلْعُونٌ.

کشی نے کہا: میں نے جبرائیل بن احمد فاریابی کی لکھائی پائی جس میں تھا: مجھ سے موسی بن جعفر بن وہب نے بیان کیا جنہوں نے ابراہیم بن شیبہ سے روایت کی، کہا: میں نے امام ع کی طرف خط لکھا: میں آپ پر قربان جاؤں! ہمارے پاس کچھ لوگ ہیں جو آپکی فضیلت کی معرفت میں اختلاف کرتے ہیں، ایسا اختلاف جس سے دل کراہت کرتے ہیں اور سینے کشیدہ ہوجاتے ہیں۔ اور وہ اس بارے میں احادیث روایت کرتے ہیں جنکا اقرار کرنا ہمارے لیئے جائز نہیں

اسکی وجہ سے جو ان میں سے عظیم قول میں سے۔ اور اسکا رد و انکار بھی جائز نہیں جب آپ کے اجداد کے ساتھ منسوب ہوجائے۔ تو ہم اس پر توقف کیئے ہوئے ہیں۔ اس میں سے ہے کہ وہ کہتے ہیں اور اللہ عز و جل کے فرمان کے معنی میں تاویل کرتے ہیں: إِنَّ الصَّلاةَ تَنْهى عَنِ الْفَحْشاءِ وَالْمُنْكَرِ[1]، "نماز فحاشی و برائی سے روکتی ہے"۔ اور اللہ عز و جل کا کہنا: وَأَقِيمُوا الصَّلاةَ وَآتُوا الزَّكاةَ[2]، "نماز قائم کرو اور زکات دو"۔ اسکا معنی ایک شخص ہے جو رکوع و سجود نہیں کرتا۔ اور ایسے ہی زکات کا معنی وہی شخص ہے نہ کہ درہموں کی تعداد اور نہ ہی پیسے نکالنا۔ اور ایسی چیزیں جو اس سے مشابہ ہیں فضائل و سنتوں میں اور نافرمانیوں میں سے، وہ انکی تاویل کرکے اسکو اس حد تک لے آتے ہیں جو میں نے ذکر کیا ہے۔ تو اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اپنے موالیوں پر مہربانی کریں اس سے جس میں انکی سلامتی و نجات ہے ان گھڑی وہئی باتوں سے جو انکو تباہی و ہلاکت کی طرف لے گئی ہیں، اور جو ان چیزوں کو دعوی کرتے ہیں کہ وہ اولیاء ہیں، اور اپنی اطاعت کی طرف بلاتے ہیں، ان میں سے علی بن حسکی اور قاسم یقطینی ہیں۔

---

[1] سورة العنكبوت، الآية 45
[2] سورة البقرة، الآية 43 وغيرها من الآيات

تو آپ ان سب سے بات قبول کرنے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ امام ع نے لکھا: یہ ہمارا دین نہیں ہے، تو اس سے اجتناب کرو۔

نصر بن صباح نے کہا: علی بن حسکہ حوار، وہ قاسم شعرانی یقطینی کا استاد تھا، جو سب سے بڑے ملعون غالیوں میں سے تھا۔

63

996 سَعْدٌ، قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ الْآدَمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، قَالَ، كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيُّ ابْتِدَاءً مِنْهُ: لَعَنَ اللَّهُ الْقَاسِمَ الْيَقْطِينِيّ وَلَعَنَ اللَّهُ عَلِيَّ بْنَ حَسَكَةَ الْقُمّيَّ، إِنَّ شَيْطَاناً تَرَاءَى لِلْقَاسِمِ فَيُوحِي إِلَيْهِ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوراً.

سعد نے کہا: مجھ سے سہل بن زیاد آدمی نے روایت کی، جس نے محمد بن عیسی سے روایت کی جس نے کہا: ابو الحسن عسکری ع نے مجھے خط لکھا جسکی ابتداء تھی: اللہ کی لعنت ہو قاسم یقطینی پر اور اللہ کی لعنت ہو علی بن

حسکہ قمی پر، شیطان قاسم سامنے ظاہر ہوا تھا اور اسکو بناوٹی باتوں کی سرگوشی کی۔

64

997 حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ بُنْدَارَ الْقُمِّيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ الْآدَمِيُّ، قَالَ، كَتَبَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيِّ (ع): جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا سَيِّدِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ حَسكَةَ يَدَّعِي أَنَّهُ مِنْ أَوْلِيَائِكَ، وَأَنَّكَ أَنْتَ الْأَوَّلُ الْقَدِيمُ، وَأَنَّهُ بَابُكَ وَنَبِيُّكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَدْعُوَ إِلَى ذَلِكَ، وَيَزْعُمُ أَنَّ الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالْحَجَّ وَالصَّوْمَ كُلَّ ذَلِكَ مَعْرِفَتُكَ وَمَعْرِفَةُ مَنْ كَانَ فِيهِ مِثْلُ حَالِ ابْنِ حَسكَةَ فِيمَا يَدَّعِي مِنَ الْبَابِيَّةِ وَالنُّبُوَّةِ، فَهُوَ مُؤْمِنٌ كَامِلٌ سَقَطَ عَنْهُ الِاسْتِعْبَادُ بِالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ، وَذَكَرَ جَمِيعَ شَرَائِعِ الدِّينِ أَنَّ مَعْنَى ذَلِكَ كُلِّهِ مَا ثَبَتَ لَكَ، وَمَالَ النَّاسُ إِلَيْهِ كَثِيراً، فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَمُنَّ عَلَى مَوَالِيكَ بِجَوَابٍ فِي ذَلِكَ تُنْجِيهِمْ مِنَ الْهَلَكَةِ قَالَ، فَكَتَبَ (ع): كَذَبَ ابْنُ حَسكَةَ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَبِحَسْبِكَ أَنِّي لَا أَعْرِفُهُ فِي مَوَالِيَّ مَا لَهُ لَعَنَهُ اللَّهُ! فَوَ اللَّهِ مَا بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّداً وَالْأَنْبِيَاءَ قَبْلَهُ إِلَّا بِالْحَنِيفِيَّةِ وَالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَالْوَلَايَةِ، وَمَا دَعَا مُحَمَّدٌ (ص) إِلَّا إِلَى اللَّهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَكَذَلِكَ نَحْنُ الْأَوْصِيَاءُ مِنْ وُلْدِهِ عَبِيدُ اللَّهِ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً، إِنْ أَطَعْنَاهُ رَحِمَنَا وَإِنْ عَصَيْنَاهُ عَذَّبَنَا، مَا لَنَا عَلَى اللَّهِ مِنْ حُجَّةٍ بَلِ الْحُجَّةُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْنَا وَعَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ، أَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ مِمَّنْ يَقُولُ ذَلِكَ وَأَنْتَفِي إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا الْقَوْلِ، فَاهْجُرُوهُمْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَأَلْجِئُوهُمْ إِلَى ضِيقِ الطَّرِيقِ! فَإِنْ وَجَدْتَ مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ خَلْوَةً فَاشْدَخْ رَأْسَهُ بِالصَّخْرِ.

مجھ سے حسین بن حسن بن بندار قمی نے بیان کیا، کہا: ہم سے سہل بن زیاد آدمی نے بیان کیا، کہا: ہمارے اصحاب میں سے کسی نے امام عسکری ع کو خط لکھا: میں آپ پر قربان جاؤں! میرے مولا، علی بن حسکہ دعوی کرتا ہے کہ وہ آپکے دوستوں میں سے ہے، اور کہ آپ سب سے اول و قدیم (یعنی خدا) ہیں، اور کہ وہ دروازہ ہے اور وہ آپکا نبی ہے۔ آپ نے اسکو حکم دیا ہے کہ اسکی طرف بلائے۔ اور وہ دعوی کرتا ہے کہ نماز، زکات، حج، روزے، سب (کا اصل مفہوم) آپ کی معرفت ہے اور اسکی معرفت جس ابن حسکہ کا حال ہے اس حوالے سے جو اس نے دروازہ ہونے اور نبوت کا دعوی کیا ہے تو وہ مومنِ کامل ہے۔ اس سے نماز، روزہ، حج کا وجوب ساقط ہے، اور اس نے دین کے تمام شرائع کا ذکر کیا کہ ان سب کا معنی آپ کیلئے ثابت ہوتا ہ، اور اسکے پاس لوگوں کو بہت مال ہے۔ تو اگر آپ چاہیں کہ اپنے موالیوں پر مہربانی فرمائیں ایک جواب کے ساتھ اس حوالے سے تو آپ انکو ہلاکت سے نجات دیں گے۔ کہا: امام ع نے لکھا: ابن حسکہ نے جھوٹ بولا، اس پر اللہ کی لعنت ہو، اور جہاں تک تمہاری بات ہے، میں اسکو اپنے موالیوں میں سے نہیں جانتا، کیا ہے اسکو، اللہ لعنت کرے اس پر۔ کہ بخدا، اللہ نے محمد ص اور انبیاء کو ان سے قبل نہیں بھیجا

مگر حنیفیت، نماز، زکات، روزے، حج اور ولایت کے ساتھ اور محمد ص نے تو نہیں دعوت دی مگر صرف اللہ کی طرف جو واحد و بلا شریک ہے۔ ایسے ہی ہم اوصیاء ہیں انکی اولاد سے، اللہ کے غلام، ہم کسی چیز کو اسکا شریک نہیں ٹہراتے۔ اگر ہم نے اسکی اطاعت کی وہ ہم پر رحم کرے گا، اگر ہم نے معصیت کی وہ عذاب دے گا۔ ہماری اللہ کے خلاف کوئی حجت نہیں، بلکہ اللہ کی حجت ہم پر ہے، اور تمام اسکی مخلوق پر۔ میں اللہ کی طرف بری ہوں اس سے جو یہ کہے، اور میں اللہ کیطرف اس قول کی نفی کرتا ہوں۔ تو ان کو ترک کو، اللہ کی لعنت ہو ان پر، اور انکو تنگ رستے کی طرف چلنے پر مجبور کرو، تو اگر تم ان میں سے کسی کو خلوت میں پاؤ، اسکے سر کو پتھر سے توڑ دو۔

دیگر غلات بالخصوص نصیریہ فرقے کے بانی محمد بن نصیر کے متعلق

65

998 قَالَ نَصْرُ بْنُ الصَّبَّاحِ: إِنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ الْخَوَاتِيمِيَّ كَانَ غَالِياً مَلْعُوناً، وَكَانَ أَدْرَكَ الرِّضَا (ع).

نصر بن صباح نے کہا: حسن بن علی خواتیمی غالی و ملعون تھا، اور اس نے امام رضا ع کا زمانہ پایا۔

66

999 قَالَ نَصْرُ بْنُ الصَّبَّاحِ: الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ بَابَا وَمُحَمَّدُ بْنُ نُصَيْرٍ النُّمَيْرِيُّ وَفَارِسُ بْنُ حَاتِمٍ الْقَزْوِينِيُّ لَعَنَ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْكَرِيُّ (ع).

وَذَكَرَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْفَضْلُ بْنُ شَاذَانَ فِي بَعْضِ كُتُبِهِ أَنَّ مِنَ الْكَذَّابِينَ الْمَشْهُورِينَ ابْنَ بَابَا الْقُمِّيَّ.

قَالَ سَعْدٌ، حَدَّثَنِي الْعُبَيْدِيُّ، قَالَ، كَتَبَ إِلَيَّ الْعَسْكَرِيُّ ابْتِدَاءً مِنْهُ أَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْفِهْرِيِّ وَالْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَابَا الْقُمِّيِّ فَابْرَأْ مِنْهُمَا، فَإِنِّي مُحَذِّرُكَ وَجَمِيعَ مَوَالِيَّ وَإِنِّي أَلْعَنُهُمَا عَلَيْهِمَا لَعْنَةُ اللَّهِ، مُسْتَأْكِلَيْنِ يَأْكُلَانِ بِنَا النَّاسَ، فَتَّانَيْنِ مُؤْذِيَيْنِ آذَاهُمَا اللَّهُ وَأَرْكَسَهُمَا فِي الْفِتْنَةِ رَكْساً، يَزْعُمُ ابْنُ بَابَا أَنِّي بَعَثْتُهُ نَبِيّاً وَأَنَّهُ بَابٌ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ، سَخَّرَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ فَأَغْوَاهُ، فَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ قَبِلَ مِنْهُ ذَلِكَ، يَا مُحَمَّدُ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تَشْدَخَ رَأْسَهُ بِالْحَجَرِ فَافْعَلْ! فَإِنَّهُ قَدْ آذَانِي آذَاهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

نصر بن صباح نے کہا: حسن بن محمد، جو ابن بابا سے جانا جاتا ہے، محمد بن نصیر نمیری اور فارس بن حاتم قزوینی، ان تینوں پر امام علی بن محمد عسکری ع نے لعنت کی تھی۔

اور ابو محمد فضل بن شاذان[1] نے اپنی کسی کتاب میں ذکر کیا: کہ سب سے مشہور جھوٹوں میں سے ابن بابا قمی ہے۔

سعد نے کہا: مجھ سے عبیدی نے بیان کیا، کہا: امام عسکری ع نے مجھے خط لکھا جسکی ابتداء تھی: میں بری ہوں اللہ کی طرف فہری سے اور حسن بن محمد بن بابا قمی سے، تو تم ان دونوں سے بیزار ہوجاؤ۔ کیونکہ میں تمہیں اور اپنے تمام موالیوں کو خبردار کرتا ہوں اور میں ان دونوں پر لعنت کرتا ہوں، ان پر اللہ کی لعنت ہو۔ جو لوگوں کا مال ہمارا نام لیکر کھاتے ہیں، مکار و اذیت دینے والے، تو اللہ ان دونوں کو اذیت دی اور انکو فتنے میں ڈالے۔ ابن بابا دعوی کرتا ہے کہ میں نے اسکو بطور نبی بھیجا ہے اور کہ وہ ایک دروازہ ہے۔ لعنت ہو اللہ کی اس پر۔ شیطان نے اسکو مسخر کیا اور

---

[1] فضل بن شاذان امام رضا ع کے جلیل القدر اصحاب میں سے تھے اور صاحب تصانیف تھے

اسکو ورغلایا ہے، تو اللہ کی لعنت ہو اس پر جو اس (ابن بابا) کی یہ یہ بات مان لے۔ اے محمد! اگر تم اس پر قدرت رکھتے ہو کہ اسکے سر کو پتھر مار کر توڑ سکو، تو یہ کردو! کیونکہ اس نے مجھے اذیت دی ہے، اللہ اسکو دنیا و آخرت میں اذیت دے۔

67

1000 قَالَ أَبُو عَمْرٍو وَقَالَتْ فِرْقَةٌ بِنُبُوَّةِ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ النُّمَيْرِيِّ، وَذَلِكَ أَنَّهُ ادَّعَى أَنَّهُ نَبِيٌّ رَسُولٌ وَأَنَّ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ الْعَسْكَرِيَّ (ع) أَرْسَلَهُ، وَكَانَ يَقُولُ بِالتَّنَاسُخِ وَالْغُلُوِّ فِي أَبِي الْحَسَنِ (ع)، وَيَقُولُ فِيهِ بِالرُّبُوبِيَّةِ، وَيَقُولُ بِإِبَاحَةِ الْمَحَارِمِ، وَيُحَلِّلُ نِكَاحَ الرِّجَالِ بَعْضِهِمْ بَعْضاً فِي أَدْبَارِهِمْ، وَيَقُولُ إِنَّهُ مِنَ الْفَاعِلِ وَالْمَفْعُولِ بِهِ أَحَدُ الشَّهَوَاتِ وَالطَّيِّبَاتِ، وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئاً مِنْ ذَلِكَ، وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ يُقَوِّي أَسْبَابَهُ وَيَعْضُدُهُ، وَذَكَرَ أَنَّهُ رَأَى بَعْضُ النَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ نُصَيْرٍ عِيَاناً، وَغُلَامٌ لَهُ عَلَى ظَهْرِهِ، وَأَنَّهُ عَاتَبَهُ عَلَى ذَلِكَ، فَقَالَ إِنَّ هَذَا مِنَ اللَّذَّاتِ وَهُوَ مِنَ التَّوَاضُعِ لِلَّهِ وَتَرْكِ التَّجَبُّرِ، وَافْتَرَقَ النَّاسُ فِيهِ بَعْدَهُ فِرَقاً.

ابو عمرو (شیخ کشی) کہتے ہیں: اور ایک فرقہ محمد بن نصیر نمیری کی نبوت کا قائل ہے۔ اور وہ کہ اس نے دعوی کیا کہ وہ نبی و رسول ہے۔ اور امام علی بن محمد علیہ

السلام نے اس (بطور رسول) بھیجا ہے، اور وہ تناسخ (دوسرے جنم) کا اور ابو الحسن علیہ السلام کے متعلق غلو کا قائل تھا۔ اور وہ ربوبیت کا قائل تھا انکے متعلق۔ وہ محارم کو مباح سمجھتا تھا اور اس نے مردوں کا ایک دوسرے سے ہمبستری کو حلال کردیا تھا انکے دُبروں میں۔ اور وہ کہتا تھا کہ فاعل اور مفعول میں شہوات اور پاکیزگیوں میں سے ایک ہے اور کہ اللہ نے اس میں سے کچھ حرام نہیں کیا۔ اور محمد بن موسی بن حسن بن فرات نے اسکے اسباب فراہم کیئے اور اسکی مدد کی۔ اور ذکر ہوا ہے کہ کسی فرد نے محمد بن نصیر کو دیکھا جب ایک جوان اسکی کمر پر تھا (اس سے ہمبستری کرتے ہوئے) اور اس نے اس پر اسکی سرزنش کی۔ تو اس (محمد بن نصیر) نے کہا: یہ لذات میں سے ہے، اور یہ اللہ کیلئے تواضع میں سے ہے اور اس سے اکڑ ترک ہوتی ہے، اور لوگ اس (کی موت) کے بعد اسکے متعلق بہت سے فرقوں میں جدا ہوئے۔[1]

---

[1] نوٹ: محمد بن نصیر نمیری وہی ہے جس نے نصیریہ فرقے کی بنیاد رکھی، تبھی فرقہ اسکے نام سے منسوب ہے۔ شیخ طوسی نے اسکو غالی بھی کہا ہے اور شیخ ابن غضائری نے بھی اس پر جرح کی ہے۔ اور مذکورہ متن میں بھی اس پر جرح واضح ہے۔ یہ ایک کذاب غالی تھا جسکے باطل نظریات تھے جیسا کہ شیخ کشی نے بھی ذکر کیا ہے۔ نیز، محمد بن نصیر امام علی ع کی ربوبیت و الوہیت کا بھی قائل تھا۔

68

1001 قَالَ نَصْرُ بْنُ الصَّبَّاحِ: مُوسَى السَّوَّاقُ لَهُ أَصْحَابٌ عَلْيَاوِيَّةٌ يَقَعُونَ فِي السَّيِّدِ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ، وَعَلِيُّ بْنُ حَسَكَةَ الْحُوَارُ قُمِّيٌّ كَانَ أُسْتَادَ الْقَاسِمِ الشَّعْرَانِيِّ الْيَقْطِينِيِّ، وَابْنُ بَابَا وَمُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الشَّرِيقِيُّ كَانَا مِنْ تَلَامِذَةِ عَلِيِّ بْنِ حَسَكَةَ، مَلْعُونُونَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ

ذَكَرَ الْفَضْلُ بْنُ شَاذَانَ فِي بَعْضِ كُتُبِهِ: أَنَّ مِنَ الْكَذَّابِينَ الْمَشْهُورِينَ عَلِيَّ بْنَ حَسَكَةَ.

نصر بن صباح نے کہا: موسی سواق کے اصحاب ہیں جو علیاویہ فرقے سے ہیں، وہ سید محمد رسول اللہ ص کی تقصیر کرتے ہیں اور علی بن حسکہ حوار ایک قمی ہے جو قاسم شریعی یقطینی کا استاد ہے۔ اور ابن بابا اور محمد بن موسی شریفی دونوں علی بن حسکہ کے شاگردوں میں سے ہیں، یہ سب ملعون ہیں، اللہ کی لعنت ہو ان پر۔

فضل بن شاذان نے اپنی کسی کتاب میں ذکر کیا: کہ سب سے مشہور جھوٹوں میں سے علی بن حسکہ ہے۔

69

1002 قَالَ نَصْرُ بْنُ الصَّبَّاحِ: الْعَبَّاسُ بْنُ صَدَقَةَ وَأَبُو الْعَبَّاسِ الطرناني وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْكِنْدِيُّ الْمَعْرُوفُ بِشَاهَ رَئِيسَ كَانُوا مِنَ الْغُلَاةِ الْكِبَارِ الْمَلْعُونِينَ.

نصر بن صباح نے کہا: عباس بن صدقہ، ابو عباس طرنانی، ابو عبد اللہ کندی جو شاہ رئیس سے جانا جاتا ہے، یہ سب بڑے غالیوں اور ملعونوں میں سے ہیں۔

70

1012 حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنِ قُولَوَيْهِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ بُنْدَارَ الْقُمِّيُّ، قَالا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْزِيَارَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (ع) يَقُولُ وَقَدْ ذُكِرَ عِنْدَهُ أَبُو الْخَطَّابِ: لَعَنَ اللَّهُ أَبَا الْخَطَّابِ وَلَعَنَ أَصْحَابَهُ وَلَعَنَ الشَّاكِّينَ فِي لَعْنِهِ وَلَعَنَ مَنْ قَدْ وَقَفَ فِي ذَلِكَ وَشَكَّ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: هَذَا أَبُو الْغَمْرِ وَجَعْفَرُ بْنُ وَاقِدٍ وَهَاشِمُ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ اسْتَأْكَلُوا بِنَا النَّاسَ وَصَارُوا دُعَاةً يَدْعُونَ النَّاسَ إِلَى مَا دُعِيَ إِلَيْهِ أَبُو الْخَطَّابِ، لَعَنَهُ اللَّهُ وَلَعَنَهُمْ مَعَهُ وَلَعَنَ مَنْ قَبِلَ ذَلِكَ مِنْهُمْ، يَا عَلِيُّ لَا تَتَحَرَّجَنَّ مَنْ لَعَنَهُمْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ! فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ لَعَنَهُمْ، ثُمَّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ تَأَثَّمَ أَنْ يَلْعَنَ مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ.

مجھ سے محمد بن قولویہ اور حسین بن حسن بن بندار قمی نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: مجھ سے سعد بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا: مجھ سے ابراہیم بن مہزیار اور محمد بن عیسی بن عبید نے بیان کیا جنہوں نے علی بن مہزیار سے روایت کی، کہا: میں نے امام ابو جعفر ع کو فرماتے سنا، اور انکے پاس ابو الخطاب کا ذکر ہوا تھا، فرمایا: اللہ کی لعنت ہو ابو الخطاب پر اور اللہ کی لعنت ہو اسکے اصحاب پر، اور لعنت ہو اسکی لعنت میں شک کرنے والوں پر اور جو اس پر رک گیا ہو اور اس میں شک کیا ہو۔ پھر فرمایا: یہ ابو غمر، جعفر بن واقد اور ہشام بن ابی ہشام ہمارا نام لیکر لوگوں کا مال کھاتے ہیں اور داعی بن گئے ہیں جو اسکی طرف بلاتے ہیں جسکی طرف ابو الخطاب کو بلایا گیا تھا۔ اللہ کی لعنت ہو اس پر اور اللہ کی لعنت ہو ان پر اسکے ساتھ ہی، اور لعنت ہو ان پر جو اس سے پہلے ان میں سے تھے۔ اے علی! تردد نہ کرنا ان پر لعنت کرنے سے، اللہ ان پر لعنت کرے! کیونکہ اللہ ان پر لعنت کر چکا ہے، پھر فرمایا: رسول اللہ ص نے فرمایا: جو اس پر لعنت کرنے سے اجتناب کرے جس پر اللہ نے لعنت کی ہو، تو اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

71

1013 قَالَ سَعْدٌ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ الْأَنْبَارِيُّ، قَالَ، قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ الثَّانِي (ع) مَا فَعَلَ أَبُو السَّمْهَرِيِّ لَعَنَهُ اللَّهُ يَكْذِبُ عَلَيْنَا، وَيَزْعُمُ أَنَّهُ وَابْنَ أَبِي الزَّرْقَاءِ دُعَاةُ إِلَيْنَا، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَتَبَرَّأُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُمَا، إِنَّهُمَا فَتَّانَانِ مَلْعُونَانِ، يَا إِسْحَاقُ أَرِحْنِي مِنْهُمَا يُرِحِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَيْشِكَ فِي الْجَنَّةِ فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ يَحِلُّ لِي قَتْلُهُمَا فَقَالَ: إِنَّهُمَا فَتَّانَانِ يَفْتِنَانِ النَّاسَ وَيَعْمَلَانِ فِي خَيْطِ رَقَبَتِي وَرَقَبَةِ مَوَالِيَّ، فَدِمَاؤُهُمَا هَدَرٌ لِلْمُسْلِمِينَ، وَإِيَّاكَ وَالْفَتْكَ! فَإِنَّ الْإِسْلَامَ قَدْ قَيَّدَ الْفَتْكَ وَأُشْفِقُ إِنْ قَتَلْتَهُ ظَاهِراً أَنْ تُسْأَلَ لِمَ قَتَلْتَهُ! وَلَا تَجِدَ السَّبِيلَ إِلَى تَثْبِيتِ حُجَّةٍ، وَلَا يُمْكِنُكَ إِدْلَاءَ الْحُجَّةِ فَتَدْفَعَ ذَلِكَ عَنْ نَفْسِكَ، فَيُسْفَكُ دَمُ مُؤْمِنٍ مِنْ أَوْلِيَائِنَا بِدَمِ كَافِرٍ، عَلَيْكُمْ بِالاغْتِيَالِ! قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى: فَمَا زَالَ إِسْحَاقُ يَطْلُبُ ذَلِكَ أَنْ يَجِدَ السَّبِيلَ إِلَى أَنْ يَغْتَالَهُمَا بِقَتْلٍ وَكَانَا قَدْ حَذَّرَاهُ لَعَنَهُمَا اللَّهُ.

سعد نے کہا: اور مجھے سے محمد بن عیسی بن عبید نے بیان کیا، کہا: مجھ سے اسحاق انباری نے بیان کیا، کہا: امام ابو جعفر ثانی (امام جواد) ع نے مجھ سے فرمایا: ابو سمہری کا کیا حال ہے، اللہ لعنت کرے اس پر، وہ ہمارے خلاف جھوٹ بولتا ہے، اور دعوی کرتا ہے کہ وہ اور ابن ابی زرقاء نے اسکو ہماری طرف بلایا ہے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں اللہ عز و جل کی طرف بری ہوں ان دونوں سے۔ یہ دونوں مکار و ملعون ہیں۔ اے اسحاق! مجھے ان دونوں سے راحت

دلاؤ،اللہ عز و جل تمہیں راحت دے گا جنت میں تمہیں زندگی دیکر۔ میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں! کیا ان دونوں کو قتل کرنا میرے لیئے حلال ہے؟ امام ع نے فرمایا: یہ دونوں مکار ہیں جو لوگوں کو ورغلاتے ہیں اور میری اور میرے موالیوں کی گردنوں میں دھاگا ڈالتے ہیں۔ پس ان دونوں کا خون مسلمانوں کیلئے کسی کام کا نہیں۔ اور قتل سے خبردار رہو، کیونکہ اسلام نے قتل کو مقید کردیا ہے اور شفقت کی گئی ہے۔ اگر تم اسکو قتل کرو گے ظاہر ہے کہ تم سے پوچھا جائے گا کہ اسکو کیوں قتل کیا۔ اور تم کوئی رستہ نہیں پاؤ گے اپنی دلیل کے اثبات کیلئے۔ اور تمہارے لیئے دلیل دینا ممکن نہ ہوگا تو اسکو اپنے آپ پر سے ٹال دو، کہ ہمارے دوستوں میں سے کسی مومن کا خون بہایا جائے گا کافر کے خون کے بدلے۔ تم پر چھپ کر خفیہ قتل کرنا لازم ہے۔ محمد بن عیسی نے کہا: اسحاق ہمیشہ یہ طلب کرتا تھا کہ اسکو کوئی رستہ مل جائے چھپ کر وار کرنے کا ان دونوں کو قتل کرنے کیلئے، اور وہ دونوں محتاط تھے اس سے، اللہ کی لعنت ہو اس پر۔

1047 حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْقُمِّيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ حَدَّثَنِي الْعُبَيْدِيُّ، عَنْ يُونُسَ، قَالَ، قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا (ع) يَا يُونُسُ أَمَا تَرَى إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْفُرَاتِ وَمَا يَكْذِبُ عَلَيَّ فَقُلْتُ أَبْعَدَهُ اللَّهُ وَأَسْحَقَهُ وَأَشْقَاهُ! فَقَالَ: قَدْ فَعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ بِهِ، أَذَاقَهُ اللَّهُ حَرَّ الْحَدِيدِ كَمَا أَذَاقَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَيْنَا، يَا يُونُسُ إِنَّمَا قُلْتُ ذَلِكَ لِتُحَذِّرَ عَنْهُ أَصْحَابِي وَتَأْمُرَهُمْ بِلَعْنِهِ وَالْبَرَاءَةِ مِنْهُ فَإِنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنْهُ.

مجھ سے حسین بن حسن قمی نے بیان کیا، کہا: مجھ سے سعد بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا: مجھ سے عبیدی نے بیان کیا جس نے یونس سے روایت کی، کہا: امام ابو الحسن رضا ع نے مجھ سے کہا: اے یونس! کیا تم نے محمد بن فرات کو نہیں دیکھا اور جو وہ میرے بارے میں جھوٹ بولتا ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ اسکو دور کرے، اسکو چنکا چور کرے اور بدبخت کرے! امام ع نے فرمایا: اللہ یہ اس کے ساتھ کر چکا ہے، اللہ نے اسکو لوہے کی گرمی (یعنی تلوار سے قتل) چکھا دیا ہے جیسے اس نے اس سے پہلے والوں کو چکھایا ان میں سے جنہوں نے ہم پر جھوٹ باندھا۔ اے یونس! میں نے صرف یہ اس لیئے کہا تاکہ تم اس سے میرے اصحاب کو خبردار کردو اور اس پر لعنت کرنے کا انکو حکم دو اور اس سے بیزاری کا۔ کیونکہ اللہ اس سے بیزار ہے۔

73

1048 قَالَ سَعْدٌ، وَحَدَّثَنِي ابْنُ الْعُبَيْدِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي جَعْفَرُ بْنُ عِيسَى وَعَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمِيثَمِيُّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (ع) أَنَّهُ قَالَ: آذَانِي مُحَمَّدُ بْنُ الْفُرَاتِ آذَاهُ اللَّهُ وَأَذَاقَهُ اللَّهُ حَرَّ الْحَدِيدِ، آذَانِي لَعَنَهُ اللَّهُ أَذًى مَا آذَى أَبُو الْخَطَّابِ لَعَنَهُ اللَّهُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ (ع) بِمِثْلِهِ، وَمَا كَذَبَ عَلَيْنَا خَطَّابِيٌّ مِثْلَ مَا كَذَبَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفُرَاتِ، وَاللَّهِ مَا مِنْ أَحَدٍ يَكْذِبُ عَلَيْنَا إِلَّا وَيُذِيقُهُ اللَّهُ حَرَّ الْحَدِيدِ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى: فَأَخْبَرَانِي وَغَيْرُهُمَا أَنَّهُ مَا لَبِثَ مُحَمَّدُ بْنُ فُرَاتٍ إِلَّا قَلِيلًا، حَتَّى قَتَلَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَكَلَةَ أَخْبَثَ قِتْلَةٍ، وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ فُرَاتٍ يَدَّعِي أَنَّهُ بَابٌ وَأَنَّهُ نَبِيٌّ، وَكَانَ الْقَاسِمُ الْيَقْطِينِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حَسَكَةَ الْقُمِّيُّ كَذَلِكَ يَدَّعِيَانِ لَعَنَهُمَا اللَّهُ.

سعد نے کہا، اور ابن عبیدی نے مجھ سے بیان کیا، کہا: مجھ سے میرے بھائی جعفر بن عیسی نے اور علی بن اسماعیل میثمی نے بیان کیا جس نے امام رضا ع سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا: محمد بن فرات نے مجھے اذیت دی تو اللہ نے اسکو اذیت دی اور اسکو لوہے کی گرمی چکھا دی۔ اس نے مجھے اس کی مثل اذیت دی ہے، اللہ لعنت کرے اس پر، جو ابو الخطاب، اللہ لعنت کرے اس پر، نے اذیت دی تھی

جعفر بن محمد ص کو۔ اور کسی خطابی نے ہم پر اسکی مثل جھوٹ نہیں باندھا جو محمد بن فرات نے جھوٹ بولا۔ بخدا، کوئی ایک بھی نہیں جو ہم پر جھوٹ باندھے مگر یہ کہ اللہ اسکو لوہے کی گرمی (تلوار سے موت) چکھاتا ہے۔

محمد بن عیسی کہتے ہیں: تو امام ع نے مجھے اور ان دو کے علاوہ اور لوگوں کو یہ خبر دی کہ محمد بن فرات کچھ ہی دیر اسکے بعد زندہ رہا۔ حتی کہ اسکو ابراہیم بن شکلہ نے بہت بری طرح قتل کردیا۔ اور محمد بن فرات دعوی کرتا تھا کہ وہ ایک دروازہ ہے (امام تک) اور کہ وہ ایک نبی ہے، اور محمد بن قاسم یقطینی اور علی بن حسکہ قمی، ان دونوں نے بھی یہی دعوی کیا، اللہ ان دونوں پر لعنت کرے۔

74

1082 قَالَ نَصْرُ بْنُ الصَّبَّاحِ: قَالَ لِي السَّجَّادَةُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ يَوْماً مَا تَقُولُ فِي مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ (ص) أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قُلْتُ لَهُ قُلْ أَنْتَ! فَقَالَ بَلْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي زَيْنَبَ الْأَسَدِيُّ، إِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَزَّ عَاتَبَ فِي الْقُرْآنِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي مَوَاضِعَ وَلَمْ يُعَاتِبْ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي زَيْنَبَ، فَقَالَ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: وَلَوْ لا أَنْ ثَبَّتْناكَ لَقَدْ

كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئاً قَلِيلًا، لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ الْآيَةَ، وَفِي غَيْرِهِمَا، وَلَمْ يُعَاتِبْ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي زَيْنَبَ بِشَيْءٍ مِنْ أَشْبَاهِ ذَلِكَ.

قَالَ أَبُو عَمْرٍو: عَلَى السَّجَّادَةِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَلَعْنَةُ اللَّاعِنِينَ وَالْمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، فَلَقَدْ كَانَ مِنَ الْعُلْيَائِيَّةِ الَّذِينَ يَقَعُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ (ص) وَلَيْسَ لَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ.

نصر بن صباح نے کہا: سجادہ حسین بن علی بن ابی عثمان نے مجھ سے ایک دن کہا: تم محمد بن ابی زینب اور محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب (یعنی رسول اللہ ص) کے بارے میں کیا کہتے ہو، ان دونوں میں سے کون افضل ہیں؟ میں نے کہا: تم بتاؤ۔ اس نے کہا: محمد بن بی زینب اسدی افضل ہے، اللہ عز و جل نے قرآن میں محمد بن عبد اللہ کی سرزنش کی ہے مگر محمد بن ابی زینب کی نہیں کی۔ تو محمد بن عبد اللہ کو اللہ نے کہا: وَلَوْ لا أَنْ ثَبَّتْناكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئاً قَلِيلًا[1]، "اور اگر ہم آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے آپ کچھ نہ کچھ ضرور انکی طرف جھک جاتے"، (اور کہا) لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ[2]، "آپ نے بھی شرک کیا تو آپ کے عمل ضائع ہو جائیں گے"۔ اور ان دو آیات کے علاوہ بھی۔ اور خدا نے

---

[1] سورة الإسراء، الآية 74
[2] سورة الزمر، الآية 65

محمد بن ابی زینب کی سرزنش نہیں کی کسی بھی چیز سے جو اس جیسی ہو۔

ابو عمرو نے کہا: علی سجادہ، اللہ کی لعنت ہو اس پر، اور لعنت کرنے والوں کی لعنت اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی، وہ علیائیہ فرقے سے تھا جو رسول اللہ ص کی تقصیر کرتے ہیں، اور انکا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

تم الکتاب والحمد للہ۔